شہاداتِ امیریہ

علےٰ

مکشوفاتِ رحیمیہ

کرامات و ملفوظات

قطب الاولیاء شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوری قدس سرہٗ

خلیفہ ارشد قطب العارفین غازی السلام حضرت اخوند عبدالغفور صاحب سوات قدس سرہٗ

از عارف ربانی

حضرت مولانا الحافظ الحاج محمد امیر باز خان صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ نو

دار التصنیف لمیٹڈ

مجاہد آباد، حب ریور روڈ، کراچی، پاکستان

۱۴۰۳ھ فون : ۲۳۸۲۴۶ ۱۹۸۲ء

اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله

طالبان راه حق را مژده باد که بندهٔ ضعیف خاکپای رحیمی غفوری محمد عبد الخالق مهمی از عرصه
دراز میخواست که قدری جواهر زواهر یعنی کرامات حضرت مرشدنا منبع الحقایق مظهر الدقایق غوث التمکین
غیاث السالکین فیاض الثقلین حاجی الحرمین خیرخواه خلق الله حاجی عبد الرحیم شاه رحمة الله علیه
آویزه گوش طالبین صادقین کنم مگر از خوبی قسمت دست طلب تا بنقد مراد نرسید الحمد لله والمنة
که درین زمان سعادت توامان مکشوفات چند و ملفوظات یابند یعنی

شهادات سیدیه

علی

مکشوفات رحیمیه

از صدیق ثانی و عمر معانی شیخ الثقلین حاجی الحرمین قاری قرآن حافظ نکته دان فاضل اجل عالم بیبدل
حضرت مولانا مرشدنا مولوی محمد امیر باز خان صاحب خلیفه اول حضرت صوفی الصدر بیادری
طالع سعید مستم افتاد بنا بران افادهٔ ارباب صحبت ذخیرهٔ آخرت و راد در سنه ۱۳۱۹ هـ درین چند اوراق
مطبوع کنانیدم و از دعاء خیر مستفیضان امیدوارم

تعداد طبع ۵۰۰ جلد

بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ (انبالہ) میں باہتمام منشی محمد بلال کرم بخش طبع کرایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علی اولیائہ العظیم الذی خصص بالہامہ الشریف وانکشافہ اللطیف لیہتدی المخلوقین باعتقاھم ولیومنوا بیوم الدین

امابعد کہتا ہے فقیر پر عصیاں محمد امیر باز خاں خاکپائے غفوری کفش بردار رحیمی کہ بتاریخ بستم ماہ جمادی الثانی سن بارہ سو ستانوے ہجری میں حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث محرم اسرار قلوب خلق اللہ نخبہ اولیاء اللہ حاجی عبد الرحیم شاہ لازال شموس تقدیسہ طالعۃ کے مجلس میں حسب عادت قدیم مابین عصر و مغرب چند معتقدین واکثر مریدین مخلصین بیٹھے تھے تو دفعۃً موج دریائے کرامت رحیمی کی پہلی اور خاشاک وساوس قلوب کدورت اسلوب طلب کے دھوئی اُسوقت حضرت مخدومنا مرشدنا مدظلہ نے حاوی فہوم معقول واقف قول رسول معتقد اولیاء اللہ مولوی صفتہ اللہ سلمہ اللہ کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ مولانا اس زمانہ میں وہ وہ فیوض شرعی وسلوک طریقے جاری ہو رہے ہیں کہ زمانہ سابق میں اس کا عشر عشیر بھی نہ تھا اور اس خادم سے وہ وہ کرامتیں وقوع میں آئی ہیں کہ پہلے اُس سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ اگر کسی بزرگ کے مکتوبات میں آپ کوئی کرامت و فراست دیکھیں یہاں سے صحیح

شام تک بیٹھیوں خرق عادت انکی مثال پاویں مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت
یہاں تو خط دائرہ اولے سے خط اخری مل گیا اور بحکم ہو الاول ہو الآخر کی جو فیض رونق
اسلامی زمانہ اولی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا وہی اس زمانہ میں شیوع ہوا
چنانچہ آپکی خلفاء وخدام سے کوئی جگہ ہندوستان بنگالہ وپنجاب وپورب وپچھم عرب و
عجم خالی نہیں علے الخصوص ولایت ہند میں توکوئی ضلع نہیں ہے کہ حضور والا کے
دس بیس آدمی نہوں حضرت نے فرمایا کہ ہاں لیکن ایک افسوس ہے کہ میرا تو حال
یہ ہے کہ ہر ہر مرید بلکہ ہر فرد بشر کے روئیں روئیں سے خبردار ہوں اور جب تک شیخ
کا ایسا حال نہو تو اسکو مرید کرنا حرام ہے۔ کیونکہ امراض قلوب کا کیسے معالجہ کریگا مگر میری
زندگی میں کوئی میرا خلیفہ یہ کام نہیں کرتا ہے تاکہ میری بھی اطمینان ہو بعدازاں فرمایا
کہ مولانا آپکا حال بیان کرتا ہوں کہ ایک روز آپ کے لئے یہ دعا کری ہے کہ پاک پروردگار
مولوی صفۃ اللہ کو چند حاجت عطا فرما ایک اولاد خوبصورت دوم مکان وسیع سوم مال
دولت اسقدر کہ برادری میں نام آوری کرا دے چہارم عزت درحکام مجازی پنجم زن حسینہ
تاکہ اس امور سے مفرغ القلوب ہوکر یاد آلہی میں مشغول ہو وے مولانا نے عرض کیا
کہ حضرتا یہ تو پوری پوری بات میرے دل کی ہے یہی حسرت ہے اور یہی آرزو ہے۔
بعدازاں حضرت نے فرمایا کہ ایک افسوس دیگر یہ ہے کہ سابق میں اگر از صد یک کرامت
ظاہر ہوئے خلفاء نے اس کو اپنی بیاض میں درج کے اور یہاں سے صدہا اور ہزارہا
کرامتیں دس بیس سال سے ظاہر ہوتی ہیں لیکن کسی خلیفہ یا مرید کو یہ حوصلہ نہوا کہ یک
از لکہ لکھے کیونکہ مجاہدات وریاضات اپنی میں مبتلا رہتے ہیں مولوی صاحب نے فرمایا
کہ بیشک یہ کار کرنا واجب ہے کہ میں نے باوجود علوم اور عمر کے ایسے خوارق ہرگز نہیں
دیکھے بعدہ جناب معظم نے مجھکو مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ میرے چاند تو ہی اس کار کو کر
اور لکھنا شروع کر اس لئے امتثالاً للامر یہ سراپا نقصان تاریخ بست ودوم ماہ
مذکور سے اسکو شروع کرتا ہے اور اول یہ عرض کرتا ہے کہ سابق از سن نوّے
دوسہ سال کی کرامتیں وسفر حج کے خوارق بیاض لطائف میں اور چند فراست

وکرامت بعد کے بیاض کو ایف میں تحریر کر کے لکھ چکا ہوں کہ حال حضرت کا یہ ہے کہ ؎

مامنا شہو را ودھور   تمر و تنقضے الا ابالی

اس لئے دیگر احوالات بابہر ہا مسطور نہیں کر سکتا مگر چونکہ اسوقت خود فرمایا تو یہ التزام کیا۔
کہ جو کچھ آئندہ کو مجھکو معلوم ہووے تحریر کرونگا اور سابق کا حال رشتہ نظم میں منسلک
نکروں گا الا ماشاء اللہ اب شہدوش قلم کو میدان تحریر میں جولان دیتا ہوں +

کرامت۔ ایک روز حضرت کی خدمت میں عمر خاں لوہاری والے نے آنکر عرض کیا
کہ حضرت میرے بارہ میں فلانی زمین کی تقسیم کی نسبت دعا کیجئے کہ وہ لوگ تقسیم کردیں حضرت
نے تامل کر کے فرمایا کہ فلانی زمین غرب کی جانب ہے اور جنوب کی جانب تالاب اور
شمال کی جانب دیگر زمین ہے اس شمال والی زمین کو کہ حق دختری ہے کیوں نہیں تقسیم
کیا اور حق العباد دبا کر بیٹھ گیا۔ اس نے عرض کیا کہ حضرت حق ہے یہ قصور مجھسے ہورہا
ہے اور کہا کہ حضرت آپکے پاس اس کا نقشہ ہے جو مصرح بیان فرماتے ہیں +

کرامت۔ ایک روز محمد بخش لاہور سے بارادہ بعیت حضرت کی خدمت میں حاضر
ہوا اور درمیان گفتگو کی عرض کیا کہ اپنے فرزند میراں بخش کی نسبت کہ ڈیڑھ سو روپیہ
کی تنخواہ کا نوکر ہے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ بیان کی کچھ حاجت نہیں
ہے فلانا مکان فلانی سمت کا جو درمیان فلانے سوداگر مہاجن اور درمیان منشی میراں بخش
کے بابت شفعہ کے جھگڑا ہے اسکو تو چاہتا ہے۔ سو میں دعا کروں گا بفضلہ تعالٰے
وہ خوش ہو جاویگا پس محمد بخش سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے دست و پا چومنے لگا
اور کہا حق ہے یہی آرزو تھی یہی آرزو تھی اسکے سوائے جو کچھ محمد بخش کو حضرت نے انکشافات
لاہور کے اول سے آخر تک بیان کئی سب کا قائل اور مصدق ہوا +

کرامت سید محمد خان سہارنپوری کھانے پار دی باشتیاق تمام حضرت
کی زیارت کے واسطے دہرہ دون سے حاضر ہوا مگر دو تین روز اسکو مشغلہ امراض اپنی
والدہ میں گذر گئے اور یہ شخص حضرت کا روئے شناس نہ تھا جب حضرت کی خدمت
میں آیا اور سلام علیک کر کے مصافحہ کیا حضرت نے دفعتہً فرمایا کہ کھانے پار والے

تین روز سے میری ملاقات کے واسطے آیا ہے اب تک میری پاس کیوں نہیں آیا تھا وہ تیرا بیمار بھی اچھا ہوگیا ہے اُس نے تعجب کرکے تصدیق کی اور عذر معذرت بیان کی اور مجھسے دہرہ جاکر متعجباً سارا قصہ بیان کیا ٭

کرامت۔ امداد حسین پیشکار دہرہ دون کا اپنے وطن الہ آباد گیا تھا وقت مراجعت کے حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا جسوقت خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے سر دست فرمایا کہ میرا امداد حسین تو اچھا ہے تو تو عنقریب تحصیلدار ہونیوالا ہے لیکن دو روز سے میری زیارت کا ارادہ کیا تھا اب تک کیوں نہیں آیا تھا اُس نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو سچ ہے فلانی فلانی جگہ مجھکو دو شب کا حرج واقع ہوگیا ہے لیکن آپ کو میرا نام اور میرا حال کس نے بتلایا حضرت نے مسکراکر فرمایا ہے

ہر ولی کو در تحیر با خدا است — کے شود پوشیدہ راز حیپ و راست

بعد ازاں دیگر مخفیات اُنکی بیان فرمائی وہ اسی وقت خلعت بیعت سے مشرف ہوکر دہرہ آئے اور اُسی روز کالسے کے تحصیلدار ہوگئے ٭

کرامت عمر دراز بہیڑہ والا جب مجھسے شرف بیعت سے مشرف ہوا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت میری دو زوجہ ہیں اور اولاد ایک سے بھی نہیں مجھکو افسوس ہے کہ اتنا مال و دولت و جاگیر میری کس کے پاس جاویگی حضرت نے فرمایا کہ تیری بیوی سابقہ کو یہ مرض ہے۔ کہ جس وقت تو جماع کرتا ہے زیر ناف در د شدت کا اُسکی ہوتا ہے اور حیض کے وقت میں بندش سے خون آتا ہے اور تیسرا فلانا مرض ہے۔ اُس نے تصدیق کی اور پابوس ہوا اور عرض کیا کہ واقعی یہی مرض ہے۔ اس کا معالجہ نہیں ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکو فلانی فلانی لوراق پکاکر سہ چہار روز استنجا کرایا کر خدا بہتر کریگا۔ پس عمر دراز نے یہ کام کرایا اللہ کے فضل سے اُسکے ایک لڑکا ہوا پھر دوسرا حمل رہا کہ چند اولاد پسری و دختری ہوئی۔

کرامت حکیم عبدالرحیم کھوڑی والے نے جب حضرت کا حال سنا میری معرفت عرض کرائی کہ میرے فرزند دلبند کو ایک ایسا مرض ہے کہ کثرت سے خود بھی اور دیگر

اطباء سے معالجہ کرایا مگر صحت نہیں ہوئے اور وہ درد بازو میں ہے اور ہر وقت رہتا ہے وہ تحریر و ہنر سے معذور ہے حضرت نے فرمایا کہ بہتر ہوگا بفضل خدا پندرہ روز میں خبر آئی کہ خود بخود اُسکی درد کو تخفیف ہوگئی اور وہ حکیم مسطور خدمت شریف میں آنکر شرف بیعت سے مشرف ہوا ♦ کرامت۔ جب کریم بخش کھوڈہ والا حضرت سے خلعت بیعت سے مشرف ہوا۔ عرض کیا کہ حضرت میرا دس گیارہ سال سے نکاح ہوا ہے اور اولاد سے محروم ہوں چونکہ میں مالدار ہوں بمنشاء والدہ صاحبہ کے میرے لئے دو نکاح تیار ہیں اگر اجازت ہو تو ایک نکاح دیگر کر لوں تاکہ اولاد سے خوش ہوں حضرت نے اُسیوقت فرمایا کہ دو زوجہ کے بیچ میں عدل ہونا کسی مولوی سے بھی ممکن نہیں ہے یہ ماخوذگی قیامت کی ہے لیکن تیری زوجہ کو یہ عذر ہے کہ وقت جماع کے فلانی جگہ درد ہو جاتا ہے اور حیض کے وقت میں یہ تکلیف ہے اور فلانا فلانا دیگر مرض ہے اُس نے تصدیق کی حضرت نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا انشاءاللہ تعالیٰ تیری اولاد ہو جاویگی۔

کرامت قادر بخش مرید خاص حضرت کا حضرت کی خدمت میں آیا اور بہت سے افسوس سے کہا کہ سولہ سال میرے نکاح کو ہو چکے ہیں اور اولاد سے مایوس ہوں آپ ہی کوئی نقش عطا فرماویں حضرت نے فرمایا کہ تعویذ گنڈا میرا کام نہیں ہے لیکن میں دعا کرونگا خدا تجھکو خوش کر دیگا بفضل خدا دوسرے سال اس کے بخیریت تمام دختر پیدا ہوئی اور وہ بہت شکر گذار ہوا۔ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور دونو نے پرورش پائی ♦

کرامت سلطان الدولہ نواب احمد علیخاں والی بھوپال نے سات آٹھ ماہ سے لکھا تھا کہ میں دو سال سے ہر حج کی موسم میں واسطے خرید خیول تازیکی مبالغ کثیرہ روانہ کرتا ہوں مگر بقضاء الٰہی ہر سال اسپان پر آفت پہنچتی ہے اور اب تک ایک بھی میسر نہیں ہوا۔ آپ دعا فرماویں کہ امسال گھوڑے تازی با من و امان آدیں حضرت نے لکھ بھیجا کہ ہمنے دعا کی ہے بفضلہ امسال بخیریت تمام خیول سے آپ خوش ہوں گے بعد عرصہ کے حضرت نے قلم ہدایت رقم سے تحریر فرمایا کہ ہماری نزدیک خیول وہاں سے آ چکے ہیں کیا باعث کہ اب تک ہمکو آپ نے اُسکی آمد بشارت کی بشارت نہیں دی

پس اسکے جواب میں آیا جسکی عبارت بعینہ تحریر کرتا ہوں نامہ مبارک پہنچکر باعث خرمی ہوا تھا اور سلطان دولہ بہادر کو بھی معائنہ کرایا گیا تھا بشارت اسپان سے خوش ہوئے تھے اُس سے ایکروز پیشتر مقام بصرہ سے خط خریدنے اور جہاز پر سوار کرنے ہفت راس اسپ کا پہنچا تھا بعدش سولہ روز میں گھوڑے بمبئی پہنچے اور بوجہ تکلیفات جہاز کی بیمار ہو گئے اور پندرہ روز وہاں مقیم رہے اب وہاں سے روانہ ہوئے ہیں دو تین روز میں یہاں پہنچیں گے۔

کرامت ایکروز ایک شخص اجنبی آیا بعد سلام علیک کے اُس سے حضرت نے دریافت کیا کہ تیرا لڑکا کہاں ہے اس نے کہا فلانی جگہ فرمایا کہ دوسرا لڑکا کہاں ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ وہ بھی وہاں ہی ہے بعد میں کچھ گفتگو کر کے حضرت نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو انکو جانتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں اب تک نہیں پہنچانا حضرت نے فرمایا کہ یہ امام علی خاں حافظ مولوی عبدالرحیم نگری والے کا ماموں ہے۔ لیکن میں بھی نہیں پہچانتا ہوں صرف قیاس اور فراست سے کہتا ہوں اُس نے عرض کیا کہ حضرت حق ہے میں وہی ہوں جو کچھ آپنے فرمایا پھر حافظ صاحب ممدوح کے احوال دریافت کئے۔ کرامت ایکروز منشی قدرت اللہ صاحب رڑکی سے آئے اور دہرہ میں وہ مجھ سے بیعت ہوئے تھے بعد گفتگو استفسار سایل کے میں نے عرض کیا کہ یہ وہ منشی قدرت اللہ ہیں جو اہل تشیعہ سے سُنیت میں آکر مجھ سے خلعت بیعت سے مشرف ہوئی ہیں اور اشغال و عقاید میں کامل ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں تجھ سے پہلے انکا حال دریافت کیا تھا مگر چونکہ انکی طبیعت میں دہرہ کا تعلق ہو رہا ہے میں نے سمجھا کہ یہ شخص دہرہ سے آیا ہے اور آج کل میں ایک شخص دہرہ سے آنیوالا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حق ہے آج حافظ مولوی محمد یعقوب خاں صاحب دہرہ سے تشریف لائے ہیں وہ کہتے تھے کہ منشی محمد اسماعیل صاحب اپنے وطن کو روانہ ہونے والے ہیں اُن کا ارادہ ہے کہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہو کر راہی وطن کو ہونگے وہ ایک دو روز میں آنیوالے ہیں سو حضرت آپ کو انکی خبر ملی ہوگی۔

کرامت سید نیاز علی شاہ پٹیھڑ والے ایکروز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
جب حضرت نے کچھ بیان کرنا شروع کیا وہ باوجود اسبات کے کہ زبان دراز اور زیادہ
گو تھا سرنگوں ہوکر استماع جواہر زواہر سے گوشوارہ پُر کرنے لگا بعد اختتام کلام کے اس نے
عرض کیا کہ عالیجاہا میں نے بہت سے علماء و درویش ہند و پنجاب جنوب و شمال
پورب و پچھم اور ہر ہر اطراف و لواح کے دیکھے اور بہت سے شخصوں کا نام بھی لیا لیکن
میری آجتک کسی سے اطمینان قلبی نہیں ہوئے اور ہمیشہ اس مرض کا تشنہ رہا
مگر بفضل یزدان بیچگون کے آج حضور کی خدمت میں آنکر وہ پیاس بجھی اور تمام و
کمال تشفی قلبی حاصل ہوئی۔ مگر افسوس یہ ہے کہ میں مدت سے پیاسا تھا اور حضرت
کی بحور آبحیات کو لوگوں سے سنتا تھا۔ لیکن بایں خوف کہ جتنے دیکھے مکار دیکھے حضرت
کے ساحل فیوض تک نہ آتا تھا آج عرصہ کثیرہ میں یہ افاضہ خوض حوض رحیمی کا ایک جرعہ
ملا اب میری یہ آرزو ہے کہ حضور مجھکو اجازت فرمادیں کہ میں گاہ و ماہ حضور کے نالہ
بند سے کچھ سیراب ہوجایا کروں بعدہٗ راہ میں چلکر ہر کہ ومہ سے حضرت کی تعریف
کرنے لگے۔ کرامت یہ قصہ عجیب و غریب ہے کہ نور چشمے سعیدۃ النساء دختر خسر پوڑ
حضرت مرشدنا مدظلہ کے بعد چندیں بخار کی حالت نزع میں ہوکر نبض و حرکت وغیرہ
کو جواب دیکر عالم جاوید کو روانہ ہوئی اور اس بات کو دو گھنٹہ کامل گذر گئے حتے کہ بعد
اجتماع مخلوق کی تجویز تکفین بھی ہوچکی اور چونکہ حضرت قدیم مریض رہتے ہیں حضرت
کی تشریف آوری کی انتظاری دیکھی اور بعد طلب بسیار کے حضرت بھی تشریف لے گئے
جب اس مرحومہ معصومہ کو دیکھا تو حضرت بھی اشک ریز ہوئے اور اس کے سینہ
پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے قدرت آلہی اُسکے سینہ میں گرمی آئی تو حضرت
نے اُسپر کلام آلہی پڑھکر دم کری اُسکو حرکت ہوئی پھر حضرت نے مکرر کلام آلہی دم
کری اُس نے چیخ ماری اور تمام حاضرین کو تعجب ہوا پھر سہ کرر حضرت نے کلام آلہی
دم کری تو اُس نے ہاتھ و پیر پسارے پھر حضرت نے کلام آلہی دم کری تو اُس نے
خود بخود کروٹ لی پھر آنکھ کھول کر زبان شیریں بیان سے حلوا ریز ہوئی اور تمام آدمی

خوش وخورم ہوکر اپنے اپنے مکان پر روانہ ہوئے اگلے روز اُس نے کچھ طعام طلب کیا اور تناول فرمایا بعدہ صحتیاب ہوکر پرورش پائی اور شادی ہوئی اور چند اولاد اسکے پیدا ہوئی چنانچہ اسوقت بیس سال سے زیادہ گذرے کہ وہ اب تک حیات ہے ✣ بوقوع اس قصہ کے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات کچھ تعجب کی نہیں ہے یہ مجھکو وراثت بکمال اتباع و صفائی عقاید کے مثل وراثت امراض اپنے شیخ سے ملی ہے کیونکہ ایکبار ایک شخص کا انتقال ہوگیا اور جنازہ تیار کرکے حضرت کی خدمت میں لائے اور حضرت مرشد نا معظم یعنی اخوند صاحب علیہ الرحمت کو واسطے امامت ادائے صلوۃ جنازہ کے طلب کیا جب حضرت تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھکو اول اسکی صورت کا دیدار کرادو بعدہ نماز ادا کروں گا۔ پس لوگوں نے اُس کا کفن اٹھا کر مُنہ کھولا تو حضرت مرحوم نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کر اور اسکی زندگی ہے تو زندہ کر اُسیوقت کفن ہلا اور قدم حیات میں رکھا پس اس کو ویسے ہی اٹھا کر اسکے گھر لے گئے اور وہ شخص ۳۵ پینتیس سال کے بعد مرا ✣

کرامت ایکروز ایک شخص اجنبی محض آیا کہ کسی نے ہم میں سے اسکو نہیں پہچانا جب وہ سلام علیک کرکے بیٹھا اسیوقت حضرت نے مذمت بے نمازان و بد دینان و مشرکان رسمی و اہل مزامیر و فساق و بے ایمانان بیان کرنا شروع کی اور وعیدات ان امور کے ثابت فرمائی جب قریب گھنٹہ کے اس وعظ کو ہوگیا تو وہ شخص اجنبی خود اٹھکر اور سلام کرکے چلا گیا۔ پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی جانتا ہے یہ کون شخص تھا یہ تو بڑا خبیث اور اخوان الشیاطین سے تھا تو اسوقت مولوی نوازش علی نے کہا کہ اسکا نام نور محمد ہے اور یہ ساڈھورہ کی جانب کا رہنے والا ہے۔ اسکا عقیدہ اکثر رفاض کیسا ہے اور سخت بدعتی ہے میں اس سے ملانہ رفاض سے واقف ہوں ✣

کرامت ایکروز امیر خاں سہارنپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عرصہ دراز سے بیروزگار حیران و پریشان رہتا تھا اور کسی جگہ کوئی صورت تعلقہ کے نہیں میسر آتی تھی لاچار حضرت میاں صاحب کی خدمت میں التجا لایا حضرت نے دعا فرمائی اور کچھ نام پاک پروردگار کا زبان تاثیر بیان سے عنایت فرمایا بلفضلہ ۳ ماہ سے

مجھکو علاقہ عمدہ آرام کا مل گیا اب مجھکو حضرت سے عقیدت کامل ہوگئی ہے میرا جی چاہتا
ہے کہ آپ مجھکو حضرت سے بیعت کرا کر اپنے خدام خواص میں شمار کریں +

کرامت حضرت چندروز سے مشوش تھے کہ کسی جگہ مقبرہ اپنا و مسجد بنجاوی مگر
چونکہ حضرت متوکل علی اللہ ہیں کوئی صورت سمجھہ میں نا آئی آخرالامر توکل بار خدا ان دنوں
میں زمین خرید کر چاہ و مسجد وغیرہ کا تہیہ فرمایا بفضلہ رزاق مطلق و کارساز متوکلان برحق
کے جب عمارت شروع ہوئی تو ہر ہر جانب پورب و پچھم جنوب و شمال ٹونک بھوپال
لاہور شملہ وغیرہ سے روزمرہ دس دس بیس بیس پچاس پچاس سو سو دو دو سو روپیہ
کی ہنڈویاں آنا شروع ہوا اور عمدہ طرح سے عمارات تیار ہوگئی اور صدہا روپیہ
صرف میں آیا + کرامت جب چاہ تیار ہونا شروع ہوا تو قیام سے رکوع کر کے
سجدہ میں گیا لوگوں کو خوف اپنا اور ہلاکت چاہ کا ہوا بفضلہ تعالیٰ بعد دو گھنٹہ کے چاہ نے
سجدہ سے خود بخود قیام کیا اور کچھہ نقصان کوٹھے و عمارت کو نہ پہنچا +

کرامت بابو اسماعیل جب دہرہ سے تشریف لائے حالانکہ حضرت نے اُنکو تمام
عمر نہیں دیکھا تھا اور اُنکے دل میں کچھ خدشہ انکشاف بواطن کا تھا جب وہ حضرت کی
خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے بعد جواب سلام کے فرمایا کہ محمد اسمٰعیل کب آئے
سید محمد خاں و منشی امداد حسین وغیرہ دہرہ کی باشندے اچھے ہیں۔ اُنہوں نے جواب
دیا۔ بعد میں فرمایا کہ مجھکو کس نے بتلایا کہ تم دہرہ سے آئے ہوا ور تمہارا نام بابو اسماعیل
ہے وہ متحیر ہوکر عرض کرنے لگے کہ یہ آپکی کرامت ہے مجھکو تو اس کا خدشہ نہیں
رہا بعد ازاں دیگر مکاشفات جو اُنکی اوپر دہرہ میں گذری تھی بیان فرمائی اور حقیقت
کشف کے ان کو سنائی +

کرامت حافظ نظام الدین صاحب نے ایکروز جلال آباد سے حاضر ہوکر عرض
کیا کہ حضرت غلام محمد نے اجازت تبدیلی مکان کی مانگی ہے کہ اُنکو ایک قضیہ پیش آگیا
اُسیوقت بلا تامل حضرت نے فرمایا کہ فلانے شخص نے جھوٹا دعوی تکبّراً اُنپر کیا ہے
وہ خود جھوٹا ہو جاویگا اور اسکے بعد کچھہ فتنہ نا اُٹھیگا اُنکو کہدو اور تاکید کردہ کہ ہرگز

اُس مکان کو نہ چھوڑیں اس میں ان کا نقصان ہوگا۔

کرامت حافظ نظام الدین صاحب جب آئے تو حضرت نے فرمایا کہ تمہارے دو جگہ سے روزگار آویں گے اول کو مت اختیار کرنا کہ دوری بعید سے ہے دوسرے کو اختیار کر لینا کہ اُس میں نفع ہوگا بعونہ بعدہ فرمایا کہ اول علاقہ پشاور سے آویگا ہمکو منظور نہیں ہے کہ اتنی مسافت پر جاؤ۔

کرامت ایکروز مولوی محمد قاسم صاحب سہارنپوری نے حضرت سے آکر عرض کیا کہ حضرت چند سال سے میرے صاحبزادے کا نکاح ہوا ہے اور اولاد نہیں ہوتی آپ دعا فرماویں کہ میرے پوتا پیدا ہووے تاکہ میری نسل آیندہ کو چلے پس حضرت نے فرمایا کہ بفضل خدا اسی سال میں تمہارے پوتا پیدا ہوگا مگر اسکی اسم کی موافق بحساب ابجد کے فی عدد پاؤ سیر گندم مساکین کو تقسیم کیجو بفضل خدا و بدعائے مرشد بر پا اسی سال میں انکے صاحبزادے کے لڑکا پیدا ہوا اور انہوں نے تصدق کا وعدہ ایفا کیا۔

کرامت نواب محمد ناظر خاں نے جلال آباد سے آکر عرض کیا کہ حضرت چالیس برس کے قریب میری عمر آئی میں اولاد سے محروم ہوں میرے حق میں دعا فرمایئے کہ اس نعمت سے ممنون ہوں حضرت نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی سال میں تمہارے لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر بعدد اسکے اسم کے پاؤ سیر گندم فقرا کو تصدق کیجو بفضل خدا اُسی سال میں اُن کی اختر سعید کا شانہ اہلیہ سے طلوع ہوا اور انہوں نے ایفاء وعدہ فرمایا۔

کرامت ایکروز عبد الغفور سہارنپوری مرید حضرت کے نے آکر عرض کیا کہ حضرت مجھکو اور میری اہلیہ کو بڑا رنج ہے کہ میرے اولاد نہیں ہوتی ہے اور نا حمل رہتا ہے حضرت نے اُسیوقت تامل کرکے فرمایا کہ بشارت بادکل شب کو تم ایک چارپائی پر پڑے ہوئے مہینے حمل کے جو گنتے تھے کہ چھ ہیں وہ صحیح ہے انشاءاللہ تعالیٰ عنقریب تیرے اولاد ہوگی وہ اسی وقت بیہوش ہوگیا اور موجد ہو کر عرض کیا کہ حق ہے بفضل خدا شش ماہ کے بعد اس کے لڑکا پیدا ہوا۔

کرامت جیونا سہارنپوری اسقدر مریض تھا کہ جنون عتوہ سے کفر تک نوبت

پہنچی تھی کثرت سے معالجات کیئے مگر اچھا نہیں ہوا نماز روزہ دین واسلام کو جواب دیتا تھا وہ حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کیا حضرت نے بعد اصرار کثیر کے اسکو چند نقش عطا فرمائے اور دعا اسکے حق میں کی لفضل خدا وہ تندرست ہو گیا اور با ہوش ہو گیا اور شرف بیعت سے مشرف ہو کر قرآن خواں و وظیفہ خواں وغیرہ حالات سینہ والا ہو گیا اور اُسی ماہ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اُسکو حمل رہگیا۔

کرامت ایک روز ایک شخص محض اجنبی صورت حضرت کی خدمت میں آیا اور سلام کر کے مصافحہ کیا حضرت نے اسکو متعارف کی طرح معانق کیا اور حسب عادت پیار کیا اور فرمایا کہ تو آگیا جب وہ بیٹھا تو فرمایا کہ اب تک تیری ترقی نہیں ہوئی اُس نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ لاڈوہ کہاں ہے عرض کیا کہ حضرت وہ تو ضلع انبالہ میں ہے اور مجھ سے چھ کروہ ہے فرمایا کہ اندری کہاں ہے عرض کیا کہ وہ ضلع کرنال میں ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اندری وہی ہے جسکے پاس کو نہر جمن چلتی ہے اُس نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ ٹوٹے مکانوں کے قریب کو نہر جاتی ہے عرض کیا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ اُن مکانوں کو کیوں نہیں تعمیر کراتے اس نے عرض کیا کہ حضرت نوابوں کے مکان ہیں اور عمدہ ہیں اُنکو اس سے غفلت ہے بعد ازاں دیگر مکاشفات بیان فرمائی اور فرمایا کہ عنقریب تو جمعدار ہو جاویگا جب وہاں سے رخصت ہوئے میں نے اس اجنبی سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں رہتے ہو اس نے بیان کیا کہ میں اندری کی پولیس میں نوکر ہوں میرا نام معین الدین ہے میں نے کہا کہ تم اس سے پہلے حضرت سے ملے تھے اس نے کہا کہ میں تمام عمر حضرت کی شکل سے واقف نہیں ہوں صرف حضرت کا نام سنکر حاضر ہوا ہوں ؎

کرامت عنایت اللہ خاں متقی سہارنپوری حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت اب تو نوکری کی تھانہ میں جمعداری میں تنگ ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا کہ کناری کا لال عمامہ باندھ لے اس نے عرض کیا کہ یہ تو میرا درجہ نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا تعجب ہے لفضل خدا شش روز اس کی سرساوہ کے تھانہ میں عوضی

چیف کی ہوگئی بعدازاں اُسی درجہ پر بہٹ میں مستقل ہوگیا پھر چندیں عرصہ بعد میں وہ کوتوال ہوگیا + کرامت چند سال زمینداروں کی زراعت کم پیدا ہوتی تھی ایک سال حضرت نے الٰہی بخش و امانت علی وغیرہ والیان موضع خورد کو فرمایا۔ کہ امسال جسقدر ہوسکے ڈول و نالی میں خوب بزرپاشی کرو انشاءاللہ تعالےٰ سب پیدا ہوجاویگا۔ اُنہوں نے ویسا ہی کیا بفضل خدا اس قدر اُس سال پیداواری غلہ کی ہوئی کہ ستر ستر اسی اسی کی عمر والے یہ کہتے تھے کہ ہمنے اپنی تمام عمر ایسی کھیتی نہیں دیکھی + کرامت ہر سال حضرت مجھکو فصل پر خرید غلہ کو روکدیا کرتے تھے اور فرمادیا کرتے تھے کہ توکل پر رہ ایکسال حضرت نے مجھکو اور مولوی ابوالحسن کو اور منشی محمد حسن وغیرہ کو خود فرمادیا کہ امسال فصل پر غلہ خرید لو بقضاء الٰہی نو سیر کا بھاؤ ہوجاویگا پس ہم لوگوں نے بیس سیر کا فصل پر غلہ خریدلیا بقدرت الٰہی سہ چہار ماہ میں سولہ پھر تیرہ پھر نو سیر کا بھاؤ ہوگیا اور لوگ بہت تنگ ہوگئے +

کرامت موسم خشک سالی کی تھی اور زراع خشکی سے تنگ آگئی تھی ایکروز امام علی وغیرہ چھپنر والوں نے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضرت ہم تو خراب ہوگئے زراعت خشک ہوگئی اگر بارش ہووے تو چارا گذارہ ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنی دیہہ میں بھیگتے ہوئے جاؤ تو کیا ہو اُنہوں نے کہا کہ آسمان پر ابر بھی نہیں ہے مگر اس سے زیادہ کون سی خوشی ہے حضرت نے فرمایا کہ خیر وہ لوگ حضرت سے رخصت ہوکر جامع مسجد میں نماز کو گئے پس عین نماز کے اندر اسقدر بارش ہوئی کہ تمام گردونواح سہارنپور کی سب کی زراعت بھرگئی +

کرامت قاضی امداد علی چاندپوری منصف صاحب جب حضرت سے اجازت لیکر اپنے وطن مالوہ تشریف بر ہوئے تو بعد دو ہفتہ کے اون کا عقیدت نامہ اس مضمون کا آیا کہ میں چند روز سے مریض ہوگیا ہوں آپ دعا فرمادیں کہ صحت ہوجاوے اُسکے درجواب حضرت نے تحریر فرمایا کہ اگر مرضی الٰہی ہوگئی تو صحت تندرستی حاصل ہوجائے گی لیکن میں نے آپکی خاتمہ بالخیر کے بھی دعا کی ہے بقدرت الٰہی وہ فرمان

حضرت کا ان کے پاس بعد مرگ دو روز کے پہنچا +

کرامت بروز پنجشنبہ خبر حسرت اثر مرگ مولانا و استادنا مولوی محمد قاسم صاحب کی آئی تو حضرت نے آب دیدہ ہو کر فرمایا کہ آج میری پشت دو صدموں سے ٹوٹی ہے ایک مرگ مولوی محمد قاسم صاحب کی سے دوم رحلت مولوی احمد علی صاحب سے کہ وہ بھی ساحل ممات پر کھڑے ہیں یہ دونوں بزرگوار ہر یا متبع شریعت مفیض اکمل تھی مجھکو انکے باعث سے بڑی تقویت تھی اب میں تنہا رہگیا بقدرت الٰہی بروز سوم یوم شنبہ کو حضرت مولانا و اولانا عالم بیبدل فاضل مستدل محدث کامل مفسر بے بیان کامل مکمل واقف اسرار خفی وجلی مولوی احمد علی صاحب راحل عالم بقا کو ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون + کرامت کریم الدین رنگساز نے اپنی بیعقلی سے اپنی اہلیہ کو مارا کہ تو ہمیشہ دختران ہی جنا کرتی ہے فرزند کیوں نہیں پیدا کرتی اور نکالنے کو مستعد ہوا وہ بیچاری حضرت کی خدمت میں الغیاث لائی حضرت نے فرمایا کہ جا امسال تیرے فرزند تولد ہوگا بفضل جل شانہ اُسی سال میں اُس کے فرزند مطلع سرور سے طلوع ہوا +

کرامت جب یہ بات حافظ سینا نے دیکھی تو اس نے بھی حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت میری اہلیہ کے بھی ہمیشہ دختران ہی پیدا ہوتی ہیں میرے لئے بھی دعا فرما دیں کہ فرزند پیدا ہووے حضرت نے اس کے حق میں بھی دعا فرمائی۔ بحکم بیچون سبحان اُسی سال میں اسکے بھی فرزند تولد ہوا +

کرامت میاں مولا بخش رنگساز نے بہت عجز و انکساری سے حضرت سے التجا کی کہ حضرت مجھکو لوگ ہنستے ہیں کہ تیری دو زوجتین میں لڑکی ہی لڑکی ہوتی ہیں حضرت اگر حضور دعا فرما دیں تو میرے حق میں بہتر ہو حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ تیرے بھی فرزند دلبند پیدا ہووے گا بقدرت کاملہ الٰہی اُسی سال میں اسکے مطلع خانہ سے اختر سعید پسر رشید بہنگام نیک بروز دوشنبہ طلوع ہوا۔

کرامت جس وقت میری اہلیہ اور برادر عزیز مولوی محمد گلباز خاں کی اہلیہ کو کو حمل رہا حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے لڑکا پیدا ہوا اور گلباز خاں کے لڑکی پیدا ہو

شیخ علاؤالدین

توکیا ہو میں نے عرض کیا کہ جو کچھ مرضی آلہی ہے حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا بحکم رب العزت اسی حمل سے میرے لڑکا اور برادر صاحب کے لڑکی پیدا ہوئی ؛

کرامت سابق میں مجھکو اور مولوی ابوالحسن کو چند بار اشارے ہوئے کہ حضرت مرشد نا مخدوم حاجی عبدالرحیم شاہ صاحب مدظلہ اس صدی کے مجدد ہوں گے۔ بقدرت آلہی عشرہ اخری رجب الرجب ۱۲۹۷ھ ہجری کو مخلصی عزیز مولوی لوازش علی صاحب کو عالم رویا میں ظاہر ہوا کہ ایک ولایتی آئے ہیں اُنہوں نے دریافت کیا کہ میاں صاحب عبدالرحیم شاہ کہاں ہیں اونہوں نے کہا کہ اس نام کے تو چند لوگ سہارنپور میں رہتے ہیں آپ کون سے بزرگ کو دریافت کرتے ہو اُنہوں نے فرمایا کہ میں تو اُنہیں عبدالرحیم شاہ صاحب کو دریافت کرتا ہوں کہ جو اس صدی کے مجدد ہوئے ہیں مولوی نوازش علی نے کہا کہ میں آپ ہی کا مرید ہوں لیکن میں اس کار تعمیر چاہ و مسجد پر کہ ان دلوں میں حضرت کے باغ میں تیار ہو رہا ہے مامور ہوں ناتو میں ہی وہاں جاسکتا ہوں اور نہ حضرت ہی آپ کو اس وقت ملیں گے پس وہ چلا گیا ؛

کرامت منشی دوست محمد سہارنپوری پارسال اٹک کو جانیکا انکار کرتے تھے حضرت مرشد نا معظم نے فرمایا کہ تمہارا جانا بہتر ہے گو اس وقت چالیس روپے کی تنخواہ ہے مگر انشاءاللہ تعالی عنقریب ایکسو دس روپے تک تمہاری تنخواہ ہو جاویگی بقدرت آلہی امسال ان کا خط مع نذرانہ کے آیا کہ ایک سو بیس روپے کی ترقی ہوگئی ؛

کرامت مولوی نجف علی صاحب دہلوی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسیوقت حضرت نے اُنکو اُنکے اسرار سے جو دو سال ہوئے کہ راجہ ناہن میں اضطراب قلبی و غصہ لاطائل وغیرہ پیش آئے تھے بیان کئے مولوی صاحب نے اُسکی تصدیق کی اور حضرت کی قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ حضرت حق ہے یہ تو آپ نے بالاجمال فرمایا لیکن تفصیل اسکی یہ ہے اور وجہ ان امور کی یہ تھی ؛

کرامت عبدالرحمٰن برادر زادہ میرا چند روز سے یہاں آیا تھا حضرت نے کبھی اس کا حال دریافت نہیں کیا اتفاقیہ اس نے ایک روز جلال آباد جانیکا ارادہ

قصد کیا کہ اپنی ہمشیرہ کو یہاں سے لاوے اور یہ ارادہ اُس نے مخفی رکھا پس حضرت نے اسی روز مجھ سے فرمایا کہ اہل وعیال مولوی گلباز خاں کے تندرست ہیں اور عبد الرحمٰن کا کیا حال ہے میں نے کیفیت بیان کر کے عرض کیا کہ وہ آج اپنی ہمشیرہ کو لینے جاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اُسکو یہاں لانا اچھا نہیں ہے اور اسی مصلحت سے میں نے اس کا حال دریافت کیا ہے۔

کرامت عرصہ گیارہ سال سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں کبھی بلا اجازت کوئی کار اندرونی بیرونی نہیں کرتا ہوں آج دل میں آیا تھا کہ کاشکے فرزند دلبند عبد المجید خاں طال عمرہ کی شادی کر دیتا پس اسیوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اول ہی گفتگو کے کہ اگر تیری برادر زادی یہاں آوے تو توضرور اسکی شادی عبد المجید سے کر دے یہ بہتر ہے میں شرمندہ ہوگیا اور عرض کیا کہ جو حکم حضور ہے مجھکو اُس میں دم زنی کی مجال نہیں ہے +

کرامت شیخ غلام حسنین دہلوی لاہور سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت نے انکی راز نہانی بیان فرمائی تو وہ مصدق ہوکر کہنے لگے کہ حضرت میں تو اسی امتحان کے لیئے آیا تھا جیسا میں نے سنا تھا اُس سے زیادہ پایا اور بعد میں خلعت بیعت سے مشرف ہوئے +

کرامت نصف شعبان ۱۲۹۷ھ ہجری بارہ سو ستانوے کو حضرت نے مقبرہ معلےٰ میں بنائے مسجد کی شروع کرائی چونکہ موسم برسات تھی حضرت نے فرمایا کہ شب کو وہاں جاکر قطب کو دیکھکر دیوار مسجد کی سیدھی کراؤ میں نے عرض کیا کہ اسوقت بھی قدرے ابر ہے اور اُسوقت اگر زیادہ ہوجاوے تو مشکل ہے حضرت نے فرمایا کہ خداوند کریم کو یہ کار کرانا منظور ہے انشاءاللہ تعالیٰ اُسوقت بالکل صاف ہوجاوے گا تو ہم لوگ بعد نماز عشاء کی جنگل کو چلے اور اسوقت نہایت درجہ کا ابر تھا لفضل خدا جب اس جگہ پہنچے تو اسجگہ سے بالکل سحاب ممزق ہوگیا اور قطب ستارہ بخوبی ہویدا ہوا پس اپنا کار کر کے چلے آئے علے الصباح پھر مکرر ابر ہوگیا +

کرامت مولوی فیض محمد صاحب مصطفےٰ آبادی کی زوجہ کو جب حمل رہا حضرت نے فرمایا کہ دو بکروں کے واسطے عقیقہ کی تیاری کیجو بفضل خدا اُس حمل سے اُن کے لڑکا ہوا + کرامت حافظ غلام مولی صاحب کی زوجہ کو جب حمل رہا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ایک ہی بکری کرنی پڑے گی بقدرت آلہی انکے لڑکی پیدا ہوئی +

کرامت عمردراز دبہیڑہ والے کو ایک مرض تھا فخذ اور عانہ میں اس نے اُسکا کثرت سے معالجہ کیا مگر صحت نہیں ہوئی جب وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اسکو فرمایا کہ ارنڈ وغیرہ کی برگ میں دو چار روز اُس مقام کو دھو ڈالو بہتر ہوگا بقدرت آلہی جب اُس نے ویسا ہی کیا اُس کا مرض جاتا رہا۔

کرامت ایکروز مجلس عالیہ میں چند مخلصین بیٹھے تھے پس حسب عادت قدیمی مبارک حضرت نے اسرار باطنی بیان کرنی شروع کیے چنانچہ فرمایا کہ بعض مرید ہمارے ایسے ہیں کہ ایک توپ جنسی کوٹھے پر رکھتے ہیں اور ایک توپ چھوٹی نیچے اور حرارت روزہ میں خوب ہی زد و کوب اہلخانوں کو کرتے ہیں۔ اور کسی کا خیال نہیں کرتے یہ حال مولابخش کا تھا اور بعض مرید ہمارے شب بھر اپنی نیند کھوتے ہیں اور تفکر حسن و قبح انجن میں رہتے ہیں اور یہ خیال دل میں رکھتے ہیں کہ مبادا علے الصباح مفتاح مجھ سے چھن جاوے یہاں تک صبح ہو جاتی ہے اور اللہ کے بندے کو یہ توکل و بھروسا نہیں ہے کہ وہ کارساز جہاں کا مالک الملک ہے کسی کے حسد و عداوت سے کیا نفع و نقصان ہوتا ہے یہ حال حافظ سینا کا تھا فرمایا کہ بعض مرید ہمارے جب اُن کا حسب حاجت کار چلتا ہے تو عبادت آلہی میں خوب رہتے ہیں اور جب مال زیادہ آجاتا تو خلیان دنیا سے تہجد و اذکار و اشغال ضروریہ بھی چھوڑ چھاڑ کر نفس پروری کی فکر میں لگجاتے ہیں اور حالانکہ اسوقت شکرگذاری سے زیادہ مجاہدہ کرنا ضروری تھا یہ حال بالی شاہ کا تھا الغرض اسی قسم کے اسرار مخلصین کے بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ سب نے اپنے اپنے افعال کا اقرار کیا +

کرامت رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۷ ہجری کا جب حاضر ہوا تو میری اہلخانہ ساحل

مرگ پر بیٹھے تھے اسوجہ سے مجھکو تفکر و پریشانی زیادہ رہتی تھی صرف امتثالا لامر الشریعہ قرآن خوانی در تراویح شروع کی مگر مثل اعوام سابقہ کے خوب نہیں پڑھا جاتا تھا تیسری شب حضرت سے عرض کی کہ اس مرتبہ دل میرا بہت تنگ ہے مجھ سے قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا ہے شاید موجب اس کا پریشانی قلبی از جہت اہلخانہ ہو فرمایا کہ ہاں بعدہ ہم سب لوگ حضرت کی مجلس سے مراجعت کر کے چلے آئے اور حسب عادت مسجد میں جاکر فرض عشاء کی ادا کئے اور قرآن شریف شروع کیا بقدرت الٰہی و دعاء مرشد سے ایسا عمدہ خوش الحانی و بلند آوازی سے قرآن شریف پڑھا گیا کہ سوا چھ پارہ پڑھ گیا اور کسی کو تکلیف نہیں ہوئی اگر تمام ختم کر دیتا تو یقین ہے کہ سب لوگ آسائش ہی میں رہتے جب حضرت کی خدمت عالیہ میں علی الصباح حاضر ہوا تو فرمایا کہ شب کو کیسا پڑھا گیا عرض کیا کہ شکر اس کا بجا نہیں لاسکتا رات کو ہمیشہ کی مثل پڑھا گیا حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تو فرض پڑھا کر تراویح میں مشغول ہوا او سوقت میں نے ہمت لگائی اور ۵۰ رکوع کامل تیرے سُنے جب اطمینان ہوئے اور حضرت کے مکان مبارک کو اور میری مسجد قرآن خوانی کو ربع میل کا فاصلہ تھا۔

کرامت نور علی کرنال سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کبھی حضرت اسکو حال سے واقف نہیں تھے جسوقت ملاقات ہوئی حضرت نے فرمایا کہ تو مولوی عبداللہ شاہ صاحب کا مرید ہے اس نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ تو درودگری کا کار جانتا ہے عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کہ میرے دل میں بار بار یہ بات آتی تھی کہ یہ کرنال سے آیا ہے اور مولوی صاحب کا مرید ہے اور لکڑی کا کار جانتا ہے اس نے ہر ایک بات کو تسلیم کیا پھر فرمایا کہ تو پڑھنے کو آیا ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ قرآن شریف پڑھیگا یا شرح ملا اس نے عرض کیا کہ حضرت میں تو قرآن شریف نہیں پڑھا ہوں میں تو قرآن شریف شروع کرونگا الغرض اسیطرح سے ہر ایک سر اُسکی بیان فرمائے۔

کرامت حضرت کا مرید صادق مولا بخش رنگساز اسقدر مریض ہوگیا کہ تمام بدن سے روح علیحدہ ہوگئی اور واویلا تمام اقرباء میں پھیل گیا جب حضرت کو اسکی

اطلاع ہوئی تو حضرت نے مجھکو طلب کرکے فرمایا کہ جاؤ تم مولابخش کے مکان میں اُسکو جاکر دیکھ اور سب کے اطمینان کردی میں نے دعا کی ہے وہ زندہ اور تندرست اُسیوقت ہوجاویگا میں اُسیوقت جاکر دیکھا کہ تمام اقرباء اُسکی گریہ کررہے تھے اور وہ مدہوش پڑا تھا میں نے اس کے پاس بیٹھکر حسب فرمودہ حضرت اُسکے گوش اور بدن پر دم کیا۔ اُسیوقت اس کو ہوش آگئی تو میں نے اُسکو حضرت کا فرمان سنایا اتنے میں کچھ بات کرتے کرتے وہ بالکل تندرست ہوگیا تو اُسوقت بیان کیا کہ جب میں بالکل بیہوش ہوگیا اور جان بھی بدن سے نکل گئی میں نے آپ کو اور حضرت میاں صاحب کو اپنے پاس دیکھا اُسیوقت کلمہ پڑھا اور ہوش میں آگیا ہوں بفضل خدا اُسیوقت اٹھکر بیٹھ گیا اور تمام شخص اپنے اپنے مکان کو واپس ہو گئے ؛

کرامت منشی امداد حسین ہیڈ کارکو دہرہ دون میں حضرت نے تحریر فرمایا کہ اپنا اسپ سابقہ بہت جلد فروخت کردو کہ اس میں آپ کے حق میں بہتر ہوگا ورنہ نقصان ہے پس اُسی ہفتہ میں اُسکا جواب آیا کہ حسب ارشاد مرشد کے اسپ مذکورہ کی قیمت کرتا تھا کہ اتنے میں بیمار ہوا اور اگلے روز خود بخود مرگیا حضور کا ارشاد تو حق ہے مگر میری قسمت میں نقصان ہی تھا +

کرامت منشی عالم خاں نے دہرہ دون سے تحریر کیا کہ فلانے شخص کے ذمہ میرے صدروپے بابت فروخت اسپ مادیہ کے قرضہ ہے اگر حضور ارشاد فرماویں میں اسکی نالش کردوں حضرت نے بعد مراقبہ کے تحریر فرمایا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ اُس سے بذریعہ خط کے آپکو روپیہ وصول ہوگیا ہے اگر یہی بات ہے تو جھوٹی نالش کی کیسے اجازت دوں اور اگر نہیں تو اس کا حال تحریر فرماؤ کہ وہ کیسے روپے تھے۔ بقدرت الٰہی اس کے درجواب آیا کہ واقعی اُس قرضدار نے ایک چٹھی صدروپیہ کی سامنے ایک انگریز کے لکھدی تھی اور اُس نے اقرار بھی عطا روپیہ کا کیا تھا مگر ہنوز وہ روپیہ مجھکو نہیں ملا ہے ؛ کرامت حضرت نے ایک روز فرمایا کہ شب کو مجھکو عجیب حال پیش آیا۔ کہ اُس سے میرا رووان رووان مرجھایا وہ یہ ہے کہ ایک شخص مجھکو کسی جگہ لے گیا

اس جگہ نہایت ہی تپش اسقدر ہے کہ تشنگی اور حرارت سے جان فق ہوتی تھی میں اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ مقام دوزخ سے پانصد کردہ ہے یا پانصد سالہ کردہ پر ہے یہ اسکی حرارت ہے جب آگے لیگیا تو ایک میدان دکھلایا کہ بہت وسیع وفراخ مثل چوتر ے کے تھا اور تپش اُسکی کا بیان نہیں ہو سکتا ہے اور وہ سُرخ تانبے کا تھا جب میں اُسکی تاب نہ لا سکا تو میں نے اس مزاور کو کہا کہ مجھکو دوسری جانب لیچل وہ مجھکو دوسرے راستہ کو لے چلا تو اُس طرف قدرے خنکی تھی اور لے جاکر ایک مقام پر کھڑا کیا کہ مثل چاہ تو بر تو کی تھا اُسکے اندر جہانتک نظر جاتی تھی بجز نار کے کچھ نظر نہیں آتی تھی اور عمق اسکا ہر گز نظر نہیں آتا مگر لپٹ اور جھونکار حد سے زیادہ تھی میں نے جب اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا کہ جہنم یہی ہے پس اُس نے ایک راہ اس کا دکھلایا کہ وہ مثل ریب آب پن چکی یعنی سلامی کے تھا جب میں اسکی مصلحت پوچھی تو اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کی کیفیت کا معائنہ کراتا ہوں اتنے میں اُس نے ایک شخص کو طلب کرایا جب وہ آیا تو اُس کو اُسے چبوترے مرقوم الصدر پر گرایا وہ گرتے ہی ایسا ہو گیا کہ جیسے گندم آتش پر بریاں ہو کر اوچھلتا ہے پس وہ شخص اُس فرش پر اسقدر اُچھلا کہ کیفیت اُسکی بیان میں نہیں آتی اور بے تاب ہو کر گر پڑا پس گرتے ہی اسکو پکڑ کر اُس سلامی مذکور الصدر میں گرایا اُسکو گرنے دیر نہ ہوئی تھی کہ اندر چاہ سطور الاحوال سے ایک سانس آیا کہ وہ شخص اُس سانس کے صدمہ سے مثل آب قلابہ پن چکی کے اندر چلا گیا اور اس کا کچھ نشان نہیں ملا فرمایا کہ میں نے اُس سے کہا کہ تو مجھکو یہاں سے جلدی لے چل مجھکو اسکے دیدکی طاقت نہیں ہے پس گریہ وزاری بے نہایت کی ۔

کرامت حضرت مخدوم مکرم گو راجہ صاحب والی ٹہرن نے خط لکھا کہ آپ ایک بار یہاں تشریف لاویں گو بعد میں واپس اپنے وطن تشریف لیجاویں اور وہاں سے ہی متوطن رہیں میں حضور کو صد روپیہ ماہواری وسہ صد پیشکش کیا کروں گا حضرت نے بباعث کفر اُسکی کے تحریر فرمایا کہ تیرے ملک میں تین چیز ناقص ہیں اور خلاف

مسلمین کی اگروہ تبدل کردو نویں حاضر ہوں ورنہ تو کفار میں مسلمان مجھکو تجھسے کیا سرکار وہ یہ ہے کہ اپنی حکومت میں عید وجمعہ کی نماز کی اجازت دی اور بروز عید الضحےٰ گاؤ کُشی بطور قربانی کے اور وہ جو اپنے مردہ کے باعث مسلمان کو سوگ کرتا ہے۔ وہ موقوف کردو اگر یہ تینوں شرطیں دا ہوں تو ایکبار آؤں ورنہ تو خوش رہ۔

کرامت بماہ ساون کہ بالکل بارش سے خشک گیا تھا اسکے اندر برہمنان نے مشہور کردیا تھا کہ اس سال میں قحط سالی ہوگی پس ایک مہاجن نے حضرت کی خدمت آکر تفتیش کی کہ حضرت ہمارے برہمن خشکی بھادون میں مشہور کرتے ہیں اگر ایسے ہی ہے اور آپ اجازت دیں تو میں ایک دو ہزار کا غلہ خرید کرلوں تاکہ نفع ہو حضرت نے فرمایا کہ جو تیرا جی چاہے تو کر میں تو یہ جانتا ہوں کہ بفضل خدا انشاء اللہ تعالیٰ بھادوں میں بارش باران رحمت آلہی ہوگی وہ چلا گیا اور چند روز کے بعد ماہ بھادون حاضر ہوا بقدرت آلہی شب قدر بشب بسبت دیکم کی تھی کہ سحری کے وقت میں خوب ہے خزانہ غیب سے مطر رحمت یزدانی برسی۔

کرامت مولوی غلام حسنین نے دہلی سے تحریر فرمایا تھا کہ بی کمو بیگم صاحبہ زوجہ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور کی پر ایک مقدمہ جھوٹا مخالفین نے دایر کرا دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیگم صاحبہ کی ایک خادمہ تھی وہ بمرض دنبل مبتلا ہو کر مرگئی بیگم صاحبہ پر اسکی قتل کی تہمت لگائی آپ دعا فرماویں کہ وہ لوگ اپنے دروغ کی پاداش پاویں اور بیگم صاحبہ کی عزت و آبرو بنی رہے اور وہ اس سے بری رہیں کیونکہ میں حق لکھتا ہوں حضرت نے شب کے وقت مراقبہ کیا معلوم ہوا کہ بے شک بیگم صاحبہ کی خطا ہے بیگم صاحبہ کچھ غصہ میں آکر اُس خادمہ پر ناراض ہوئی اور بُرا کہا جب اُس نے عذر پیش کیا تو بیگم نے اُسپر اول سگ تھکاری چھوڑ دا کر کٹوائی بعد میں چوب سے زدوکوب کی یہاں تک کہ اسکے جسم پر زخم مثل دنابیل کے ہوگئے پس حضرت نے مولوی غلام حسنین صاحب کو لکھدیا۔ کہ میں دعا حق کی کرتا ہوں ناحق کی نہیں کرتا میرے نزدیک بے شک اسکی خطا ہے

اور بیگم اُس خانہ کی قابل واقع ہے آپ نے خلاف تحریر فرمایا بعدہ مکرر سہ کرر بریت بیگم کی غلام حسنین نے تحریر کیا ہر جواب میں اُنکے حضرت نے پہلا ہی قصہ تحریر فرمایا آخر کو حضرت نے تحریر فرمایا کہ خطا اُسکی بے شک ہے مگر میں اُسکی تخفیف سزا کی دعا کروں گا کہ خداوند کریم بیگم کی خطا معاف فرما کر اسکو رہا فرما دے۔ اور قدرے قلیل سزا اسکو ملجاوے بقدرت لم یزل دو ہفتہ کے بعد دہلی سے شیخ غلام حسنین صاحب کا خط آیا اس میں یہ تحریر تھا جو بعینہ لکھا جاتا ہے۔ پرسوں خط لاہور سے آیا باوجودیکہ پانچ وکیل منجانب مدعاعلیہا مقرر ہوئے مقدمہ سنگین تھا حضرت ہی کی دعا نے اثر کیا کہ جو بی بیگم قید سے محفوظ رہی اور فقط پانسو روپے جرمانے پر عقب گذاری ہوگئی ورنہ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ ضرور قید ہوگی اور ننگ ناموس برباد ہوگا +

کرامت ایک روز حضرت کی اہل نے التجا کی کہ آج ہمکو تمر ہینڈسی درکار ہے حضرت نے فرمایا کہ اسوقت میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے کہ بازار سے تلاش کرؤں اُنہوں نے اصرار کیا حضرت نے مضطرب ہوکر فرمایا کہ میں کیا کروں خدا چاہے پہنچا وے بفضل خدا اُسیوقت ایک آدمی اجنبی نے آکر دروازہ کھٹکھٹا کر کہا کہ میاں صاحب جو گاذر کے مکان کے پاس رہتے ہیں وہ کہاں ہے حضرت نے کہا کہ میں ہوں اُس نے اسیوقت چند تمر ہینڈسی پیش کئے حضرت نے فرمایا کہ یہ کیسی ہے اُسنے عرض کیا کہ حضرت میرے دل نے چاہا کہ یہ تحفہ حضرت کی خدمت میں پہنچاؤں سو لیکر حاضر ہوا ہوں۔ ایسے ہی کثرت سے ہوتا تھا کہ حضرت کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی یا کسی چیز کو دل چاہتا تھا اور اُسکا سامان نہیں کر سکتے تھے تو اسیوقت منجانب اللہ کوئی شخص حضرت کی خدمت میں حاضر کر دیتا تھا +

کرامت حضرت کو خشت مسجد میں ہفتاد روپیہ قرضہ کے دینے تھے کمہار نے ایک روز آکر تقاضا کیا کہ مجھکو اسیوقت پنجاہ روپیہ کی درکار ہے حضرت نے فرمایا کہ دس پانچ روپے تو اسوقت موجود ہیں اور پنجاہ روپے انشاء اللہ تعالے

سہ چہار روز میں دو نگا بقدرت الٰہی دو روز گذر گئے اور روپیہ کا سرانجام نہوا حضرت کو اپنے وعدہ کا زیادہ خیال ہوا جب تیسرا روز ہوا بقدرت الٰہی گامے خان زمیندار موضع کھیڑی کا کہ محض اجنبی تھا وہ آیا اور حضرت سے دست بیع ہوا اور پنجاہ روپے اُسیوقت خدمت کیئے حضرت خوش ہو گئے +

کرامت حضرت نے جو وعدہ بارش بہادون کا خلاف برہمنان کے کیا تھا بقدرت الٰہی جب بہادوں کا دو روز باقی رہگئے اسقدر بارش باران رحمت الٰہی لبطور جھڑی کے ہوئی کہ سہ چہار روز آسمان پر کسی نے سورج نہ دیکھا اور تیرہ سیر گندم سے اسی روز اٹھارہ سیر ہو گئی اور صورت ارزانی وقوع میں آئی اور تمام اطراف سے اسیقدر نزول رحمت کی خبر آئی +

کرامت غلام حسنین نے دہلی سے آکر عرض کیا کہ حضرت بی کمو بیگم اپیل کرنا اپنے مقدمہ معلومہ میں چاہتی ہے حضرت نے فرمایا کہ اُس کے مزاج میں بڑا غصہ اور تنگ مزاجی اور سستی اور بدگمانی ہے اور اُسکے کلتیں میں درد ہوا کرتا ہے۔ اسیوجہ سے اُسکے اولاد نہیں ہوتی ہے۔ اُس نے سب امراض ظاہری و باطنی اسکیکا اقرار کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ ان عیوبات باطنیہ سے تایب ہو تو اُسکے اولاد اور نیز منظور اپیل کی دعا کروں اُنہوں نے عرض کیا کہ میں اُسکو لکھتا ہوں +

کرامت الٰہی بخش ساکن موضع خوڈنی نے ایک گاؤمیش ارزاں قیمت میں خریدی اس گاؤمیش نے چندروز تک بجز ایک وقت کے شیر ندیا الٰہی بخش نے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضرت وہ گاؤمیش تو ایک وقت شیر دیتی ہے اور مجھکو دو وقت کے شیر کی حاجت ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اُسکے کان میں کہدے تجھکو دو وقتہ شیر دینا پڑے گا پس اس مرید صادق نے اسیوقت اپنے موضع میں جاکر اُس گاؤمیش کے کان میں کہدیا کہ میرے مرشد حقیقی نے فرمایا ہے کہ تجھکو دونو وقت شیر دینا ہوگا اور اُسیوقت برتن لیکر بیٹھا بفضل خدا و دعا مرشد بربایکے اُسنے اسیوقت شیر دیدیا اور اُس روز سے دو وقتہ شیر دیتی رہی +

کرامت حضرت کو ایک روز بتقریب دعوت کہ ہفت صد نفر کو طعام کھلایا تھا۔ من پختہ شیر کی ضرورت تھی سو حضرت نے مواضعات کے مریدوں سے شیر طلب کیا حسب وسعت اپنوں کی شیر لائے چونکہ قادر بخش چاٹکی والے نے اپنی گاؤمیش کا دودھ دوہ لیا تھا مگر بوقت ظہر اُسنے اپنی گاؤمیش کو کہا کہ حضرت کے لئے شیر کی ضرورت ہے اور برتن لیکر دودھ دوہنا شروع کیا بقدرت خدا اُس غیر وقت میں اُس گاؤمیش نے شیر بہت سا دیدیا لوگوں کو بڑا تعجب ہوا +

کرامت بماہ شوال ۱۲۹۷ہجری کو اہلیانہ میری مسماۃ حمیدالنساء اس جہان فانی سے راحل عالم جاودانی ہوئی دس روز کے بعد لوگوں نے میرے رشتہ نسبت کی نسبت ہجوم کیا میں نے سب کو لیت و لعل میں ٹالا آخر کو ایک شخص نے ایک لڑکی عفیفہ اہل ہنر اہل قوم شرافت کا کہ والدین جسکے حجاج تھے آکر مجھسے پیام کہا اور تاکید کی کہ اسیوقت لایا لنم کا جواب دو چونکہ قدیم سے میری عادت ہے کہ بلا اجازت یا بلا اشارت حضرت مخدومنا مرشدنا کی کوئی کار دین دنیا کا نہیں کیا کرتا میں نے کہا کہ آجکل میں حضرت سے مشورہ لیکر اور اس بات کو تحقیق کر کے جواب دونگا پس اسیوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فلانا شخص آیا اور یہ بات کہے مجھکو اسکے باب میں کیا حکم ہے حضرت نے بلا تامل فرمادیا کہ مجھکو ایسا شبہ پڑتا ہے کہ اس کار میں دھوکا اور فریب ہو اور تجھکو لوٹ کھسوٹ کے جواب دیدے میں نے وہاں مراجعت کر کے اس کی فکر کی فکر کی بقدرت کاملہ شام تک اسباب کا اسقدر قصہ صاف ہوا کہ مثل آئینہ کے تھا وہ عورت جو اس کار کی بانی مبانی تھی ایک مکارہ جہاں قرانہ تو امان کہ جسکو میں سابق سے بھی جانتا تھا اسکے اندر بھی اور تمامہ یہ اسی کا فریب تھا کہ میرے پاس پیام بھیجا تھا +

کرامت ایکروز حضرت کی خدمت میں مولوی نور محمد لودھیانوی اور مولوی محمد بخش لودھیانوی اور مولوی اکرم الدین اور مولوی کریم الدین بنگالی وغیرہ مخصوصات از مریدان فیضیاب تھے حضرت نے بطور بیان کی ہر یک کے اسرار باطنیہ بیان

فرمائی کہ فلانا شخص شب کو یہ کام کرتا ہے اور فلانا یہ کام کرتا ہے! اور فلانے کے دل میں یہ بات ہوتی ہے اور فلانے کے دل میں یہ بات ہوتی ہے بعدازاں جب سب حضرت کی خدمت سے مراجعت کرآئی تو بعض اشخاص نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے دل میں فی الواقع یہی رہا کرتا ہے جو اسوقت حضرت نے فرمایا ہے میں نے کہا کہ ہمارے حضرت ہر حاضر باش و مریدین کے حال سے مطلع رہتے ہیں ٭

کرامت ایک روز بروز یکشنبہ حضرت نے فرمایا کہ آج خط نہیں آیا ہے میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا کہ ایک خط میں کچھ مبلغان ہیں اور مجھکو عمارت میں دینا ضروری ہے صبح و شام میں وہ خط آنیوالا ہے خیال رکھیو بقدرت الٰہی علی الصباح بروز دوشنبہ دس ہزار روپے کی ہنڈوی انبالہ سے کہ اُس سے حضرت واقف بھی نہیں تھی اچانک آ گئے اور حضرت خوش ہوئے ٭

کرامت عزیزی دین محمد اور والد اُسکے جب تخت ہزارے سے واسطے زیارت حضرت مرشدنا میاں صاحب کی حاضر ہوئے حضرت نے سالہا سال کے دونوں کے احوال قلبی مشروحاً بیان فرمائے انکو تعجب ہوا کہ اول تو یہ بات زبان پر نہیں آئی دوم یہ کہ چہار صد کروہ کی بات کیسے حضرت پر ظاہر ہوئی تسلیم اور رضا کر گئے ٭

کرامت ایک روز قریبی حکیم حسین بخش ساکن رامپور کے کہ آدمی ذی ہوش اور اہل علم تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اکثر یہ احوال اُسکے کہ دل میں پیش کر رہا تھا ظاہر کئے کہ کبھی آپ کو شوق علم اور کبھی فقیری اور کبھی دانائی اور کبھی دنیاوی وغیرہ اسوقت آ رہے ہیں اس نے ان سب کو تسلیم کر کے عرض کیا کہ واقعی حق ہے مگر میں یہ تصور کرتا ہوں کہ الحمد للہ اکثر جہاں گردی کے مگر ایسا درویش صاحب فراست نہیں دیکھا اور میں حضور کا ہی قائل ہوا بعدہ اُس نے ایک درویش کا قصہ کہ رامپور میں نووارد تھا اور دعویٰ کمالیت کا رکھتا تھا پیش کیا کہ وہ درویش کیسا ہے حضرت نے بعد غور و تامل کے اُسکا تمام احوال عادات کا بیان فرمایا اُس نے کہا کہ واقع اسکا تو یہی حال ہے حضرت نے فرمایا کہ بس وہ شیطان کا بھائی

ہے اس کا ہر گز یقین دل میں مت لانا کیونکہ معاف احکام الٰہی صوم وصلوٰۃ وغیرہ حضرت رسول الثقلین صلے اللہ علیہ پر کسی وقت نہیں ہوئے ورد وا سکا تارک ہے +

کرامت ماہ شوال ۱۲۹۷ھ ہجری میں اہلخانہ میری کا انتقال ہوگیا تھا حضرت نے ایک تدبیر میرے رشتہ کی نکالی تھی مگر اس میں مجھکو شش و پنج بہت سا رہا اس لئے شب کے وقت جو جو مشورہ اُن ایام میں مولوی نوازش علی اور نیز آئندہ دیگر مثل مولوی عبد الرحیم و مولوی عبد الحق وغیرہم کے آیا کرتے تھے علی الصباح حضرت ہر ہر بات موی موی بھر بیان کر دیا کرتے تھے کہ فلانی کے ساتھ میں یہ شوری تھا اور فلانی کے ساتھ میں شوری تھا مجھکو ندامت بدرجہ کمال آئی تھی آخر کو میں نے ہر ایک سے اس احوال کو مخفی کیا اور کسی سے اس بات کو عیاں نہ کیا بعد ازاں جب دل میں شب کو یا دن کو اسکی تشویش ہوا کرتی تھی حضرت اُسکو میرے دل میں سے بطور خود صاف فرما دیا کرتے تھے اور اطمینان کر دیتے تھے۔

کرامت لبشب بست ہشتم ذی الحجہ ۱۲۹۷ھ ہجری کو نواب محمد شریف خاں سفیر امیر کابل کسی تقریب سے سہارنپور تشریف لائے تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے اسوقت نصائح مناسبہ تو عبیظ فرمائے بہت کچھ شکر گذار ہوئے اور حضرت کے مرض استسقا سے بہت رنجیدہ ہوئے یہاں تک نواب ممدوح شب بھر نہ سوئے اور دن بھر حضرت کے مرض کا رنج یاد کرتے رہے اور کہتے رہے کہ ایسا شخص میسر ہونا محال ہے +

کرامت چند سال گذرے کہ جب قصہ لامذہبی پیدا ہوا یعنی غیر مقلدی میں مولوی محمد انصاری سہارنپوری مہاجر مکی کو لودھیانہ میں معاملہ پڑا اور لوگوں کو اس طریقہ میں بڑا خلجان پڑا حضرت میاں صاحب مدظلہ کو زیادہ خیال ہوا تو اسی ایام میں شب کو استخارہ اور دعا کر کے بستر استراحت پر راحت فرمائی اُسوقت دیکھا کہ آپ ایک میدان میں کہ مثل حرم شریف مکہ معظمہ کی ہے وہاں تشریف لیجاتے ہیں اور آگے آگے آپ کے ایک بزرگ ضعیف نحیف سفید ریش میانہ قد ایک کتاب

طویل وضخیم ہاتھ میں لئے ہوئے جاتا ہے حضرت نے سمجھا کہ یہ امام صاحب ہیں اور
دو آدمی اس بزرگ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں حضرت میاں صاحب بھی اپنا کار چھوڑ
کر ان کے پیرو ہو رہے یہانتک کہ ایک جگہ پہنچے تو ایک شخص عمدہ پوشاک خوش
اخلاق ملا اور اُس بزرگ سے بعد سلام علیک کے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ آپ کہاں
تشریف لیجاتے ہیں اُس نے فرمایا کہ یہ کتاب حضرت سید الثقلین نبی الحرمین
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سند کرانے جاتا ہوں اس شخص مسلم نے عرض
کیا کہ اسکی صحت میں تو کلام نہیں ہے مگر یہ دو شخص کون ہیں فرمایا کہ ایک ہدایہ اور دوسرے
درمختار حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ مجھکو خلجان پڑا اور میں نے عرض کیا
کہ حضرت یہ تو بشکل انسان ہیں ہدایہ و درمختار کیسے ہو سکیں مجھکو تشویش ہے پھر سب
آگے پہنچے تو ایک شخص دیگر عمدہ خوش اسلوب اُسی بزرگ کے ملاقی ہوا اور سلام
علیک ومصافحہ بجالایا اور دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف بر ہوتے ہیں اُنھوں
نے فرمایا کہ اس کتاب کو حضرت صلعم سے سند کرانے جاتا ہوں اس شخص نے
بھی یہی عرض کیا کہ حضرت اسکے اندر تو کچھ کلام نہیں ہے مگر یہ دو شخص کون ہیں۔
انھوں نے فرمایا کہ کلام آلہی اور کلام رسول صلعم حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ
مجھکو پہلے سے زیادہ تعجب ہوا کہ وہاں ہدایہ و درمختار اور یہاں قرآن وحدیث اور
یہ بشکل انسان ہیں یہ کیا اسرار ہے غیر مقلد اسی خلجان میں پڑے اور میں مقلد
ہوکر پریشان ہوا میں آگے نہیں جانیکا اُس ملاقی مسلم نے فرمایا کہ ایک منزل دیگر
باقی رہی اسکا رار دیکھلیجاو دیکھا الغرض جب آگے گیا تو ایک مجلس نہایت مزین و
مروق جلوہ دار ملے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مولوی محمد امیر باز خاں اگر
اسوقت میں ہوتے یا دوسرا کوئی خلیفہ تو میری بھی اسوقت اطمینان ہو جاتی ایک
شخص نے کہا کہ مولوی امیر باز خاں یہ کھڑا ہے حضرت نے جب مجھکو دیکھا تو فرمایا
کہ مولانا تم کب سے یہاں ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت تمام راستہ آپ کے
پیچھے پیچھے چلا آتا ہوں مگر ادب کے جہت سے سامنے نہیں آیا اتنے میں حضرت نے

دریافت کیا کہ اب کس کی دیر ہے کسی نے کہا کہ یہ بزرگ کتاب والا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اول ملاقی مسلّم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ملاقی ثانی مسلّم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ دونو پیچھے والے حضرت امام ابی خنفیہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور یہ بڑی کتاب بخاری شریف ہے اور اب انتظاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے پس حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بہت بشاشت ہوئی اور خوشی حاصل ہوئے حتیٰ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ کتاب بخاری کھولی تو اس میں ہدایہ و در مختار تھے پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونو کتب فقہیہ پر ہاتھ رکھکر دو بار فرمایا کہ یہ بھی حق ہے اور یہ بھی حق ہے حضرت فرماتے ہیں کہ مجھکو اسوقت اسقدر جوش و وجد ہو گیا کہ تمام اہل مجلس اُسی طرف مایل ہو گئی اور شور ہو گیا - اُس میں میری آنکھ کھُل گئی حضرت فرماتے ہیں پس معلوم ہوا کہ فقہ حدیث سے جدا نہیں ہے اور مذہب ائمہ اور ملت ان کا صحیح و درست ہے اور مقبول رسول و خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے +

ف

کرامت جب مجھکو دہرہ جانے میں کوئی عائق پیش ہوا تو حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ مجھکو اجازت ہووے کہ باغونوالے خط لکھدوں تاکہ بعد میں وہاں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ آج کا دن متوقف رہ کل کو دیکھا جاویگا پس بقدرت خدا اگلے روز حافظ غلام مولی صاحب خان احمد پور ضلع انبالہ سے تشریف لائے اور حضرت سے میرے لئے جانے کی اجازت لی میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ وہاں سے مجھکو تکلیف زیادہ ہوگی مجھکو وہاں سے بند فرماویں تو حضرت نے ایسا ہی کیا پھر اگلے روز میں نے عرض کیا کہ حضرت دہرہ سے اب بھی کوئی نہیں آیا مجھکو اجازت ہو کہ باغوں والے ضلع مظفر نگر خط لکھدوں تاکہ وہاں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ ابھی موقوف رکھ آجکی شب دیکھ لی مجھکو دہرہ کی ابتک امید ہے بفضلہ تعالےٰ شانہ اگلے روز دہرہ سے خط آگیا الغرض بہت اطمینان کے ساتھ دہرہ سے آدمی آیا اور مجھ کو وہاں لے گیا +

کرامت شیر جنگ خاں پٹھر والا چند ماہ سے عالم بیکاری میں حیران تھا۔
کسی جگہ اس کا روزگار نہیں بنتا تھا آخرالامر لاچار ہوکر بماہ شوال حضرت میاں صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوکر فریاد کی حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بماہ ذی الحجہ
تیرا روزگار باحسن وجوہ ہو جاویگا بقدرت لایزال ماہ ذی الحجہ میں بلا تکلیف اسکا روزگار
بن گیا اور وہ آرام میں ہوگیا ۔ کرامت ہمیشہ جب میں دہرہ میں آتا تھا آب و
ہوا ناموافق آیا کرتا تھا اور نزلہ او گلے کے مرض میں مبتلا رہا کرتا تھا اب بھی اول
روز ایسا ہی خلل دیکھا اور اُسیوقت حضرت کی خدمت میں بذریعہ خط عرض کردیا بفضل
خدا اُسیروز سے ہرگز کچھ نہ رہا اور خوب ہی گلو صاف رہا اور دیگر امراض ہر نوعی نے ایذا
نا پہنچائی ۔ کرامت جب دہرہ دون میں آیا تو حافظ مولوی محمد یعقوب نے بیان کیا
کہ حضرت پارسال یہاں سے ایک قصہ عجیب گذرا ہے کہ یہاں سے ایک درویش
مسمے عبداللہ شاہ سیلانی خلیفہ خاص شاہ سلیمان سنگڑ والوں کی کہ بعمر ہفتاد سالہ تھا
اور آدمی عمدہ تھے سیر وسلوک طے کردہ دہرہ میں تشریف لائے حسب اتفاق
گفتگو دربارہ طریقت وبیعت وغیرہ آئے پوچھ پاچھ کے میں نے اپنا توسل حضرت
مخدومنا ہادینا جناب حاجی عبدالرحیم شاہ مدظلہ کو تبلایا اُس بزرگ نے حضرت شاہ
صاحب کی کمال و بزرگی کا انکار کیا اور چند روز اسی قسم کے مباحثہ رہے انجام کار کو
ایکروز وہ ہی درویش علی الصباح خورسندہ ومسرورہ مسکراتے ہوئے میرے پاس
آئے اور فرمانے لگے کہ حافظ یعقوب میں تجھکو بشارت دیتا ہوں اور ایک قصہ
عجوبہ سناتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے تیرے پیر یعنی حضرت میاں صاحب مدظلہ
کو حق جانا اور اُن اعتراضات سے جو بیشتر کیا کرتا تھا باز آیا اور بیقین خلافت و استفادہ
صاحب علیہ الرحمت سے کیا یعنی میں نے شب کو اسی بارہ میں آپ کے پیر صاحب
کی نسبت وہ استخارہ کیا کہ صاحب علیہ الرحمت سے مجھکو پہنچا ہے اور ایک دو بار
ہی میں نے اسکو کیا ہے دیکھا کہ صاحب علیہ الرحمت یعنی حضرت عبدالغفور اخوند صاحب
سوات د بونیری اُس حالت صحیحہ میں کہ جبس میں نے حضرت کو عرصہ کثیرہ ہوا دیکھا

تھا جلوس فرما ہیں اور گرد اگرد قصور کے تمام خلفا اور حضرت شاہ سلیمان صاحب موجود ہیں یکایک صاحب علیہ الرحمت نے فرمایا کہ اُٹھو عبد الرحیم شاہ سہارنپوری آتے ہیں تم انکی تعظیم کے لیئے چلو پس سب لوگ اور حضرت صاحب علیہ الرحمت بھی پائے پیادہ سہ میل تک گئے تو حضرت میاں صاحب مع ایک خلیفہ کے پالکی میں سوار ہوئے ملاقی ہوئے اور حضرت میاں صاحب سواری سے اتر کر صاحب علیہ الرحمت سے ملے اور پیر صاحب نے میاں صاحب کو پالکی میں سوار کرایا اور اپنے جلوس پر لائے اور نصایح فرمائے میاں صاحب نے شکایت اپنے امراض استسقاء کی کہ سہ سال سے لاحق حال ہے کی صاحب نے اطمینان فرمائی کہ عاشقان خدا مصایب میں مبتلا ہی رہا کرتے ہیں پھر میاں صاحب نے میری نسبت یعنی عبد اللہ شاہ کی نسبت شکایت کی صاحب نے اسکا عذر فرمادیا پھر صاحب علیہ الرحمت نے لوگوں کو فرمایا کہ عبد الرحیم شاہ ایک آفتاب ہے جھاڑوں میں چھپا ہوا بعد ازاں میاں صاحب نے صاحب سے چند کلام کیئے اور سب چلے گئے مگر مولوی امیر باز خاں صاحب علیہ الرحمت سے کھڑے ہوئے التفاتات کرتے رہے حافظ محمد یعقوب کہتے ہیں کہ اس درویش نے باوجود ناصرفتی کے حضرت میاں صاحب کی اور آپ کی بجنسہ صورت بیان کی ؎

کرامت ایک روز لخت جگر عبد المجید خاں کہ اُسکو بھی ہمراہ دہرہ لایا تھا اُسکی ساق میں ناگاہ چند دانے پڑ گئے اور درد کرنے لگے اور خارش کثیرہ اُٹھی اسیوقت حضرت کی خدمت میں بذریعہ عریضہ عرض کیا بفضلہ تعالےٰ شب کو بالکل آرام ہوگیا کوئی درد باقی نہ رہی ؎ کرامت الٰہی بخش دہرہ والے نے بیان کیا کہ میرا گاڑی کے کار میں وظایف میں کچھ حرج ہوتا تھا ارادہ ہوا کہ اس کار کو چھوڑ دوں پس دہرہ سے میاں صاحب کی خدمت میں اسکی اجازت کے لیئے حاضر ہوا حضرت نے بیٹھتے ہی بلا عرض مطلب کے فرمایا کہ الٰہی بخش گاڑی کے اندر نہ کرانا کار تو خوب چلتا ہے بڑا عمدہ ہے

کرامت شیخ عبد العزیز مرحوم سہارنپوری نے جیون خاں سے بیان کیا کہ میرا

ارادہ تھا وکالت کا سو الہ آباد جاکر وکالت کا امتحان دیا اور وہاں سے واپس آیا چونکہ حال امتحان کا معلوم نہ تھا مکرر ارادہ کیا کہ الہ آباد جاکر اس کے تحقیق کراؤں اسلئے اسکی اجازت کے واسطے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے بیٹھتے ہی بلا عرض بیان فرمایا کہ امسال تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا کیوں فکر کرتے ہو سال آیندہ جو ہونا ہوگا ہو رہے گا پس عبدالعزیز ویسے ہی رنجیدہ واپس آئے بقدرت خدا پندرہویں روز پرچہ ناپذیرائے امتحان سے آگئے اور اگلے سال شیخ عبدالعزیز کا انتقال ہو گیا رحم اللہ علی حالہ ✤ کرامت ایک روز مولوی حاجی فاضل اجل سید محمد حسین رامپوری شاگرد خاص مولانا محمد اسحاق صاحب کے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں تشریف لائے حضرت نے بعد نصائح کے فرمایا کہ بعض لوگ بڑی کم ہمت اور سست بنیاد ہوتی ہیں جب شبکو غسل کی حاجت ہو جاتی ہے تو اسوقت اٹھکر غسل نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ علے الصباح غسل کر کے صلوۃ الفجر ادا کرلونگا حالانکہ اسوقت سردی کم لگتی ہی جب صبح کا وقت ہوتا ہے تو سستی کے سبب سے اسوقت غسل نہیں کرتے ہیں کہ بعد طلوع آفتاب غسل کر کے نماز قضا ادا کرینگے جب دن نکلا تو لوگوں کے قصوں اور باتوں میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ زوال ہو کر دوپہر ڈھل گیا اسوقت غسل کو بھول گئے جب وقت ظہر آیا کہ اُسوقت صلوۃ ظہر ادا کرنیکی عادت تھی اسوجہ سے نماز اور غسل یاد آیا اسوقت حیا و شرم دامن گیر ہوئی کہ مخلوق کہے گی کہ مولوی صاحب کو قضا نماز کی عادت ہے جو اسوقت غسل فرمایا پس اُسوقت بھی غسل نہیں کیا یہانتک کہ عصر و مغرب بھی قضا ہوئی اور عشا بھی لاچار اگلے روز غسل سلامتی فرمایا اور نمازاں ساری قضا کی اگر اللہ کا بندہ تہجد پڑھتا تو اسیوقت غسل کرتا اور سب نماز ادا ہوتی مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت حق ہے یہ چند سال ہوئے کہ میرے اوپر گذری ہے اور یہ ہی وجہ تھی ✤

کرامت نواب احمد اللہ خاں گیلاسپوری سہارنپوری کہ مالک ستر اسی مواضعات کا تھا امرائے و اغنیا کی جہت سے منہیات مثل ترک ارکان چہارگانہ

اسلامیہ وحقہ نوشی و تماش بینی و رشوت ستانی و ربوا خواری و فرعونیت و ریش چڑھانی وغیرہ کا مرتکب تھا اور عقیدت علماء و صلحاء سے ہرگز نہیں رکھتا تھا بقدرت آلہی حضرت میاں صاحب مدظلہ کی خدمت میں ایک مقدمہ لاحل کے بارہ میں حاضر ہوا حضرت نے بعد نصائح کے دعا کی بفضل خدا وہ مقدمہ لاحل بھی حل ہوا اور احمد اللہ خاں بھی اپنے افعال شنیعہ سے تایب ہوا اور سلسلہ رحیمیہ میں داخل ہوا صورت اسلامیہ اور احکام رحمانیہ درست کئے بلکہ صدقہ نافلہ و صوم رمضان بلکہ زوائد و حج بیت اللہ بلکہ دس مردمان اہل و عیال علاوہ و نماز پنجگانہ بلکہ نوافل سبع گانہ طریقہ رحمیہ واذکار واوراد ادا کرنے لگا یہاں تک کہ تمام شب در روز میں یک دو ساعت بخوبی آرام کرتا تھا ورنہ یاد آلہی میں اور خلوت میں اپنی اوقات صرف کرتا تھا اور واہیات ادمنہیات ربوا وغیرہ سب کچھ ترک کی اور ہر سال حضرت میاں صاحب کی خدمت میں چالیس پچاس من گندم و پارچہ پنجاہ روپیہ و نقدی مناسبہ کی کرتا تھا یہاں تک کہ آٹھ سال کامل ایسی حالت میں گذری بقضا آلہی و تقدیر نامتنہائی ایک شیطان سے ملاقات بلکہ صحبت ہوگئی اُسکی اغوائے سے اپنے لڑکے کی شادی میں ناچ و باجہ کرایا حضرت میاں صاحب بہت ناخوش ہوئے اور غلہ و پارچہ وغیرہ اسکا اس سال کا واپس کرا دیا بقدرت آلہی پنچاس ہزار کی جائداد و قدرے نقدی بباعث ایک مقدمہ اجنبی کے نقصان ہوئے اور لڑکی کتخدا کا ہاتھ ٹوٹا اور خود بیمار کثیر ہوگیا جو قت شش ماہ کامل اس معاملہ کو گذرے ایک روز حضرت کی مجلس میں احمد اللہ خاں کا ذکر آگیا حضرت نے فرمایا کہ اب تو وہ ہو چکا ہے کچھ تھوڑا سا باقی رہگیا بمشیت آلہی بعد بیس پچیس روز کی عشرہ اخیرہ محرم ۱۲۹۵ھ ہجری میں احمد اللہ خاں کا انتقال ہوگیا یہ حضرت کی ناراضی کا نتیجہ پایا نعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ و غضب اولیائیہ مگر بعد دفن اسکیکے حضرت میاں صاحب اسکی قبر پر کیلاس پور مع تیس آدمیوں کے تشریف لے گئے اور سب سے دعا خیر کرائی اور خود کے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے دو تین بار اُس مرحوم کو بحالت اہل خدمت عالم رویا میں دیکھا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی مغفرت ہوگئی ۔

کرامت جب میں دہرہ میں آیا تو لوگوں مریدین کو سست پایا حتیٰ کہ بیس روز تک لوگوں کو کیفیت وجد وغیرہ کی نا ہوئی انجام کار کو حضرت کی خدمت میں شکایت لکھی اور لکھا کہ شب پنجشنبہ حلقہ کراؤں گا توجہ فرمادیں پس اسی شب موعودہ دس آدمیوں کا حلقہ کیا اسقدر بیہوشی وکیفیت واستقامت لوگوں کو حاصل ہوئے کہ چھ ماہ کے مجاہدہ میں ممکن نہ تھے اور تجلیات کثرت سے مخلصان کو وارد ہونے لگے چار روز کے بعد جواب عریضہ آیا مندرج تھا کہ اُسی شب ہمنے خیال کیا تھا اثر ہوا ہوگا ۔

کرامت الٰہی بخش کھڑپڑہ والا دہرہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ور چند روز سے وہ مجھسے جدا تھا حضرت نے بعد گفتگوئے کیت ذیت کی فرمایا کہ مولوی امیر زخاں بعد نماز جمعہ کے سہارنپور آدیں گے اور میں نے نہ حضرت کو عریضہ لکھا تھا اور نہ دوسرے شخص کو میرے اس ارادے کی خبر تھی سو لفضلہ تعالےٰ بعد جمعہ کے یعنی بروز یکشنبہ دہرہ سے مرخص ہوکر حضرت کی قدمبوسی حاصل کی ۔

کرامت حافظ محمد شریف خاں جب دہرہ سے چلے تو مجھسے پوچھا کہ حضرت میاں صاحب کی ملاقات چاہتا ہوں وہ مجھکو کیا جانینگے میں نے کہا کہ آپکو صورت سے واقف نہیں مگر جانتے ہیں حافظ صاحب نے کہا کہ میرا حال ہر گز مت لکھنا کہ فلانا شخص آتا ہے میں نے ایسا ہی کیا بقدرت خداجب حافظ صاحب سہارنپور سے دہرہ واپس آئے میں نے پوچھا کہ حضرت سے ملے کہا کہ ہاں میں نے پوچھا کہ حضرت نے آپکو پہنچانا کہا کہ جب میں گیا اسوقت بلاتامل فرمادیا کہ حافظ صاحب اچھے ہو میں بہت تعجب کیا کہ بلا معرفت صورت کے میرا نام ونشاں بتلایا ۔

کرامت خادم حسین سید جمال شاہ جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے اُنکی بھائی وبھاوج کا دہرہ اور الہ آباد کا خلوت وجلوت کا سارا حال بیان فرمایا جمال شاہ اُسکے منکر ہوئے کہ حضرت یہ بات تو بلا دید کیسے بیان فرماتے ہو حضرت نے فرمایا کہ دید وعدم دید سے کیا غرض ہے یہ بتلاؤ کہ جو کچھ کہتا ہوں حق ودیجا ہے یا خلاف ہے جمال شاہ نے کہا کہ حضرت حق تو یہی ہے کہ آپ سب کچھ معاملہ سچ فرماتے ہیں

مگر یہ بات بجز میرے دوسرے کو معلوم ہی نہیں ہے۔

کرامت مولابخش رنگساز حضرت کے لئے عرق سونف کہ چہار سال سے بباعث استسقاء کی نوش فرمایا کرتے تھے ہر ماہ میں دوچار بار تیار کرتا تھا بقدرت الٰہی وہ قرضدار ہوگیا ایک روز حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت سے صد روپیہ کا مقروض ہوگیا ہوں اگر سفر کروں تو حضرت کا عرق رہا جاتا ہے حضور دعا فرماویں کہ کوئی صورت میرے لئے نکلے حضرت نے شب کو دعا فرمائی دیکھا کہ ایک انگریز مولابخش کو کہتا ہے کہ یہ کار کر یہ کار کر صدہا مقام تبلادیے حضرت نے مولابخش کو فرمایا کہ ایسا دیکھا ہے اس نے کہا کہ حضرت کون سا انگریز ہے حضرت نے فرمایا کہ ایسی ہیت کا انگریز میرٹھ والا ہے کیا اس نے کہا کہ ہاں اور اسکے قبضہ میں ایک ٹھیکہ ریل کا ہے مگر وہ بڑے روپے والے کو ملسکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ جا اسکے پاس اور طلب کر بفضلہ تعالےٰ اس نے جاکر عرضی دی بدعا مرشد برپا اُس انگریز نے بلا تامل میرٹھ سے انبالہ تک دس ہزار روپیہ کا کار ٹھیکہ کا اُس مولابخش کے سپرد کردیا قرض سے سبکدوش اور مالا مال دولت میں ہوگیا +

کرامت شیخ رحمت حسین مختار راجہ لنڈھورہ کا ایک روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ اُس مقدمہ معلومہ میں کیا ہوا شیخ صاحب نے عرض کی کہ حضرت جو کچھ حضور نے فرمایا تھا اس میں یک سرموی فرق نہیں ہوا وہ ہی وہ ہی واقعہ پیش آئے +

کرامت اہلخانہ میری نے اکثر اوقات قرآن خوانی شروع کی مگر ہر ایک طرح کا ہرج درپیش ہوتا رہا اور قرآن چھوٹتا رہا ایک روز میں نے عرض کی کہ حضرت حضور دعا فرماویں کہ اس بار قرآن شریف شروع کریں اور تمام ہووے حضرت نے فرمایا کہ شروع کراؤ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہوگا جب یکسال شروع کو گذرا حضرت نے خواندگی کا حال دریافت فرمایا جو کچھ تھا میں نے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اچھا ہے اگر ستر پارہ تمام ہوجاویں مجھکو افسوس ہوا کہ ختم کو کیوں نہیں فرمایا بقدرت

آلہی قریب ہے عرصہ میں وہ اشد مریض ہوئے اور پڑھنا چھوٹ گیا اور اس مرض میں دار البقا کو راحل ہوئے ۳ سہ پارہ سے زیادہ نہ ہوئے +

کرامت حافظ یعقوب خاں صاحب کا ایک مقدمہ تھا وہ میٹھر سے اپنے برادر امیر خاں کو طلب کرکے آئے تھے جب وہ تمام دن گذر گیا حافظ صاحب نے حضرت کی خدمت میں جاکر عرض کیا کہ شاید امیر خاں نا آویں اور مقدمہ بگڑ جاوے حضرت نے بعد تامل کے فرمایا کہ وہ تو اسیوقت آئیوالے ہیں بقدرت خدا لم یزل ہم حضرت کی خدمت میں سے مکان پر ہی آئے تھے جو اُسیوقت موجود ہوگئے +

کرامت ایک روز ڈاکٹر تھانہ بھون والا بڑی رعب کا آدمی تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اُسکو بعد نصیحت کثیرہ کے فرمایا کہ آدمی کو لائق ہے کہ جب خود اندر خانہ صفائی کرے اُسوقت دوسرے کو آزمایش کرے اور تا وقت آپ ہی بلائے نفسانی میں پھنسا ہوا ہو تو دوسرے کی کشف و کرامات سے کیا واقف ہو سکتا ہے فرمایا کہ آپ بھی اسکو سمجھے اُس نے عرض کیا کہ حضرت میں تو خوب سمجھہ گیا فرمایا کہ پھر کسطرح امتحان لیگا اس نے عرض کیا کہ میری توبہ ہے میں ایمان لایا اور بالکل اپنی کرنے کا نتیجہ پایا +

کرامت ایکروز سید ابو الحسن دہلوی جو پوتا سید احمد خان نیچری کا ہوتا تھا آدمی ذی ہوش اہل علم تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے بعد نصائح بسیار کے فرمایا کہ تو نماز اسطرح پڑھتا ہے یہ شرائط و ارکان بجا نہیں ہوتے اور میرے امتحان کے لئے آیا ہے یہ مناسب نہیں ہے وغیرہ لطائف اون کے بیان کئے وہ اپنے افعال پر قائل ہوا اور مثل مجنوں کے حضرت کے قدم میں آنا اختیار کرلیا + کرامت ایک عورت ہنود برہمنہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تھا اور عرض کیا کہ حضرت میرے سینہ میں درد ہے اسکی باعث کثرت سے میں گریہ وزاری کیا کرتی ہوں آپ اُسکا کچھ علاج فرمادیں حضرت نے جلسہ عام میں فرمایا کہ اپنے درد کی جگہ پکڑلے اس نے جب پکڑا حضرت نے ایک پھونک ماردی اُسیوقت

وہ عورت مجوسیہ مضطرب ہو کر لوٹنے لگی اور مدہوش وجد میں ہوئے بعد عرصہ کثیر کی حضرت نے اُسکو سنبھالا اور ایک نقش کھلا دیا وہ بخوشی تمام وہاں سے رخصت ہوئی +

کرامت حافظ یعقوب خاں صاحب کا جب مقدمہ رجوع ہوا اُنکو خوف اپنی ضیاعت کا ہوا اُنہوں نے صلح کرنا طرف ثانی مدعا علیہم سے چاہا حضرت نے روکا اور فرمایا کہ تو خوف مت کر انشاء اللہ تعالٰے وہ لوگ سزایاب ہونگے بفضل خدا باوجودیکہ انکے دعوے کا ثبوت باحسن وجہ نہ ہوا اور گواہ بھی مختلف رہے اور کوئی شکل انکی بہبودگی کی نہ نکلے مگر جسوقت مثل واظہار پیش ہوئی بقدرت خدا اسامیان انکے یعنی مدعا علیہم کو سزا جرمانہ و مچلکہ وضمانت وہی مبلغان کے کامل ہوئی اور ایسی صورت نکلی کہ مدعا علیہم کو مرافعہ واپیل کی گنجائش نرہی اور حافظ صاحب فتحیاب ہوئے +

کرامت شیخ حبیب شاہ نے دہلی سے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ حضرت میرا صاحبزادہ مفقود ہوگیا ہے اور مجھکو اُس کا بڑا قلق ہے آپ عند اللہ دعا فرماویں کہ اُس کا کسی جگہ نشان لگ جاوے حضرت نے اُسیوقت فرمایا کہ جاوہ تو تیرے مکان میں مٹھلے ہے وہ اُسی روز یہاں سے روانہ ہوا اور دوسری ریل میں واپس آکر کہنے لگا کہ حضرت بفضل خدا وہ لڑکا میرے مکان کے اندر بیٹھا تھا اور اسیوقت حبیب شاہ سلسلہ رحیمیہ میں داخل ہوا +

کرامت اہلیہ جدیدہ میری کو بقضا آلہی زکام ہوگیا میں نے اپنے مکان پر چاے پکانے کی تاکید کی کہ اسکو شب کو پلا دینگے اور اُسیوقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے خود بخود اہلیہ کا حال دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ حضرت اُسکو زکام ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ چاے مت پلانا بلکہ بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریو +

کرامت عبد المجید خاں سہارنپوری نے کہا کہ میں ایک پیرزادہ مکار کے پاس گیا تھا اور اُس سے اپنے علاقہ کی بنسبت کچھ گفتگو کی تھی اور اسوقت سوائے میرے اور اس مکار کے تیسرا کوئی شخص مکان میں نتھا جب حضرت کی خدمت میں آیا تو حضرت میاں صاحب نے یک یک جبہ اس گفتگو خفیہ کا حال بیان فرما دیا کہ تو نے اس یک

چشم سے ایسی ایسی بات کی ہے ۔
کرامت عبدالرحیم باغونوالے کا بیان کرتا ہے کہ میری اہلیہ کی اولاد نہوتی تھی
میں ایک حکیم کو طلب کر کے اسکا معالجہ کرانا شروع کیا اس نے امراض کا کچھ
نشان نہ دیا جب حضرت کی خدمت میں سہارنپور حاضر ہوا حضرت کی خدمت میں
عرض کیا کہ حضرت کیا باعث ہے جو میری زوجہ کو حمل نہیں رہتا ہے حضرت نے فرمایا
کہ بتلانے کی بات تو نہیں ہے مگر تیری التجا کی جہت سے بیان کرتا ہوں اس کا
یہ سبب ہے کہ مکان بچہ دان یعنی رحم کا منہ تنگ ہوگیا ہے اس سبب سے
آمدورفت نطفہ کی مسدود ہے مگر اب بفضل الٰہی فراخ ہوا جاتا ہے تو اُسوقت
امید ہے کہ تیرے اولاد ہوگی جب اپنے مکان پر آیا اور اُس حکیم حاذق کو یہ قصہ
سنایا اُس حکیم نے بڑے تعجب سے کہا کہ سچ ہے یہی مرض اُسکو لاحق ہے اور
اسیکا علاج میں بھی کرتا ہوں ۔
کرامت مامن باغوں والے کا جب سہارنپور میں آیا وہاں سے چند لوگوں
کا مثل غلام حسین وعبدالرحیم وغیرہ کا ارادہ سہارنپور جانے کا تھا جب وہ حضرت کی خدمت
میں حاضر ہوا حضرت نے خود ہی فرمایا کہ غلام حسین کی تجھسے ملاقات ہوجاوے گی ۔
اُسنے کہا کہ حضرت عبدالرحیم وغیرہ چندک کا ارادہ ہے حضرت نے ہربار فرمایا ۔ کہ
غلام حسین کی بھی ملاقات ہوجاوے گی ۔ اور چند اسرار باطنیہ اسکی کہ جو حضرت کو
بوسیلہ کسی انسان کے معلوم نہیں ہوئی تھی بیان فرمائے وہ حیران ہوا اور مختقر
ہوکر خلعت بعیت سے مشرف ہوا جب وہ حضرت کی خدمت سے مرخص ہوا اتنے میں
غلام حسین بھی باغونوالے سے حاضر ہوا اور عبدالرحیم وغیرہ نہ آئے حضرت نے
ایک آدمی کو بھجوا کر مامن کو بلوایا کہ غلام حسین سے ملاقات کر کے جا پیوہ آیا ۔
اور حضرت کا فرمودہ حق پایا اور متعجبًا باغوں والے واپس گیا ۔
کرامت حاجی غلام حسین جب سہارنپور میں آیا تو ایک گٹھڑی شکر کی لایا ۔
اُس وقت مامن نے کہا کہ حضرت اسکو اندر پہنچا دو حضرت نے فرمایا کہ نہیں یہ تو

مشترک ہے بعد ازاں غلام حسین سے پوچھا کہ یہ بات سچ ہے یا نہیں غلام حسین نے
عرض کیا کہ سچ ہے نصف آپ کی اور نصف مولوی صاحب کی مٹھائی ہے بعد
ازاں اُسکو کھول کر غلام حسین نے حضرت کی گٹھڑی انکو دیدی اور دوسری گٹھڑی
علیحدہ کرلی + کرامت مامن باغونوالے کا جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا
حضرت نے فرمایا کہ تیرے لڑکا پیدا ہوگا انشاءاللہ تعالٰے ۔ مامن نے تعجب کیا
کہ مجھکو تو اس حال سے خبر بھی نہیں ہے جب اپنے مکان پر آیا اپنی زوجہ سے حال
دریافت کیا اُس نے بیان کیا کہ واقعی اتنے ماہ سے صورت حمل موجود ہے ۔
کرامت مامن کو حضرت نے فرمایا کہ کریم بخش کھوڑے والا شیطان
ہوگیا ہے اُسکو میری جانب سے کچھ مت کہنا اسکو تردد ہوا کہ میرا تو کھوڑے کا
ارادہ ہی نہیں ہے مجھکو یہ کیسے فرماتے ہیں جب وہ اپنے گھر آیا اقرباء اُسکے زبردستی
سے کھوڑے روانہ کیا تب اس نے یاد کیا کہ حضرت کے روکنے کی یہی وجہ تھی +
کرامت کلو باغونوالے کا جو بڑا امیر و کبیر صاحب ثروت ہے بیاج خوار تھا کہ یکسال
میں ہزار بارہ سو روپیہ صرف سود و نفع کے لیتا تھا اکثر علماء نے نصیحت کی کسیکا اثر
نہ ہوا اور نماز بھی نہیں پڑھتا تھا اتفاقیہ وہ سہارنپور گیا کوئی شخص اُسکو حضرت میاں
صاحب کی خدمت میں لے گیا جب حضرت کو اسکا حال معلوم ہوا نصیحت فرمائی اُسکا
دل موم ہوگیا ۔ اور بہت نادم ہوا سود وغیرہ سے توبۃ النصوحا کی اور نماز شروع
کی بلکہ طریقہ رحیمیہ میں داخل ہوگیا اور بعد میں توبہ پر قایم رہا اور حج کیا اہل موضع کو تعجب
کمال ہوا + کرامت موضع دبھیڑہ والے کسی علماء کی خدمت نہیں کیا کرتے تھے ۔
حضرت نے مولوی نور محمد صاحب کو دبھیڑہ روانہ کیا اور فرمایا کہ تجھکو مبلغ چہار روپے
کی انشاءاللہ تعالٰے خدمت کرینگے اس بات کا سب کو تعجب تھا بقدرت الٰہی مولوی
صاحب وہاں تشریف لے گئے اور وعظ و نصیحت کی وقت مراجعت کی بلا سعی و
کوشش کی ان لوگوں نے مولوی صاحب کی چہار روپیہ خدمت کردی +
کرامت مولوی نور محمد لودھیانوی کی زوجہ کو ایک مرض قدیمی تھا اُس کا کثرت

سے معالجہ کیا صحت نہ ہوئی آخرالامر حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا
کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہتر ہوگا بفضلہ تعالیٰ اسی روز سے صحت ہوگئی +
کرامت میں باغوں والے سے اپنی آمد کا خط نہیں لکھا تھا اور نہ ارادہ قریب
آنے کا تھا مگر حضرت نے سہارنپور میں تشہیر کر دیا کہ آج مولوی صاحب آجاوینگے
بقدرت الٰہی اسی روز ایسا اتفاق ہوا کہ براہ ریل میں سہارنپور آگیا +
کرامت ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ شب کو بباعث ایک قصہ مخفیہ کی مجھکو
کثرت سے شب گذر گئی اور وقت میعاد پر تہجد کو نہ اُٹھا بلکہ کچھ دیر ہوگئی حضرت کی خدمت
میں جو حسب عادت حاضر ہوا حضرت نے اسقدر سرزنش فرمائی کہ جو جو بات شب
کو وقوع میں آئی تھی بلکہ علی الصباح بھی ہر ہر یک یک حبہ بیان فرماوے مجھکو بڑی
ندامت آئی اگلی شب میں ایسا حال نہ کیا اور پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس
قدر کی خوش ہوئی اور ہنسے کہ ہر ایک کدورات شب گذشتہ کی دور ہوگئی +
کرامت میں اور مولوی نور محمد صاحب اور قاری عبدالکریم وغیرہ مخصوصان
دربار عالی شان میں حاشیہ نشین تھے حضرت نے ہر ایک کا جدا جدا نام بنام شب
کا حال بیان فرما دیا اور سستی وغیرہ کا سب حال بیان کر دیا سب کو ندامت آئی
اور آیندہ کو متنبہ ہوئے + کرامت حافظ احمد اللہ سردھنے سے تشریف
لائے اور بیان کیا کہ وہ پٹواری کہ جو تیس سال سے بوڈھانہ میں قابض تھا اور ظلم
کا ہاتھ تمام اہل قصبہ پر دراز کر رہا تھا اور تحصیلدار بھی اس کا مطیع تھا اسکی تبدیلی
کے لئے حضرت کو خط لکھا تھا جو اب سے پہلے تحصیلدار وغیرہ نے سب نے بدلی
کا انکار کر دیا تھا بقدرت الٰہی ایک روز حضرت کا دس بجے خط آگیا کہ اسکی بدلی ہو چکی
ہے پس اسی روز دو بجے بسامان غیبی اسکی تبدیلی کا حکم لکھا گیا اور لوگوں کو نہایت ہی تعجب
ہوا + کرامت حافظ احمد اللہ جب حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے بعد
نصائح کثیرہ کے فرمایا کہ اس مرتبہ اگر تمنے میرا خلاف کیا تو اور تو کچھ نہیں مگر تمہاری درد
سر ہو جاوے گا اُنہوں نے توبہ کی اور عرض کیا کہ حضرت میں تو اس بار صرف اس

درد کے ہی وفیہ کے لئے دعا کرانے آیا تھا مگر بدقسمتی سے میں بھول گیا للہ میرے
حق میں دعا فرماویں کہ یہ درد سر مجھکو نا ستاوے +

کرامت حافظ احمداللہ بیٹھے تھے جو عزیزی محکم الدین حاضر ہوا دور سے
ہی حضرت نے فرمایا کہ آج تو بتاشے آئے ہیں بقدرت الٰہی جب وہ پاس
آیا تو حضرت کے پیش بتاشے کردیئے +

کرامت میانجی محکم الدین کو حضرت نے فرمایا کہ فلانے روز تو غافل پڑا ہوا تھا
کسی نے آواز دیکر تہجد کو اُٹھایا تھا اُس نے عرض کیا کہ حضرت آپ ہی کی آواز
تھی + **کرامت** ایک روز میانجی محکم الدین کو فرمایا کہ کسی شب میں عالم رویاے
میں تو نے مجھکو دیکھا عرض کیا کہ ہاں فرمایا کہ پیار بھی کیا تھا عرض کیا کہ ہاں فرمایا
کہ معانقہ بھی کیا تھا عرض کیا کہ ہاں الغرض جو جو + + + + + + + + +
حضرت بیان کرتے رہے وہ تسلیم کرتا رہا آخر کلام محکم الدین نے عرض کیا کہ حضرت
اسبات کو بہت عرصہ گذر گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خیر جو کچھ ہوا تھا میں نے بیان
کر دیا ہے + **کرامت** ایک روز حضرت کی خوش دامن صاحبہ اپنی لخت جگر اور اُنکی
لخت جگر یعنی حضرت کی صاحبزادی اور اُنکی والدہ کو لینے آئی حضرت نے انکار فرمایا
جب اُنھوں نے مسلم نہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ کبھی خدانخواستہ دونو بیمار ہو کر
وہاں سے نہ آویں الغرض جب سواری لے گئے بقدرت خدا حضرت کی صاحب
خانہ کو اسی روز تنفس وضیق اُٹھے اور بیتاب ہوگئی پھر دوسرے روز حضرت کی
صاحبزادی کو بشدت لرزہ و بخار آگیا اور حضرت کی کرامت ظاہر ہوگئی +

کرامت ایکروز میں موضع بوڈہ کھیڑہ جاتا تھا حضرت میاں صاحب نے تاکید
فرمائی کہ جلد واپس آنا خدانخواستہ اگر موان یعنی زوجہ آپ کی بیمار ہوجاوے گی تو مجھے
اسکا معالجہ مشکل ہے بقدرت خدا ایک ہفتہ سے کم میں میں واپس آیا تو اپنی اہلیہ
کو مریض پایا + **کرامت** ایک روز حضرت اُس باغ مقدس اپنے میں کہ جاہ
و مسجد تیار کی ہے براہ شکرم سوار ہو کر تشریف لے گئے تو مالی نے بطور تحفہ

کے دس بارہ ثمر استا بری حضرت کے پیش کیئے چونکہ کوچبان عبد العزیز خاں حضرت کے قریب تھا حضرت نے تامل کرکے ایک ثمر عزیز خاں کو دیکر فرمایا کہ لے یہی لے اسی کو تیرا دل چاہتا تھا اُس نے عرض کیا کہ حضرت جب سے مالی نے اسکو توڑا تھا میری نیت میں یہی پھل تھا حضرت نے فرمایا کہ اسی لئے تجھکو دیدیا ہے +

کرامت ایکروز محمد علیخاں جلال آبادی کسی شخص اجنبی کو حضرت کی خدمت میں لایا جسوقت وہ آیا اُسیوقت حضرت نے اُسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج تو دوپہر سے اسوقت تک بہت ہی پیچ پتنگ بڑی بلکہ توکل لڑے گاہ میرا عقیدہ جمتا تھا اور گاہ اُکھڑتا تھا اور فلانی فلانی بات یہ کہی تھی اب تو دل میں اُن باتوں کی تصدیق ہوئی اُس نے اقرار کیا اور محمد علی خاں نے حضرت کے قدم پکڑ لئے کہ حضرت یہ تو شمہ شمہ حضور نے بیان فرمادیا ہے +

کرامت رحمت علی ٹپداری رائے پور والا ایک روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت میں ایک مقدمہ میں کہ سراسر میرا قصور ہے اور ثابت ہے مبتلا ہوں اور میری معزولی کا خوف ہے حضرت نے فرمایا کہ خداوند کریم اپنا فضل فرماوے گا بقدرت لایزال جب وہ عدالت میں گیا کلکٹر نے دیکھتی ہی اُسکو حکم دیا کہ خیر اب تو ہمنے تیرا قصور معاف کردیا ہے آیندہ ایسا مت کرنا +

کرامت میں موضع دبھیڑہ تھا حضرت نے حکم دیکر بھیجا کہ بروز سہ شنبہ ضرور آجا ورنہ اچھا نہیں ہے بحکم حضرت کے میں تو اُسیروز حاضر ہوگیا بقدرت حاکم حقیقی بروز چہارشنبہ ایسی بارش ہوئی شروع ہوئی کہ کئی روز تک مطلع صاف نہوا یہ اسرار طلب کا معلوم ہوا + کرامت ایک روز حافظ رحمن بخش تھانوی حضرت کی خدمت عالی میں حاضر ہوا حضرت نے اُسکو فرمایا کہ تیرا پاجامہ نیچا ہے اور تیری ریش تراشیدہ ہے تو نے اُن لوگوں کی صحبت سے یہ کار کیا ہے وہ لوگ سب کے سب ایسا ہی کرتے ہیں تجھکو یہ بات لایق نہیں ہے اس نے ندامت زدہ ہوکر عرض کیا کہ حق تو یہی ہے کہ میں نے یہ فعل اپنے مصاحبوں نوعمروں کی مشابہت کے لئے کیا ہے +

کرامت ایک روز اپنی اہلیہ کے ساتھ میں نے اسقدر ملاعبت کی کہ غفلت اشغال میں آگئی بعدہ اسقدر پشیمان اور منفعل ہوکر توبہ کی کہ درستی احوال میں آئی جب حضرت کی خدمت میں گیا حضرت نے بعد نصائح بسیار کے فرمایا کہ اللہ کے بندہ وہ ہی ہوتے ہیں کہ گناہ کرکے ایسے خوف زدہ ہوجاویں گویا راہ زن اور دشمن پیچھے آتا ہے اور اُس سے جلدی ہی سے توبہ کرلی پس میں نے سمجھا کہ یہ حضرت کی میری نسبت تنبیہ ہے اسیوقت اسقدر وجد ہوگیا کہ پانچ چھ آدمی سے نہ سنبھلا +

کرامت ایک روز طالب علم مدرسہ عربی کے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوے حضرت نے اُن کا اسرار بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ سچ کہو جو کچھ کہ ارادہ اور تدبیر کرکے یہاں آئے تھے وہ سب پست ہوگئے اُنھوں نے عرض کیا کہ حق ہے یہی بات تھی ۔ ایسے ہی اکثر طلبہ حضرت کے امتحان کشف کے لیے آتے تھے اور حضرت ہر ایک نکات و اسرار ظاہری و باطنی سے اُسکو خبردار کردیتے تھے اور مقر ہوکر جاتے تھے + کرامت ایک روز شیخ غلام رسول صاحب جب حضرت کی مجلس سے اُٹھے حضرت نے فرمایا کہ میرے چاند لا تیرے سے ہی سب سے پہلے مصافحہ کروں تیرے ہاتھ میں بڑی دیر سے کچھ اوچھلتا ہے اور دینے کا قابو نہیں پڑتا وہ شرمندہ ہوکر عرض کرنے لگا کہ حضرت حق ہے اور ہاتھ سے نقدی نکال کر پیش کردی + کرامت ایک روز مسمّٰے کنہیا ہنود موضع سورا می کا اسپ پر سوار ہوکر حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ حضرت چہار ماہ سے میرے سر میں درد ہے یونانیوں اور ڈاکٹروں کا کثرت سے معالجہ کیا صحت نہیں ہوتی اور شب و روز میں نیند نہیں آتی حضرت نے ست طمانچہ اُسکے سر پر مارے وہ تندرست ہوکر اپنی دیہ میں گیا اور شہرہ اسباب کا ہوا +

کرامت جب حال کنہیا کا معلوم ہوا تو مسمّے رام جس سورا سے والہ حضرت کی خدمت میں ڈولی میں سوار ہوکر آیا اور عرض کیا کہ حضرت اس شخص کا درد سر تو اچھا ہوگیا مگر میرے سر میں آٹھ سال سے اسقدر درد ہے کہ شب و روز میں خواب و خور

سے لاچار ہوگیا ہزار نا تدابیر کی مگر صحت نہوئی حضرت نے اسکے سر پر ہاتھ رکھدیا بفضل خدا اُسیوقت وہ تندرست ہوگیا اور پاپیادہ اپنے موضع میں چلا گیا ۔

کرامت جب حال صحت ان دونوں کا اہل موضع نے سنا تو ایک چمار اُسی دیہ کا اپنے ایک لڑکے کو کہ وجع مفاصل میں مبتلا تھا کمر پر ڈال کر لایا اور بہت سی حضرت سے التجا کی حضرت نے قدرے مٹی لیکر اسکے مفاصل پر ملدی بقدرت و فضل آلہی اُسکا درد بالکل جاتا رہا اور اپنے پیروں اُسیوقت چلا گیا ۔

کرامت ایک شب میرے گوش میں اسقدر درد ہوا کہ بالکل حالت نزع کی ہوگئی ہرچند علاج کیا صحت نہ ہوئی آخر الامر بارہ بجے شب کے حضرت کی خدمت میں التماس کرائی حضرت نے دعا کی اُسیوقت درد بند ہوگیا اور نیند شیریں آگئی ۔

کرامت ایک روز دو طالب علم مدرسہ عربی کے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے بیٹھتے ہی مذمت لامذہبان و مدحت حضرت امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی شروع کی بعد تمام کلام کے فرمایا کہ یہی بات دل میں لیکر آئے تھے اُنہوں نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضرت حق ہے ہم قائل ہوئے ۔

کرامت ایک روز مولوی نور محمد صاحب نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت پہلے تو اکثر خطوط میں احوال خوابہا عجائب و غرائب آتے تھے کہ جنکی تعبیر سے ہمکو بھی نفع ہوتا تھا اب روزمرہ دس پانچ خط آتے ہیں اور خواب ایک میں بھی نہیں آتے حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ اب آنیوالا ہے سو بفضل خدا اگلے ہی روز بروز پنجشنبہ غرہ محرم الحرام ۱۲۹۹ھ ہجری کو مصطفےٰ آباد سے ایک خط آگیا اسکے اندر ۳ خواب حافظ غلام مولی صاحب کے عجوبہ آئے حضرت نے فرمایا کہ مولوی نور محمد یہ آپ کا وعدہ پورا ہوگیا وہ شرمندہ سے ہوگئے ۔

کرامت عبد الرزاق سہارنپوری نے کہا کہ ایک شب ایک ملا مسجد ہماری نے حضرت میاں صاحب کی بہت سی غیبت کی اور بُرا کہا میرے دل میں جوش اٹھا علے الصباح حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ارادہ اسکی شکایت کا کیا اتنے میں حضرت

نے خود فرمایا کہ عبدالرزاق زمانہ سابقہ سے کثرت سے مذمت اللہ اور مذمت رسول
کی کئے گئے اگر میری ہی نسبت کسی نے کچھ زبان سے نکالا تو کیا شکایت ہے تم صبر
اور ضبط کرو غصہ مت کرو میں نے عرض کیا کہ حضرت میں تو یہی عرض کرنے آیا تھا۔

کرامت عبدالرزاق مدت سے کالسی میں متعلق تھے اور اُنکو وہاں سے
بہت سی تکلیف تھی اور تبادلہ کسی جگہ نہیں ہوتا تھا ایک روز حضرت کی خدمت میں
عرض کی کہ حضرت مجھکو کالسی میں بہت ہی تکلیف ہے میرے لئے دعا کریں کہ
خداوند کریم اپنے فضل سے اس تکلیف سے نجات دے حضرت نے دعا فرمائی پس
اُسی ایام میں وہ دہرہ دون میں تبدیل ہو کر آ گئے اور بہت آرام اور راحت سے رہے۔

کرامت فضل حسین قانون گوی کالسی ایک روز حضرت کی خدمت میں حاضر
ہوئے حضرت نے بیٹھتے ہی فرمایا کہ فضل حسین تحصیلدار کیطرف سے بہت سی مورچہ
بندی ہو رہی تھی انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں تو یہی شکایت لیکر حضور کی خدمت
میں حاضر ہوا تھا مدد فرمایئے۔

کرامت منشی عالم خاں بماہ ذی الحجہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
شکایت حوادثات زمانے سے کی حضرت نے فرمایا کہ دو ماہ کے بعد میں تیرے واسطے
بہتر اسے اور خوشی ہووے گی جب ماہ صفر ۱۲۹۹ھ میں میں دہرہ میں آیا منشی عالم خاں
نے بوسیلہ میرے التماس کے کہ حضرت کا وقت موعودہ موجود ہے میرا خیال چاہیئے
بقدرت الٰہی چکروتہ کا سررشتہ دار اُن دلوں معطل ہو گیا اور دفعۃً وہ معزول ہو گیا اور
عالم خاں کی نسبت بلا سفارش وغیرہ کی باوجود اسکے کہ نمبر مد نہ تھا کیونکہ یہ بیس روپے
کے نوکر محافظ دفتر تھے اور ایک شخص بیس کا نائب سررشتہ دار اور ایک شخص چالیس
کا بیشکار وغیرہ درجات والے مستحق ترقی کے تھے سب سے گذر کر حکم وہانکی تعیناتی کا
لکھا گیا چنانچہ عالم خاں پچاس روپے کے سررشتہ داری پر اسیوقت چکروتے چلے
گئے۔ کرامت ایک روز اس درجہ کا ابر اور بارش تھی گویا کہ جھڑی لگ رہی تھی ہرگز صفائے
مطلع کی امید نہ تھی حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ کاشکے صبح کو صاف ہوتا تو حلقہ مقبل

میں کرتے حضرت نے فرمایا کہ کل کو تو حلقہ کرو گے مکرر سہ کرر فرمایا بقدرت لایزال وقت عشاء کے صاف سحاب ہوا اور صبح کو حلقہ کیا ٭

کرامت مولوی علاؤالدین اُستاد نواب صاحب والی بھوپال بھوپال سے حضرت کی خدمت میں تشریف لائے شب کو جو حافظ کریم الدین غیر مقلد کے پاس ٹھیرے تھے اور انہوں نے حضرت کی مذمت کی تھی علی الصباح جب مولوی صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا کہ اس وقت فاسق نے آپ کو کیا کیا سنایا مولوی صاحب تعجب کیا کر فرمانے لگے کہ حضرت بہت کچھ کہا لیکن میں نے بھی خوب ہی جواب دیے حضرت نے فرمایا کہ سب لامذہبوں و بدعتیوں کی عادت ہے کہ ہم پر طعن و تشنیع کرتے ہیں کچھ خوف نہیں ٭

کرامت بماہ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ ہجری کو جو حضرت نے مولوی اکرم الدین سوا اراے کو خلعت خلافت سے مشرف فرمایا وہ اپنے وطن مالوفہ کو تشریف بر ہوتے تھے انکو ایک مسئلہ پر میری مہر کرنا منظور رہتا سو مولوی صاحب مجھ سے مہر لے گئے بعدہ واپس کے جب علی الصباح حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ دیکھئے اپنی مہر کسیکو مت دیجیے کہ اس میں بڑا فتنہ ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت آجتک میں نے کسیکو اپنی مہر نہیں دی ہے مگر فردا روز مولوی اکرم الدین کو دی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ قصور تو تیرا معاف کیا مگر آیندہ کو ہرگز ایسا مت کرنا ٭ کرامت ایک روز رام سہائے بابو ریل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ آج کیا تھا جو مدت میں ہمارے پاس آیا کچھ غرض ہے اُس نے عرض کیا کہ حضرت آپکو روشن ہے اُسیوقت حضرت نے تمام قصہ مقدمہ اُسکے کا سنا دیا اُس نے تسلیم کیا اور قایل ہوا ٭

کرامت ایک روز حضرت کی خدمت میں منیر خاں سہارنپوری حاضر ہوا حضرت نے اُس سے دریافت کیا کہ عمر خاں معطل کا کیا حال ہے اس نے عرض کیا کہ آج تو میری اور اُسکی ملاقات نہیں ہوئی ہے حضرت نے اول سے آخر تک انگریز اور جو اُسکے مقدمہ میں مشمول تھے متفرزانہ سب کا حال بیان فرمایا اُسنے عرض کیا کہ واقعی یہی حال ہے ٭

کرامت مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب وہاں سے رخصت ہوئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ حضرت نے آپ کو پہچان لیا

فرمایا کہ میں تو علی الصباح حاضر ہو چکا ہوں مجھکو کیا حضرت نے تمام اسرار قلبیہ میرے پہچان لئے اور بیان فرمادیے ✦

کرامت اہلیہ میری سعیدہ خاتون برادرزادی حقیقی متبنیہ حضرت کی حضرت کی خدمت میں ایک ہفتہ کے لئے حاضر ہوئی تھی جس روز حضرت نے یہاں آنے کی اجازت فرمائی تو میں اپنے مکان میں چاول شیریں پکار رہا تھا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہونیکا اتفاق نہیں ہوا تھا تو حضرت نے اسیوقت اُنکو فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب نے تمہارے لئے چاول شیریں تیار کئے ہیں خوب نوش کرو حسب اتفاق اُسیوقت جو سواری میرے مکان میں آئی مجھکو اُسی کے پخت و پز میں دیکھا اور کہا کہ حضرت باباجیو صاحب نے تو مجھکو اس کی بشارت پہلے ہی سنادی ہے ✦

کرامت ایک روز منشی امداد حسین صاحب تحصیلدار دہرہ سے تشریف لائے تو حضرت نے نسبت ان کی جو کچھ معاملات تحصیلداری کے اور حارج راہ کے مخالفین کے مثل زنہار اُنکو پیش آئے تھے بیان کر دیے انہوں نے سن کر عرض کیا کہ حضرت بعینہٖ یہی قصہ گذرے ہیں ✦ کرامت ایک روز مولوی فیض محمد صاحب مصطفےٰ آبادی حضرت کی خدمت میں حاضر تھے حضرت نے اُنکو فرمایا کہ اول سورہ یوسف کی کچھ تفسیر بیان کرو انہوں نے دانستہ حضرت کے علم کے امتحان کے لئے کچھ ترجمہ غلط کرنا شروع کیا حضرت نے اُسیوقت فرمایا کہ من قال للقران برایہٖ فلیتبوأ مقعدہ من النار اُسیوقت مولوی صاحب نادم ہوئے اور تفسیر صحیح بیان کی ✦

کرامت مولوی کریم بخش و میانجی عبدالکریم بوڑیہ سے حضرت کی خدمت میں چلے اور ارادہ بیعت کا تھا سو میانجی صاحب نے کہا کہ اول گنگوہ چلو بعد میں اگر وہاں سے بیعت ہونا مناسب نہ جانا تو سہارنپور چلکر بیعت ہوجاویں گے۔ اور مولوی صاحب نے اس بات تو نہ مانا الغرض بعد کشاکشی کے یہ دو نو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب دروازہ پر آواز دی تو حضرت نے فرمایا کہ عبدالکریم کو اول گنگوہ لیجاؤ بعد میں یہاں سے دیکھا جاویگا۔ پس وہ دونو پشیمان ہوئے اور اُسیوقت سلسلہ رحیمیہ میں داخل ہوئے ✦

کرامت ایک روز میاںجی اللہ دیا بوڑہیہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ غیر مقلد تھے اور وساوس اُنکو زیادہ ستاتے تھے اہل جلسہ کو حضرت کے کلام سے وجد و جوش ہوا اور وہ خالی رہے جب اُٹھکر چلے تو میاںجی کے دل میں افسوس آیا کہ میں تو خالی ہی چلا اُسیوقت حضرت نے اُنکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تیرا مدعا حاصل نہیں ہوا پس وہ کھڑا ہی بیہوش ہو کر گر پڑا اور خوب ہی غلطید گی شروع کی بعد عرصہ کثیرہ کے حضرت نے اُنکو سنبھالا پس تایب ہوئے

کرامت شروع رجب ۱۲۹۹ھ ہجری میں بھائی صاحب مولوی گلباز خاں نے موضع دبہیڑہ میں چلہ کیا اُسکے اندر جو جو مکاشفات پردہ غیب سے ظہور میں آئے وہ اکثر یہ تحریر کیئے منجملہ اُسکے یہ مجھکو لکھنا جو بلفظ لکھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک حال یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص حاکم ہے اُسکے سامنے دو شخص آئے ایک شخص تو نہایت معزز بارگاہ عالی حاکم میں سفارش کرتا ہے کہ حضرت میاں صاحب کو چودہ صدی کا مجدد کردو دوسرا شخص سفارش کرتا ہے کہ مولانا نذیر حسین صاحب لایق تجدید ہیں کیونکہ شاگردان اُنکے گرد نواح بلکہ ہند وغیرہ میں بہت ہو گئے عمل حدیث جاری ہو گیا دونو اشخاص اپنے اپنے صاحبان کے حال عرض کر رہے ہیں آخر کو حاکم صاحب نے یہ بات کہی کہ بے شک مولانا صاحب لایق تجدید ہیں مگر شرط یہ ہے کہ جسقدر سلف میں مجدد گذرے سب اہل طریقت سے ہیں اور حضرت مولانا صاحب صوفیہ کے طریقہ سے نہیں ہیں اور حضرت میاں صاحب سرفائے طریقت سے ہیں بعد دیر کے اُس حاکم نے اپنے محرر سے حکم فرمایا کہ میاں صاحب سلمہ کا نام دفتر میں درجہ امیدواری میں لکھو شروع صدی چہاردہم میں مشہور و مقرر و مستقل ہو جائیں گے اور اس اثناء میں گفتگو میں یہ بات معلوم ہوئی کہ تمام دنیا کی مخلوق سے بدبو آتی ہے مگر حضرت میاں صاحب کے مریدوں سے عطر کی خوشبو آتی ہے اور غیر مقلد نہایت خوش شیرینی مثل قلاقند برفی وغیرہ کے ہیں اور بہت خوشبودار اور لذیذ ہیں مگر از دست چمار حلوائی کے ہاتھ سے بنی ہیں بعد تحریر حکم کے معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب مثل بادشاہ جلیل القدر کے ہیں اور آپ کے سر پر ایک تاج شاہی بقدر ایک ہاتھ کے بلند رکھا ہوا ہے اور آپ کے پانچ وزیر ہیں ایک تو جناب مولانا و استادنا بھائی صاحب محمد امیر باز خان

چوری ہاتھ میں لیے دائیں جانب کھڑی ہیں اور چار وزیر چار گروہ کو ہدایت فرماتے ہیں
اور خدمت حضرت کی میں پکڑ پکڑ لاتے ہیں ایک تو بدعتی کو ایک رافضی ہنود وغیرہ کفار
کو ایک غیر مقلد کو ایک عوام خلق کو انتہے حضرت مرشدنا معظم میاں صاحب کی تجدید کا
حال مولوی ابوالحسن و مولوی نوازش علی وغیرہ کو سابق میں معلوم ہو چکا ہے چنانچہ اپنی
تالیفات میں درج کر چکا ہوں اور عرصہ بارہ سال کا گذرا کہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ خدا چاہے
اپنے بھی چار وزیر چار سمت کے لئے ہوویںگے یہ اسکا ظہور ہے +

کرامت عرصہ دو سال کا ہوا کہ حافظ عبدالخالق نے آکر عرض کیا کہ حضرت میری
اہلخانہ کو ایک مرض لاحل ہے اسکے معالجہ بہت سے کئی مگر صحت نہیں ہوئی اسکی وجہ
سے اولاد سے محروم ہوں حضرت نے فرمایا کہ علاج مت کر خدا چاہے تیرے اولاد
ہوجاویگی پس بفضلہ رب العباد ۱۲۹۹ھ ہجری میں اُسکے اہلخانہ کو حمل رہگیا اور چھ ماہ کا ہوا
اب امید ہے کہ بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ سو اللہ کے فضل سے اُسکے لڑکا پیدا ہوا اور
اُسنے پرورش پائی جوان ہوا الحمد للہ

کرامت ایک روز مولوی نور محمد صاحب لدھیانوی حضرت کی خدمت شریف
میں حاضر تھے تو حضرت نے چند باتیں فرمائی تو مولوی نور محمد صاحب کے دل میں کچھ
وساوس آئی اُسیوقت حضرت نے قدم مبارک کا اشارہ مولوی صاحب کی طرف کرکے
فرمایا کہ تو سمجھا نہیں ہے اور جوابات دینے شروع کئے یہاں تک کہ مولوی صاحب کے
دل سے وہ شکوک رفع ہو گئے +

کرامت مولوی امام الدین صاحب مدرس بوڑیہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
اُن کا ارادہ اگلے روز روانہ ہونے کا تھا حضرت نے فرمایا کہ آج ہی چلی جاؤ ورنہ فردا روز
وقت اٹھاؤگے وہ اسیوقت تشریف بر ہوئے جب اگلا روز ہوا تو اسی روز سے سہ روز
تک اسقدر بارش ہوئی کہ آدمی کا گھر سے نکلنا مشکل ہوا +

کرامت مولوی نور محمد صاحب عین دوپہر کے وقت کسی مریض کے لئے
عمل سلب امراض کیا کرتے تھے اور حضرت مخدوم سے اجازت نہیں لی تھی پانچ چار

روز کی بعد حضرت نے فرمایا کہ مولوی نور محمد بیمار کا تصور کرکے اُس کے مرض کو دریافت کرتے ہیں کیا وہ بیمار اپنا مرض بتلا سکتا ہے ؛

کرامت ایک روز حافظ عبدالخالق و رحیم بخش بساطی اپنی جیب میں لیموں چھپائے ہوئے بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ لیموں مجھکو ایسے ایسے نافع ہیں اور مجھکو ضرورت اسکی ہی دونو نے نکال نکال پیش کردیے ؛

کرامت حضرت مرشدنا مدظلہ نے غالبًا بماہ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ میں فرمایا کہ اب بعد دو ماہ کے یہاں سے ایسے فتنے اُٹھینگے کہ علمار جواز کی قایل ہونگے اور جہلا ناجائز کہیں گے بقدرت الٰہی بماہ رجب سنہ مسطورہ میں ایک بڑے عالم فاضل اجل مشہور کی دختر نے اپنی بہنوئی سے کہ وہ بھی مولوی تھا زنا کیا اور حمل رہگیا جب چند ماہ کا حمل ظاہر ہوگیا تو اس حاملہ بزنا سے ایک عالم فاضل سندے مدرس اعلی مدرسہ اسلامیہ نے نکاح کرلیا۔ اور نیز ایک عورت سہارن پوری کو اُس کے خاوند نے طلاق دیدی تھی اُس عورت نے عدت کے اندر ایک مرد دیگر سے نکاح کرلیا جب میں نے اُس کو جدا کرایا تو دوسری زوج کی عدت میں نکاح کرنا چاہا ایک مولوی سہارنپوری نے اس کو فتوا دیدیا کہ تین روز بعد طلاق کے نکاح کرلینا جائز ہے اُس نے اُسی وقت نکاح ثالثہ عدت میں کرلیا اور نیز ماہ شعبان اسی سال میں ایک طالب علم نے کہ مولوی تھا ایک عورت زوج والی سے نکاح کرلیا اور مقدمہ ہوا پھر اس عورت کو نہیں چھوڑا اور سہارنپور میں بخوشی تمام رہتا رہا اور نیز ایک موضع ضلع سہارنپور میں ایک شخص مرگیا جب اُسکی عورت بیوہ ہوگئی تو اُس کی داماد نے اُس عورت بیوہ یعنی اپنی خوشدامن سے نکاح کرلیا تو اُس عورت کی لڑکی یعنی زوجہ داماد مذکور کے نکل بھاگے ایک مولوی ضلع انبالوی نے اُس لڑکی زوج والے کا ایک طالب علم سے نکاح پڑھدیا یہ واقعہ ماہ شوال اسی سال میں واقع ہوا ایسے ہی چند قصہ دیگر ہوئی کہ ان کی تحریر سے حیا آتی ہے ؛

کرامت دہرہ دون میں سرشتہ دار فوجداری کا معطل ہوگیا تو عالم خاں

سررشتہ دار جگروتی نے حضرت کو لکھا کہ میرے دعا فرمادیں کہ میں دہرہ میں بجائے سررشتہ دار معطل کے مقرر ہو جاؤں حضرت نے لکھ بھیجا کہ وہ چند روز میں بحال ہونیوالا ہے بقدرت الٰہی اسی ہفتہ میں سررشتہ دار کلکٹری کا خط آگیا کہ سررشتہ دار فوجداری کی خطا معاف ہوگئی اور وہ بحال ہوگیا +

کرامت ایک روز بامداد میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ آج میرٹھ چلا جاؤں حضرت نے فرمایا کہ شاید آج بارش برسے بقدرت الٰہی اُسی روز دوپہر کو اسقدر بارش برسی کہ ایک ہفتہ کی جھڑی میں بھی ایسی نہیں برستی +

کرامت سلار الدین عماد پور والے کی دو صد روپے کی گھوڑی مفقود ہوگئی تو وہ حضرت مخدومنا مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری اسپ مادیہ کا کہیں پتہ لگے حضرت نے بعد مراقبہ کے فرمایا کہ جا ندیرے جاؤ صبر کرکے بیٹھو پانسو چار سو کوس تک اُس کا نشان نہیں ملتا ہے پس سلار الدین نے ہر ہر جگہ ڈھونڈلی ہرگز نشان نہ ملا +

کرامت باہ شوال ۹۹ھ ہجری کو حکیم عماد الدین سہارنپوری مریض ہوئے جب حضرت کو اسکی خبر پہنچی حضرت نے فرمایا کہ اس مرض میں حکیم صاحب راہی عالم جاودانی ہونگے پس حکیم صاحب کی صدہا معالجہ ہوئے مگر بعد دو تین ہفتہ کے حکیم صاحب نے شربت ممات کا نوش فرمایا +

کرامت حضرت مخدومنا میاں صاحب کی جب مسجد تیار ہوئی اور احاطہ کا بنا تو کچھ زمین سڑک سرکاری سے اس میں آگئی تو لوگوں نے نالشات کثرت سے سرکار میں کی پس تحصیلدار مدرسہ کا رسنے پٹواری و قانون گو وسب اوورسیر و بابو وغیرہ کو واسطے پیمائش کے بھیجا بفضل خدا ہر یک نے دو دو چار چار بار پیمائش کی لایزال ہر ایک بار میں یک یک دو دو فٹ سڑک سے کمی آتی رہی آخرالامر لاچار ہوکر واپس جاتے رہے اور نالش گروں کو ملامت کیا +

کرامت مجھکو ایکبار مرض بواسیر ہوگیا تو میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے افسوس فرمایا بفضل خدا اُسی ہفتہ میں آرام ہوگیا +

کرامت ایکبار میری چشموں میں کچھ گرد وغبار سا آگیا میں نے حضرت سے اسکی شکایت کی حضرت نے افسوس فرمایا بقدرت الٰہی اگلے روز صحت ہوگئی ۔

کرامت شروع محرم ۱۳۰۰ھ ہجری میں ایک روز حضرت لوگوں کو فرمانے لگے کہ دوپٹہ منقش ریشم کہاں سے بنتے ہیں کسی نے عرض کیا کہ ڈھاکہ میں پس فرمایا کہ کسی کی معرفت وہاں سے آسکتے ہیں میرا دل اُسکے لیے بہت چاہتا ہے ہر کسی نے اجابت بیان کی حضرت چپ ہورہے بقدرت کریم کارساز اگلے روز ایک شخص کا جو محض اجنبی تھا ڈھاکہ سے خط آگیا اس میں درج تھا کہ حضرت میں نے حضور کا حال سنا ہے میرے لیے بھی دعا فرمادیں اور جو چیز حضور کو ڈھاکہ کی درکار ہو بلا تکلف تحریر فرمادیں میں روانہ کرسکتا ہوں حضرت بہت خوش ہوئے اور تحفہ جوڑی دوپٹہ کو حکم لکھوا دیا ۔

کرامت ایکروز حضرت کی خدمت میں قصبہ شاملی سے ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت میری حاجت دس سال سے پوری نہیں ہوئی وہ اب کے ماہ میں پوری ہوگی آپ اُس حاجت کو بیان کردیجیے اور حصول اُسکے کو بیان فرمادیں مجھ سے تحصیلدار نوکوڑ نے آپکا حال بیان کیا حضرت نے بہت عذر معذرت فرمائی آخر الامر اُسوقت تو وہ چلا گیا علی الصباح پھر حاضر ہوا اور التجا کی تو حضرت نے فرمایا کہ یا تو تو اُس فعل شنیعہ سے توبہ کر ورنہ تیری سات سال کی قید ہوگی اسیوقت اُس نے توبہ کی اور عرض کیا کہ حق ہے میں ایک لڑکی پر عاشق ہوں اور اس سے ملنا چاہتا تھا ۔ کرامت ایک شخص نے خورجہ سے آکر عرض کیا کہ حضرت میں جہاں میں پھرا میرے دل کی بات کسی نے نہیں بیان فرمائی حضرت نے فرمایا کہ وہ تو فلانی چیز ہے مگر تجویز زہر کھلانے کی جورات کو کی تھی ۔ یہ خوب نہیں بات ہے جو دل میں سوچی تھی اُس نے توبہ کی اور عرض کیا کہ حضرت آج رات کو دل میں بڑا رنج گذرا اور یہ ارادہ کرلیا کہ اگر میاں صاحب نے بھی میرا راز خفا ہویدا نہ کیا تو بیشک میرٹھ جاکر زہر کھا مرونگا

کرامت سررشتہ دار کی زوجہ نے دہرہ سے خط لکھا کہ حضرت مجھکو مرض ہے

اور اولاد نہیں ہوتی دعا فرماویں حضرت نے تحریر کرا بھیجا کہ پندرہ سال گذرے کہ تمہارے
رحم میں درد اوٹھا تھا اس کا آج تک خلل باقی ہے علاج کی کچھ حاجت نہیں ہے
انشااللہ تعالیٰ دعا کی جاویگی خداوند کریم اپنے فضل سے شفا عنایت فرماویگا عقیدہ رکھو

کرامت مولوی عبدالرحیم صاحب تگری والہ بماہ شعبان حج کو تشریف لے گئے
اور بمبئی میں رخت انداز ہو کر حضرت سے اجازت چاہی کہ میں نے یک آگبوٹ کا
بیس روپیہ کا نول لے لیا حضور اجازت فرماویں کہ سوار ہو جاؤں حضرت نے فرمایا کہ
اگر وہ جہاز مفت بھی ملتا ہم مت جاؤ کیونکہ تا شوال دریا میں بہت آفت رہیگی وہ بند
ہوگئی اور رمضان و شوال بمبئی میں گذرا بعد شوال کے التجا کی کہ حضرت اب تو اجازت
فرماویں کہ منزل مقصود پر پہنچوں حضرت نے اجازت فرمائی اور سو روپیہ کو نول
لیکے روانہ ہوئے سو وہاں جاکر تحریر فرمایا کہ حضور کا احسان ہوا جو بلا میں مبتلا نہوا
کیونکہ پہلے ایک آگبوٹ بمبئی کا عدن جاکر واپس بمبئی آیا اور وہ آگبوٹ جس سے حضرت
نے مناہی کی تھی دو ونیم ماہ دریا میں گرداں رہا اور ہمارے آگبوٹ کے ساتھ مکہ معظمہ میں
پہنچا اسکے بعد کچھ اور گرد شات تحریر فرمائی ✦

کرامت لخت جگر عبدالمجید کے سہ ماہ سے درد شکم یعنی زیرناف تھا ہر چند
ادویات کا استعمال کیا صحت نہ ہوئی از موضع باغوں والے حضرت کی خدمت میں عریضہ
روانہ کیا کہ حضرت میں اس درد سے تنگ آگیا ہوں حضرت دعا فرماویں بس دو روز کے
بعد وہ درد خود بخود موقوف ہوگیا ✦

کرامت ایک روز موضع رتھیڑی ضلع مظفرنگر میں ایک مدرس انگریزی نے حضرت
مخدومنا میاں صاحب کی نسبت زبان فحش نکالی اور کہا کہ وہ بےعلم ہیں اُن کو کہاں سے کرامت
مل گئی اور بہت بےحیائی کی باتیں کی مجھکو جب رنج پیدا ہوا اور غصہ آیا تو اُسکو ذلیل
کر کے نکالا شب کو بعد نوافل تہجد و اذکار کے سو گیا تو عالم رویا میں دیکھا کہ حضرت مرشدنا
مدظلہ نے یہ شعر پڑھا ہے

شیر میں خرما تھا ایک یاروں نے سب وہ کھالیا ۔۔۔ میں ہی ایک محروم ہاتی کا باقی رہ گیا

اور مدہوش اور متواجد اور مرقوق ہوئے پھر خواب در خواب ہوا تو دیکھا کہ حاجی غلام حسین مکان میں میر نجم الدین صاحب کے ہیں میں نے اُن سے یہ قصہ کہا اور یہ شعر تحریر کیا اسی وقت میں بھی اور تمام اشیاء درخت وغیرہ اشک ریز ہوکر متواجد ہوئے اور صبح تک یہ قصہ رہا پس معلوم ہوا کہ حضرت نے اس قصہ مدرس کی تسلی فرمائی کیونکہ مراد شیر سے دریا فیض اور خرما فیض مخصوصہ اور یاراں معتقدین ہیں جو فیضیاب ہو چکے اور اپنے ہوس باقی رہے اس میں مرتبہ علم اظہر من الشمس ہے اُسی وقت میر نجم الدین نے دیکھا کہ ایک مجذوب دریا پر پی آب جاتا ہے یہ اشارہ کرامت ہے اور نیز اس شعر میں بڑے بڑے نکات ہیں کہ اس مقام پر اُن کا انحصار نہیں ہو سکتا ہے اس تعبیر و تاویل کو ایک مجلد درکار ہے ؛

کرامت موضع باغوں والے کے صاحبان مثل عبدالرحیم وغیرہ کی مٹکی راب فروخت نہیں ہوتی تھی کیونکہ ناقص تھی اور تمام گاؤں کی راب بک چکی تھی لاچار ہوکر یہ لوگ حضرت کی خدمت میں گئے اور شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ شب کو دعا کروں گا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ مژدہ باد چند لوگ بڑی بڑے عمامہ والے آتے ہیں وہ تمہاری مٹکیوں کو خریدینگے پس یہ لوگ باغوں والے واپس آئے تو دوسرے روز ویسے ہی شکل کے پورب سے لوگ آئے اور سب مٹکیوں عمدہ عمدہ کو چھوڑ کر ان میں کی مٹکیوں کو بقیمت گراں خرید کر کے لے گئے ؛

کرامت فتح محمد لوہاری والا اپنے مکان سے ناراض ہوکر بارادہ لاہور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت چاہے حضرت نے تمام احوال قلبی اس کے بیان کر دیے وہ قایل ہوا اور حضرت نے فرمایا کہ تو لاہور نہیں جا سکیگا اپنے مکان کو واپس ہو جا اتنے ہی میں آدمی لوہاری سے آیا اور اسکو پکڑ کر لیگیا ؛

کرامت مجھکو حضرت نے فرمایا کہ اب تو کسی طرف ہو آؤ پھر دو ماہ تک کسی جگہ نہیں جا سکو گے میں نے عرض کیا کہ مجھکو پھر بھی جانے کی ضرورت ہوگی الغرض لوہاری گیا اور وہاں سے آکر ہر چند چاہا کہ کسی جگہ جاؤں مگر دو ماہ تک ایسے ایسے عوارضات

پیش آتی رہی کہ دو ماہ تک جانا نہ ہوا +

کرامت سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں راجہ جموں والے کو شوق ہوا کہ دراویش طلب کر کر دس دس یا پانچ پانچ ہزار روپے مع خلعت کے دیتا تھا پس حضرت مرشدنا مدظلہ کو بھی طلب کیا جب قاصد آیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ اشد کافر ہے کہ اذان مسجد میں نہیں کہنے دیتا مجھکو اُس سے محبت نہیں ہے میں نہیں جاتا اور نہ اسکے لئے دعا کرتا ہوں۔ میری طرف سے صاف اُسکو جواب دیدو کہ کفرستان میں میرا کیا کار ہے +

کرامت جب والی جموں نے حضرت کا انکار صریح سُنا تو کشمیر سے منشی کریم الدین صاحب اپنے جج وُسطے کو بلا کر حضرت کی خدمت میں روانہ کیا کہ اول تو حضرت کو ہی کسی طرح سے یہاں لاؤ یا کسی کو آپ کے خلفاء میں سے لاؤ یا تشخیص مرض و مدت صحت دریافت کرو الغرض منشی صاحب حضرت کی خدمت میں آکر دو سہ ماہ قیام کیا ویزر ہوئی تب حضرت کو دریائے رحمت نے جوش دلایا فرمایا کہ میں اسکو دریافت کرونگا سو حضرت نے استخارات و مراقبات کے وسائل سے معلوم کیا تو تحقیق ہوا کہ اُسکو مرض جسمی ہے۔ اور مدت اسکی فنا کی ایک سال ہے۔ اس سے پہلے ہرگز صحت نہیں ہے یعنی حضرات مشائخ نے عالم رویائے میں بیان کیا کہ ایک سال کے بعد میں فنا مرض ہے پس حضرت نے اُسکو ویسا ہی لکھوا بھیجا وہ قایل ہوا اور مستدعی ادعیات کا ہوا۔ چنانچہ بعد ایکسال سے وہ اس دار الفنا سے دار البقا کو رخصت ہوا +

کرامت میرا ارادہ جمنا پار کا تھا کہ آجکل میں جاؤنگا ایک روز حضرت نے فرمایا کہ ایک ماہ کے بعد میں جانا ہوگا بقدرت آلہی ایسے ایسے عوارضات پیش آتے رہے کہ قبل ایک ماہ کے جانا نہو سکا بعد ایک ماہ کے یہاں سے روانہ ہوا +

کرامت میرا ارادہ تھا کہ جمنا پار میں دو ماہ کامل قیام کروں گا حضرت نے فرمایا کہ کہ ایک ماہ رہنا ہوگا بقدرت آلہی جب وہاں گیا تو ایک ماہ کے بعد میں خبر آئی کہ لخت جگر عبد الحمید خاں عارضہ چیچک میں مبتلا ہے پس ہرگز قیام کو دل نے گوارہ نہ کیا اور وہاں سے مراجعت کر کے آگیا +

کرامت حسن محمد رافضی سہارنپوری مرض قدم میں مبتلا تھا معالجات یونانی و انگریزی وغیرہ کثرت سے کراتا تھا حضرت نے فرمایا کہ چھ ماہ تک اس کا مرض ہرگز نہیں جائیگا بقدرت الٰہی چھ ماہ تک ویسا ہی مریض رہا ساتویں ماہ میں رحلت ملک بقا کو کرگیا ۔

کرامت آفتاب علیخاں رئیس جلال آباد کو کہ حضرت کا مرید تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے فرزند کی شادی میں رقص زنان و سرود شیطان مت کرانا اسکو باغواء شیاطین الانس یہ کار کرنا پڑا جب حضرت نے حال سنا بہت ناخوش ہوئی آفتاب علی خان نے چند جوڑی اور نقدی تین چالیس روپے کی حضرت کی نذرانہ تحائف بھیجا حضرت نے ویسے ہی واپس کرا دیا اور فرمایا کہ وہ میرا نافرمان بلکہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے مجھکو اس سے کچھ علاقہ نہیں ہے مجھکو اُس سے دوستی اور رسوم خورد نوش سے کچھ غرض نہیں ہے بعد چندیں عرصہ کے آفتاب علیخاں حضرت کی خدمت میں تایب افعال شنیعہ سے ہوا +

کرامت جس روز رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ھ کا آیا روز جمعہ تھا ونکو قیلولہ نہیں کیا تھا خوف تھا کہ شب کو ہرگز قرآن شریف نہیں پڑھا جائیگا حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ تو تو خوب پڑھیگا بقدرت خدا گیارہ بجے تک پڑھتا رہا نعاس تک بھی نہ آئی اور کیفیت رہی ۔

کرامت والیہ کوٹلہ مالیر نواب محمد ابراھیم علیخاں مرض مالیخولیا میں مبتلا تھا جب انگریزوں نے سنا تو واسطے کورٹ ملک اُسکے کی امتحان کے لئے کسی بڑے انگریز کو بھیجا اس سے پہلے نواب ممدوح نے اپنے وزیر کو حضرت کی خدمت میں روانہ کیا کہ یا تو حضرت خود تشریف لاویں یا دعا کریں کہ میرا مرض اچھا ہو جاوے حضرت نے اطمینان کرکے بھجوایا بقدرت الٰہی عرصہ قلیل میں نواب نے حضرت کی خدمت میں مبلغ پچاس روپے شکریہ کے بھیجے اور عرض کیا کہ انگریز کے آنے سے سہ روز پہلے بالکل تندرست ہو گیا اور وقت امتحان کے خوب ہی جواب شافی دیئے وہ تندرست سمجھکر چلا گیا بقدرت الٰہی جب وہ چلا گیا تو پھر ویسے ہی مریض ہو گیا آپ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ بالکل صحت عطا فرماوے ۔

کرامت حضرت کے مکان کے قریب ایک اوباش مسمی حسین خان سہارنپوری

ایک کسی کشمیرن کو لیکر آگیا وہ خبیثہ سرود وراگ سے ہر شب تنگ کیا کرتی تھی حضرت نے حسین خاں کو طلب کر کے نصیحت کی کہ یا تو اس خبیثہ کو دفع کر ورنہ اُس سے نکاح کر اُسنے کہا کہ حضرت اُسنے تو صدہا لوگوں کو ڈبودیا اسکو نکاح سے قطعی انکار ہے آپ دعا کریں کہ اُسکو ہدایت ہووے حضرت نے دعا کی تو بقدرت الٰہی ایک ہفتے کے اندر اس خبیثہ نے خود بخود تایب ہو کر حسین خاں سے نکاح کر لیا +

کرامت حافظ مخدوم بخش سہارنپوری نے حضرت کی خدمت میں کچھ حال محمد سعید الدین لوکوڑ والیکا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جان بحق ہوگا بقدرت الٰہی دو روز میں وہ اس جہاں سے رحلت کر گیا +

کرامت فضل عظیم وغیرہ قضاۃ والے کچھ قضیہ درمیانی کی گفتگو کر رہے تھے اسیوقت حافظ مخدوم بخش سنکر میاں صاحب کی خدمت میں آیا تو حضرت نے وہ ہی گفتگو بعینہ حافظ صاحب کو سنا دے تو حافظ صاحب متعجب ہو گئے +

کرامت منشی کریم الدین صاحب نے مجھکو جموں لے جانیکا بڑا اصرار کیا حضرت نے مجھکو فرمایا کہ جا راجہ کو صحت تو نہ ہوگی مگر تجھکو چہار صد روپیہ مل جاویگا اور کچھ عوارضات اسکے سالم ہو جاویں گے تو جب میں گیا تو راجہ صاحب میری تعظیم کو اُٹھے اور حضرت کا تمام احوال دریافت کیا چلتے وقت مقدار چہار صد روپے کی نقدی وتحایف عطا کیا اس اثنا میں جو کچھ احوال وہاں کا حضرت کو تحریر کرتا تھا حضرت پہلے ہی خط آنے سے وہ حال اہل مجلس کو سنا دیا کرتے تھے پھر جب دوسرے وقت وہ خط آتا تھا بعینہ وہ حال پڑھا جاتا تھا اور راجہ کا اصل مرض نہ گیا مگر بخار وغیرہ جاتا رہا +

کرامت حضرت متوکل علی اللہ ہیں کسی جگہ سے تعلق جاگیر وغیرہ کا نہیں ہے پچیس تیس روپیہ ماہواریکا خرچ ہے مہمان نوازی عیالداری کثرت سے ہے مگر بحکم خداوند کریم سب کاروبار اسیطرح چلا جاتا ہے سنہ چہار سال سے محبت عمارات کی بڑی چنانچہ بر سر شاہ راہ ایک مسجد وچاہ ونیز باغیچہ بنوایا اسکے اندر دو اڑھائی ہزار روپیہ صرف ہوا پھر تیرہ سو سال ہجری میں دو اڑھائی ہزار روپیہ کے مکانات مسکونی تیار کئے پھر

صفر ۱۳۱۱ھ میں صاحبزادی معصومہ کی شادی میں دو ڈیڑھ ہزار مع دہیز و طعام خوری کی صرف ہوئے اسکے اندر ہزاروں مرد و زنان اقربار و اغیار و للٰہی نے کھانا کھایا اور اکثر یہ خلفاء و مریدین صدہا کروہ سے جمع ہوئے یہ فضل رحیمی ہے۔

کرامت اخیر صفر ۱۳۱۱ھ میں حضرت نے جو وقت میرے مرید خالص مولوی امام الدین صاحب چوڑیالوی کو میری جانب سے خلافت عنایت فرمائی اور دستار بند ہوئے تو سب مخلصین موجودین کو جوش و گریہ و زاری آگئے اور اسیوقت بارش باران رحمت آلہی ہونے لگی وہ موصوف الصدر ارادہ اپنے وطن کا رکھتے تھے خوف بارش زیادہ کا ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بند ہوئی چاہتی ہے بقدرت خدا جسوقت وہاں سے اٹھکر مکان پر آئی اُسیوقت آفتاب چمکا اور ایک قطرہ بھی آسمان سے نہ اوترا۔

کرامت حکیم محمد حسن دیوبندی حضرت کی خدمت میں بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ محمد حسن نے ابکے تو سہارنپور میں ایسے قدم جمائے کہ کچھ دے کے ہی اُٹھینگے اُسیوقت حکیم موصوف نے عرض کیا کہ حضرت میں تو آج اسی بات کو عرض کرنے آیا تھا کہ اب کے مجھکو اتنے دیر لگ گئی ہے کیا خدا تعالےٰ نے کچھ سامان ہی کردیگا سو آپنے فرمائی دیا۔

کرامت میرا ارادہ کھارون جانیکا تھا حضرت نے دو ہفتہ تک روکا اور فرمایا کہ دو آدمی مولوی دوسری جگہ کی موجود ہیں اب مت جاؤ جب سنکر میرے طلب کو اللہ بخش کھارون سے آیا اور حضرت نے دریافت کیا کہ اس عرصہ دو ہفتہ میں کوئی مولوی کھارون میں آیا تھا اُسنے عرض کیا کہ حضرت اول تو ایک مولوی میرٹھ کا آیا تھا جب وہ چلا گیا تو مولوی دھین کے آئے اب چلے گئے۔

کرامت حضرت نے کھارون کی نسبت فرمایا کہ تجھکو کھارون میں دقتیں پیش آوینگے مگر بفضل خدا وہ دفع ہو جاویں گے سو جس وقت کھارون گیا گشتہ سے مخالفین اُٹھتے تھے اور پھر اگلے روز دب جاتے تھے۔

کرامت ایکروز حضرت کے ہاں خط آیا تھا وہ عمدہ حرف کا نہ تھا تو سارا خط قبت تمام پڑھا گیا مگر ایک لفظ ہرگز نا پڑھا گیا چار پانچ منشی موجود تھے کسی سے نہیں نکلا آخر

کو حضرت نے فرمایا کہ مجھکو دکھلاؤ وہ کہاں ہے میں نے اسپر انگشت سے اشارہ کیا حضرت نے دیکھا اور باوجود اسکے کہ آپ اُمی صفت بھی ہیں اور چشموں سے کم نظر ہیں اُسیوقت تبلادیا کہ یہ نگری ہے اور واقعی وہ ہی تھا +

کرامت مولوی نوازش علی اپنی تقصیرات سے معذرت کرنے آئے تھے اُنکا چوغہ خام رنگ کا چھٹ کیلا تھا حضرت نے فرمایا کہ ظاہر کی زینت تو کپڑے کی عمدہ ہے مگر خامی رنگ کی خامی قلب پر دلالت کرتی ہے اسیوقت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ جسوقت یہ کپڑا خریدا اُسیوقت لوگوں نے کہا تھا کہ مولوی صاحب پختہ رنگ کا لومیں نے کہا کہ بھائی میرا دل بھی خام ہی ہے ایسا ہی چاہیئے +

کرامت ایک روز کاسی کی جانب سے حافظ رحمت اللہ کا خط اور اُسی جگہ سے مُلا حیدر علی کا خط آیا حال آنکہ دونوں ایک ہی جگہ تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسرے کا مضمون مخالف ہے جب اُسکو کھولا تو جو حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی نکلا +

کرامت میرا ارادہ باغوں والے جانیکا تھا اور میرٹھ کا ارادہ دل میں مخفی رکھا تھا اور نہ کبھی میرٹھ اسطور سے گیا تھا سو چلتے وقت حضرت نے فرمایا کہ میرٹھ بھی جاگا +

کرامت جسوقت باغونوالے آیا تو اُس سے پہلے چند سال سے حاجی غلام حسین کا حال عقیدت و محبت میں ابتر تھا اور حضرت بھی اور میں بھی اُس سے متاسف تھے تو اُس وقت اُسکا نصیحت وغیرہ سے حال عمدہ ہوگیا اندنوں مخلصی عبدالرحیم صاحب حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے تو اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ ابتو غلام حسین کا حال بدل گیا اور عمدہ ہوگیا +

کرامت گھیسا باغوں والے کا ایک مقدمہ سہارنپور تھا تو وہ سہارنپور جاکر دکلاء سے ملا تو اپنی مثلیں پیش کی ہر کسی نے جواب دیا کہ اسکے اندر جان نہیں ہے اسکے بعد گھیسا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کا ملتجی ہوا کہ ایک مقدمہ میرا ہی اُسکو رجوع کردوں حضرت نے فرمایا کہ اسکے اندر کچھ جان نہیں ہے کیوں اُسکو رجوع کرکے حیران ہوتا ہے +

کرامت حاجی سلطان خاں دہیڑو والے نے حضرت کی خدمت میں جاکر عرض

کیا کہ حضرت میرا ایک مقدمہ لاحل ہے دعا ہو کہ فتح پاؤں حضرت نے فرمایا کہ جا فتح ہوگی اور وہ خوش بخوش اپنے گھر چلا گیا اور انجام کار کو سلسلہ میں داخل ہوا اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوا +

کرامت علی بخش کھاتوے سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُسکو وہاں سے ایک مولوی سے مباحثہ درباب ذکر جہر و وجد وغیرہ کی پیش آیا تھا اور وہ جواب دہی سے معذور رہا تھا اور حضرت کو اس قصہ کی خبر نہ تھی پس بیٹھتے ہی حضرت نے اُس مباحثہ کے جواب دینے شروع کئے اور خوب ہی اس باب میں اُس کی تسلی کردی اُس نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو مجھ سے پہلے قصہ گذرا ہے +

کرامت جسوقت میں جانب دہیڑو دکھاتوے وغیرہ کی روانگی کی اجازت طلب کی حضرت نے پندرہ بیس روز تک ہرگز اجازت نہ دی اور فرمایا کہ تجھپر کوئی صدمہ واقع ہوگا الغرض بشدت تمام التجا کی اور حضرت نے اضطرارًا اجازت فرمائی بقدرت الٰہی جب کھاتوے پہنچا تو دو چار روز کے بعد میں اتفاقًا ایسا نالی میں گر پڑا کہ قدم سے سر تک ضرب شدید آئی اور ہر ہر عضو زخمی ہوا جسمیں سے دو پہر تک خون جاری رہا زندگی کی امید باقی نار ہی تھی مگر فضل الٰہی ہوگیا +

کرامت ترپوہ کی نمبردار نے آکر عرض کیا کہ حضرت میری دوگاؤ میش سرقہ ہوگئی اور پتہ نہیں ملتا ہے آپ دعا کریں کہ وہ ملجاویں حضرت نے کہا کہ جا ملجاویں گے بقدرت الٰہی دو چار روز کے عرصہ میں کوئی آدمی خود بخود اُنکو دیکر دے گیا +

کرامت رمضان المبارک میں مجھکو شور لسان کا مرض ہوا اُسکے جہت سے بہت تکالیف تھی کہ گفتگو اور طعام خوری سے معذور رہتا اور دنکو حجمہ تھا کہ قیلولہ نہیں کیا تھا خواب کا غلبہ و اعضا شکنی بدرجہ کمال تھی حضرت سے عرض کیا کہ آج شب کو قرآن خوانی کی امید نہیں ہے سوا سُو آدمی محروم رہیں گے حضرت نے فرمایا کہ خدا چاہے آج پہلے سے عمدہ پڑھیگا بقدرت الٰہی وقت تراویح کے نہ غنودگی آئی اور نہ مرض رہا اور نہایت ہی عمدہ پڑھا گیا اور بعد فراغت کے پھر وہ ہی تکالیف عارض ہوگئی +

کرامت مسجد رنگریزان میں سے مبلغ پندرہ روپیہ وصول ہوئے حضرت نے پہلے ہی فرمادیا کہ مجھکو امید چودہ پندرہ روپیہ کی تھی ۔

کرامت ایک شخص معزز نے حضرت کی گستاخی کی حضرت نے نعلین اُٹھا کر فرمایا کہ دور ہو تجھکو مارونگا بقدرت آلہی وہ اپنی برادری میں گیا پس خوب ہی برادری نے اُسکو نعلین سے پیٹا ۔ کرامت جب کمہار ہیڑہ کی اجازت لی تو فرمایا کہ تجھکو اجازت تو نہ دیتا مگر وہاں سے تجھسے فلانے شخص کو کہ برگشتہ ہوگیا ہے نفع ہوگا اور وہ سنور جاویگا تو جس وقت میں گیا اور اُسکو ہدایت کی بقدرت آلہی اسنے ہر ایک واہیات سے توبہ کی اور تہجد اور ذکر و شغل سب شروع کیئے ۔

کرامت منشی غلام حسنین کو حضرت نے لاہور خط لکھا کہ آپکا نکاح خفیہ صرف دو گواہوں کے سامنے بیگم صاحب سے ہوگیا ہے اور پھر کہتے ہو کہ میری مطلب براری نہیں ہوئی یہ کیا ہے جواب میں لکھا کہ حق ہے جو کچھ تحریر فرمایا ہے مگر جموں وغیرہ کی ریاست میں جانا چاہتا ہوں ۔ کرامت خان عالی شان قدرت اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت جب سے آپ سے بیعت کی ہے ہشت ماہ ہوئے اسی روز سے آج تک حضوری محفل سرور کائنات میں روزمرہ داخل ہوتا ہوں اول کھڑے ہونیکی اجازت ہوئی تھی دوسرے بیٹھنے کی اب ہر مطالب عرض کرتا ہوں اور آپکی نشست فلانی جگہ ہے اور آپکی یمین کو حضرت عبدالغفور علیہ الرحمۃ کی اور اُنکی جانب حضرت غوث الثقلین کی وعلی ہذا القیاس اکثر انبیاء و اولیاء کی اسامیاں تحریر فرمائی تھی حضرت نے لکھ بھیجا کہ اب تیسرا درجہ تمکو ملنے والا ہے دھیان رکھیو بس تیسرے ہی روز جواب لکھا کہ حسب فرمودہ حضور ہشتم ذی قعدہ ۱۳۰۰ھ ہجری کو محفل حضور میں ایک شخص ایسی ایسی ہئیت کا اٹھا اور میرے سر پر کلاہ تاجدار اوڑہائی میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا کہ میں شعیب ہوں یعنی ہمارے پڑدادا پیر اور اُسکے بعد میں دوسری کوائف تحریر کی ۔

کرامت منشی شیخ احمد عامل سرونج ٹونک سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مقصد جو معاملہ نواب صاحب میں دائر تھا پیش کیا حضرت نے فرمایا کہ ایسا ایسا سوال

وجواب ہوگا جب وہ رخصت ہوئے تو ٹونک میں پہنچکر لکھا کہ جو جو حضور نے ارشاد فرمایا تھا ویسے ہی گذرا ؛

کرامت قاضی عبد الواحد خاں تھانہ بھون میں مریض تھا منشی شیخ احمد نے لکھا کہ اُنکے لئے دعا کرو کہ صحت ہووے حضرت نے جواب لکھا کہ ہمنے دعا کی ہے اگر قدرے حیات اُنکی باقی ہے تو صحت ہوگی بقدرت الٰہی اگلے خط میں لکھا کہ وہ اس جہان سے رحلت ہوگئے ؛ کرامت ایک روز ایک شخص نگینہ چاند پور سے آیا حضرت نے اُسیوقت بحث مزامیر وغیرہ کی بیان کرنا شروع کی اور تمام کر چکے تو اُسنے عرض کیا کہ حضرت میں مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وقاضی اسماعیل صاحب سے و دیگر صاحبان سے پیش کر چکا ہوں تسلی نہیں ہوئی تھی آپ کے پیش کرنیکو تھا کہ خود ہی بیان فرمایا اور میری تسلی ہوگئی

کرامت منشی احمد حسن خاں جب دہلی کو روانہ ہوئے تو حضرت نے انکو فرما دیا تھا کہ دہلی میں حافظ کریم الدین کا عقیدہ جانب لامذہبان کے ہے اسکا حال تحریر کیجیو سو جاتے ہی منشی صاحب نے تحریر کیا کہ فی الواقع جو کچھ آپ کا مکشوف تھا حق ہے انہوں نے مجھسے چند شکوک لامذہبان کے پیش کئے اب میں نے اُنکو اُس عقیدہ سے صاف کردیا ہے

کرامت جب مُلا احمد جلال آبادی نجیب آباد گیا تو حضرت نے فرما دیا تھا کہ خدا خیر کرے راستہ میں بہت سے دعا کریگا بقضاء الٰہی جب اُسکے ہمراہی واپس آئے تو معلوم ہوا کہ گنگا سے ورے اسکے گاڑی کا پہیہ ٹوٹ گیا اور گنگا میں اور دیگر ندیوں میں اُسکا بیل گر پڑا سو مصیبت سے دعا کرتا گریہ وزاری کرتا ہوا نجیب آباد میں پہنچا ؛

کرامت حافظ کریم الدین دہلوی حضرت کے امتحان کے لیے سہارنپور میں تشریف لائے اول ملاقات میں حضرت نے تمام دفاتر ضمائر قلوب اُسکے کھولکر سامنے کئے وہ تائب ہوکر گریہ وزاری کرنے لگا اور سلسلہ میں داخل ہوکر واپس گیا ؛

کرامت ایک روز علی الصباح خلاف وقت معتاد کی میں حضرت کی در دولت پر گیا اور حضرت اُسوقت اندرون خانہ تھے پس آواز نعلین کی سنکر حضرت نے اندر سے ہی فرمایا کہ مولانا میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں پس اُسیوقت باہر تشریف لاکر فرمایا

کہ اب کیسے آئے حاجت بیان کی ۔

کرامت عنایت اللہ خاں جگادھری سے آکر عرض کرنے لگا کہ میری اہلیہ شدید بیمار ہے اور کوئی دوا تاثیر نہیں آتی حضرت نے دو چار نقش عنایت فرمائے کہ پلا دے بقدرت آلہی شام ہی کو خط آیا کہ وہ عورت اس مرض سے تندرست ہو گئی ۔

کرامت عبد الغفور رائے پور سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو چند ماہ سے بخار و لرزہ آتا ہے اور بہت سی ادویات کا استعمال کیا صحت نہیں ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب نہیں آئیگا بقدرت آلہی اُسی روز سے اسکو صحت ہو گئی ۔

کرامت ۱۲۔ صفر سنہ ۱۳۱۱ھ کو رائے پور میں میں بعد نوافل تہجد کے خفتہ ہو گیا تھا کہ کوائف عجوبہ پیش آئے اثنائے کوائف میں حضرت مدظلہ کی زیارت سے مشرف ہوا آپنے کسی کے جواب میں فرمایا کہ اب ہمکو ملنے والے بھی ہی یہ اشارہ غالباً مجددیت کا تھا یا کسی ترقی تسلط ملکی کا ہے اور اس اشارہ میں معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال سے قبل ہے یہ تجدید کا تعلق ہوگا والامر عند اللہ ۔

کرامت رائے پور میں جب چند رؤسائے ملاقات نہ ہوئی اور وعظ طریقہ جاری نہ ہوا تو حضرت کو عریضہ تحریر کر دیا کہ یہاں سے بجز امانت خاں کی نہ تو دعوت ہوئی نہ وعظ اسلئے میں سہارنپور آتا ہوں بقدرت خدا وہ خط پہنچا تک نہیں صرف ڈاک میں ڈالا گیا تو ملا عبد العزیز و امام علیخاں وغیرہ روسائے درپے قیام و دعوت ہوئی اور چند روسائے آموجود ہوئے تو بڑی سی رونق ہو گئی ۔

کرامت مولوی گلباز خاں وبہیڑہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری دختر کو آٹھ ماہ سے تپ چوتھیہ آتا ہے ہر چند دواء کی صحت نہیں ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب نہیں آئیگا اسیروز سے بالکل جاتا رہا ۔

کرامت منشی سعادت مند مدار المہام کوٹلہ نے اپنے مکان شاہ آباد سے لکھا کہ آج کوٹلہ سے اس مضمون کا خط آیا ہے یہ بات جو اسمیں لکھی ہے سچ ہے یا غلط حضرت نے فرمایا کہ یہ تو سچ نہیں مگر ایک دو خط اور آوینگے انکی تحقیق بھی مجھسے کر لینا سو خدا کی قدرت

سے ڈور وز کے بعد ست خطوط وہاں سے آگئے اُنکو حضرت نے تصدیق فرمالیا ایسی ہی طرح چند ماہ تک اُنکا قصہ رہا اور ایسے ہی ایسے پیش آیندہ اخبار بیان کرتے رہے اور تصدیقات ہوتی رہی +

کرامت ایک روز حضرت نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ حافظ مولا بخش اکوٹنٹ مرار سے آئے ہیں سو تو ابھی سہارنپور میں مقیم رہ بقدرت خدا اُسی ہفتہ عشرہ میں حافظ صاحب موصوف تشریف لے آئے حال آنکہ سات سال سے وہ حضرت سے رد پوش تھے +

کرامت ایک روز لخت جگر عبدالحمید خاں کی طبیعت علیل ہوگئی مجھکو اضطرار ہوا حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ جو دوا طبیب کی دیتے ہو ہر گز مت دو ہاں پانچ چار مغز بادام کھلا دیا کرو خدا چاہے صحت ہوجائیگی میں نے شب کو ایسا ہی کیا بفضل خدا اُسی روز تندرست ہوگیا +

کرامت حضرت کی زیر بینی ایک بثور جسکو علامت ہلاکت کہتے ہیں منود ہوا تمام اطباء یونانی و انگریزی نے ڈرایا کہ اب امید زندگی نہیں ہے اگر کلکٹر کی تحریر کرا دو تو ہم معالج ہوں ورنہ ہمکو خوف ہے حضرت نے فرمایا کہ صبح کے بقدرت خدا شب کو اپنے پیر و مرشد مرحوم حضرت اخوند علیہ الرحمت کو دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحیم اس پر لونگ لگادی شب کو حضرت نے لونگ لگادی بقدرت خدا اگلے روز بالکل جاتی رہی +

کرامت حاجی اللہ بخش باغونوالے سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرا ایک مقدمہ جائے گیر کا مظفر نگر ہے حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا بفضل خدا آتے ہی وہ مقدمہ فتح ہوگیا اور ویسا ہی ایک مقدمہ حاجی غلام حسین کا تھا وہ بگڑ گیا +

کرامت گھاسی رام مولا ہیڑی والے نے اشتہار دیا کہ فلانی تاریخ میں ہجوم میں مسلمان ہونگا مسلمان میری مدد کریں اس معاملہ کی اطلاع عبدالرحیم باغونوالے نے حضرت کو دی حضرت نے فرمایا کہ اُسکو دنیا کی طمع ہے وہ مسلمان نہوگا بقدرت آلہی اُسی تاریخ معینہ پر ہجوم کثیر اسے معاملہ کا ہوا انہوں نے زور دیا کہ جائے گیر سے دست بردار ہوجا اور مسلمان ہو بوساوس شیطانی اس نے کفر ہی اختیار کیا اور حضرت کا فرمودہ ظہور میں آگیا

کرامت ایک روز حضرت نے فرمایا کہ مجھکو رویا ئے میں معلوم ہوا کہ مند سور سے عبدالغفار صوبہ نے ایک خط مع خرچ راہ کے بھیجا ہے کہ مولوی صاحب کو جلد اس طرف روانہ کرو تاکہ نصیحت اور ہدایت لوگوں کو کریں بقدرت خدا بعد عرصہ عشرہ کے ایک تار وہاں سے مع ہشت آنہ کیواسطے جواب کے آگیا اُس میں خیریت کا حال دریافت کیا تھا +

کرامت حافظ عبدالکریم صاحب دوہیڑو سے حضرت کی خدمت میں گئے کہ میرا فرزند بہت بیمار ہے حضرت نے فرمایا کہ جاؤ بفضل آلٰہی ہوجاویگا بقدرت خدا اُسیوقت تندرست ہوگیا ایسے ہی ایکبار حافظ صاحب موصوف نے حضرت کو ممیقہ لکھا کہ لڑکا بیمار ہے حضرت نے جواب لکھ بھیجا کہ صحت ہوجاویگی تو بفضل خدا اسیوقت صحت ہوگئی ایسے ہی مولا بخش وغیرہ باشندگان دوہیڑو کا حال ہوا +

کرامت دوہیڑو میں جب آیا تو طرح طرح کی پریشانی تھی طبیعت ہرگز رجوع نہ ہوئے لاچار حضرت کو عریضہ لکھا کہ دعا فرماویں کہ خدا کی طرف دل لگے بقدرت خدا اُسی روز سے عجایب وغرایب کیفیات حاصل ہوئی +

کرامت سلطان خاں دوہیڑو والا حضرت کی خدمت میں گیا کہ حضرت میرا دل حج کو چاہتا ہے اور میرے پاس ایک خرمہرہ نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا خدا تعالے تیرا سامان کردیگا اور دس روپے بچا لاویگا بقدرت خدا آتے ہی خدا تعالے نے اُسکے پاس دوصد روپیہ تیار کردیے اور بعد میں اور کچھ سامان ہوگیا اور بعد واپسی حج کے گیارہ روپے بچا لایا +

کرامت عبدالرحمٰن دوہیڑو والا حضرت کی خدمت میں گیا بعد میں عرض کی کہ میں مصطفےٰ آباد مولوی فیض محمد کے پاس واسطے تعویذ کی جاتا ہوں حضرت نے بعد مراقبہ کے فرمایا کہ میرے چاند کیمیا تیرے گھر ہی ہے یعنی کھیتی کر عبدالرحمن شرمندہ ہوا اور عرض کیا کہ حضرت آپکو کسنے کہدیا کہ میں اُن سے کیمیا سیکھنے جاتا ہوں یہی سچ ہے پھر وہ واپس آگیا +

کرامت ایک مرتبہ میں باغو نوالے آیا لوگ بہت سست رہے بعد میں دوہیڑو

آیا وہاں کے لوگ بھی ایسے ہی ہیں تب حضرت کو عریضہ لکھا کہ یہ حال ہی بقدرت خدا اسیروز
سے ایسی رونق ہوئی کہ تمام گاؤں رجوع ہوگیا اور فیض ہوا ۞

کرامت منشی عبداللطیف صاحب بوڑیہ سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
حضرت نے فرمایا کہ آپکے حساب میں مبلغ ستہ روپیہ کی غلطی ہے اسکو درست کرلو اسوقت وہ سست
رہے بقدرت خدا دو ماہ کے بعد وہ مقدمہ ثابت ہوگیا اور خود پریشان ہوکر حضرت کو وہ قصہ یاد
دلایا اور داعی صفائی کی ہوئی ۞ کرامت مولوی محمد صادق سہارنپوری حضرت کیخدمت
میں حاضر ہوئے اور مولوی عزیز حسن وہاں سے بیٹھے تھے اور عرض کیا کہ حضرت تصرف
شیخ وتصرف انبیاء از آدم تا رسول الثقلین وفیضیابی طلباء سلکا واحوال زمین وآسمان
وغیرہ کی تفصیل بیان کریں کہ اطمینان ہوئے سو حضرت نے اسقدر کی تفصیل مع نظایر بیان
کی کہ دو نو صاحبان قایل اور قدمبوس ہوئے اور متحیر ہوکر کہنے لگے کہ ہم بھی حضرت سے فیضیاب
ہونا چاہتے ہیں حضرت نے انکار کیا اور فرمایا کہ ابھی تم اس قابل نہیں ہوئے کہ میرے سلسلہ
میں آؤ ۞ کرامت عشرہ اولی رجب ۱۳۰۲ھ کو میاں قدرت اللہ خاں جو حضرت کے مرید
صادق اور صاحب حضوری سید الکائنات صلعم ہیں ہر وقت احکام حضور سے لیتے ہیں
اور صدہا انبیاء واصحاب اولیاء کی زیارت سے ہر وقت مشرف رہتے ہیں تشریف لائے
حضرت نے انکو سند خلافت لکھدی تو حضرت کیخدمت میں وہ بیٹھے تھے کہ فرمایا کہ جاؤ مولوی
صاحب کے یہاں اسوقت جماعت تیار ہے جب وہ میری مسجد میں آئے تو انکو جماعت کی ستہ رکعت
ملی اور ایک ہوچکی تھی ۞ کرامت نور احمد مانکی والے نے حضرت کیخدمت میں آکر عرض کی
کہ حضرت ایک مقدمہ نالش کا مہاجن نے میرے اوپر دائر کردیا ہے اور صدر روپیہ کا دعوی
جھوٹا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تینتیس ۳۳ روپے تو سچے ہیں اور باقی جھوٹے ہیں وہ قایل ہوا اور
قول کو حضرت کی تصدیق کیا پس حضرت نے فرمایا کہ جتنا سچا ہے اوتنا تمہارے ذمہ واجب
الادا ہوگا اور باقی ثابت نہ ہوگا جب مقدمہ ہوا بفضل خدا تینتیس روپے پر فیصلہ ہوگیا ۞

کرامت رانی والیہ لنڈھورہ نے جب اس کا لڑکا مریض شدید ہوا حضرت کی خدمت
میں مولا بخش کارندہ اپنے کی معرفت کہلا بھیجا کہ میرا بیٹا بیمار ہے اسکے واسطے دعا فرمادیں کہ

خدا تعالیٰ اُنکو صحت عطا فرما دے حضرت نے فرمایا کہ وہ تو اگلے ماہ میں مرجاویگا دعا کیا
اثر کریگی بقدرت خدا ایک ماہ گذر کر دوسرا ماہ اُسپر سالم نہ گذرا کہ اس جہان فانی سے رحلت کر گیا

کرامت منشی محمد حسن صاحب سہارنپوری نے ابتداء رمضان المبارک میں حضرت
کیخدمت میں عرض کی کہ امسال مجھکو عشرہ آخری کی اجازت اعتکاف کی ہو حضرت نے فرمایا
کہ عشرہ آخری میں تجھکو حرج پیش آویگا بقدرت ۲۲ رمضان کو انکے ذمہ مقدمہ سرسری میں
گواہی ہوگئی وہ اُس سے ہرگز نہ بچے بلکہ کوٹھی جانا پڑا ✦

کرامت عبداللطیف خاں بوڑیہ الاحضر کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت اس ماہ
کی اعتکاف کے اجازت ہو کہ حضور کیخدمت میں حاضر رہکر فیض حاصل کروں حضرت نے فرمایا
کہ اعتکاف نہیں پورا ہوگا تمکو کچھ کار پیش آویگا تم کُھلا چلہ کرو جب رمضان شریف میں حاضر
رہکر فیض بڑا اُٹھایا ۲۹ کو ایسا وقوعہ پیش آیا کہ وہ بوڑیہ جانے سے نہ بچے ✦

کرامت میری اہلیانہ مریضہ تھی حضرت کیخدمت میں عرض کیا کہ فلانی دایہ ہزار طرحکی وعدہ معالجہ
کا کرتی ہے اجازت ہو تو اُس سے معالجہ کراؤں حضرت نے مراقبہ کر کے فرمایا کہ وہ تو بدذات ہے دھوکا
دیگی حسب مستورات نے نہ مانا تو اسکا معالجہ شروع کرایا اُسنے اسقدر فریب دیئے کہ سب عاری ہوگئے ✦

کرامت میرے ہاتھ میں گرکر ضرب آگئی تھی بہت تکلیف ہوئی جب حالت نزع کی پہنچے تو حضرت
کیخدمت میں عرض کرا بھیجا کہ حکم ہو کہ کسی حجام سے معالجہ کراؤں حضرت نے منع کرا بھیجا کہ حجام منافق
ہیں تکلیف دینگے حسب زیادہ تکلیف ہوئی ایک حجام کو عمدہ سمجھکر طلب کیا اُسنے ایک ایسی دوا لگائی
کہ دو گھنٹہ میں راحت ہوگئی دو چار روز معالجہ کرنیسے قریب بصحت ہوا تو اُسنے ایسی ٹیک دوا لگائی کہ
نوبت بہلاکت پہنچی یعنی پل دو زخمے حضرت کا فرمان یاد آیا تو کسی اجنبی سے معالجہ کرایا تو خدا نے
اپنا فضل کیا ✦ کرامت نیاز علی نگینہ والا حضرت کیخدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں
اپنے مکان سے واسطے تلاش روزگار کے آیا ہوں دعا فرماویں کہ میری ناخون بندی ہو جاوے حضرت نے
فرمایا کہ جا اپنے گھر والونکو دیکھ روزگار بھی ہوگیا مگر اب تک تنخواہ کا حال نہیں کھلا ✦

کرامت غلام محی الدین برادرزادہ شیخ الٰہی بخش مرحوم میرٹھ والا جب مریض ہوا تو
مولوی عنایت الحق نے حضرت کو لکھا کہ اُسکے لئے دعا ہو حضرت نے تحریر کر بھیجا کہ دعا تو کرتے ہیں مگر

کر جب اپنے مکان پر پہنچا۔ تو عریضہ لکھا کہ حضرت میری اہلیانہ مریض ہوگئی تھی اب وہ تندرست ہوگئی اور روزگار بھی

اُسکی آخرت کی بھلائی کی طلب کرو وہ تو چراغ سحری ہے بقدرت خدا چار روز کے بعد میں
اُسکا انتقال ہوگیا + کرامت منشی ریاض الدین پسر منصف صاحب لیانہ والا حضرت کیخدمت
میں امتحان کیلیئے حاضر ہوا جب وہ حضرت کی پیش ہوا حضرت نے ابتداء عمر اُسکی سے تمام اسرار مکنونہ بیان
کردیئے وہ متحیرانہ ہوکر قایل ہوا اور دو چار روز سہارنپور میں قیام کیا ہر روزہ حضرت کیخدمت میں حاضر
ہوتا رہا + کرامت منشی عبداللطیف بوڑیہ والے نے عریضہ لکھا کہ میری اہلخانہ کو سرسام ہوگیا
دعا فرماویں حضرت نے اُسیوقت دعا کی دو چار روز میں خبر آئی کہ وہ تندرست ہوگئے +

کرامت محرم سنہ ۱۳۰۳ھ میں جب میں نے بجنور جانیکا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ خیر آج ہی چلا
جا مگر آج تو مظفرنگر میں تجھکو سواری نہ ملیگی اور کل کو ضرور مل جاویگی بقدرت خدا اُسی روز م
بجنور پہنچگیا + کرامت جسوقت بجنور کے لیے حضرت سے اجازت لیتا تھا فرمایا کہ اُسطرف بدعت
مولود وغیرہ کے کثرت سے ہیں تو تو شامل مت ہوجیو مگر کسیکو مانع بھی مت آئیو کہ فتنہ ہوجاویگا۔
اور ایک مرتبہ سب لوگ اُسیطرف متوجہ ہوجاوینگے اضطراب مت کیجو انشاء اللہ تعالی اسیوقت
رجوع ہوجاوینگے سو بقدرت خدا بروز جمعہ جامع مسجد میں بجنور میں جب نماز جمعہ کی پڑھی اسیوقت
مولود خوانی اور زیارت مشہور جبہ شریفہ ہونے لگے تو تمام نمازی اُسمیں شامل ہوگئے میں اُٹھکر دو چار
آدمی لیکر مسجد ڈپٹی صاحب میں جہاں رخت انگیز تھا واپس آکر وعظ کہنا شروع کیا بالفضل ایزدی تمام
نمازی بلکہ جبہ والے بھی اسیجگہ آکر جمع ہوگئے اور خوب ہی وعظ سنکر متنبہ ہوئے یہ حضور میاں صاحب کے کلام
کی تصدیق ہوگئی + کرامت جب بجنور کے لیے حضرت نے اجازت فرمائی چند نصیحت کی تھی منجملہ
اُنکے فرمایا تھا کہ اگر تجھسے خلقت رجوع نہوگی اور خدمت نہ کریگی تو جب میرا خط آویگا اسیوقت سے رجوع۔
خدمت وغیرہ سب ہوگی سو ایسا ہی ہوا کہ وعظ و خدمت کی کمی رہی جب حضرت سے شکایت کی اور
حضرت نے جواب تحریر فرمایا اسی روز سے کثرت سے وعظ ہونے اور خدمت ہونی شروع ہوئی +

کرامت وقت رخصت بجنور کیحضرت نے دریافت کیا کہ چوغہ کونسا لیا عرض کیا کہ پنبہ دار فرمایا کہ وہانپنے
عمدہ چوغہ تیار ہوجاوگا بقدرت خدا و دعا حضور پیر یا میرے اللہ بخش مستری نے بلا گفت و شنود ایک چوغہ عمدہ
بلکہ ایک انگہ پنبہ دار در تمام مارچہ سرمائی تیار کرادئی + کرامت بجنور میں مکان مولوی فیاض الدین کی جو
وعظ بیان کیا خوب ہی بدعت شکنی و استیصال رسوم کفریہ کا حسب عادت خویش حال بیان کیا چونکہ موقع حسب

م مظفرنگر کے اسٹیشن پر جب آیا تو بجنور کی سواری نہ ملی اور اگلے روز الغرض سڑکی کی بہلی گھوڑی سواری ملی اور اسی روز

مسطو شائبہ بدعت کا رکھتی ہیں گو واعظ ہیں اسلئے وہ مجھسے منحرف ہو کر خلاف عادت خویش میرے پاس آئی میں نے
اس قصہ کو حضرت میانصاحب کی خدمت میں تحریر کر دیا وہ عریضہ حضرت کی خدمت میں پہنچا بھی ہوگا جو موتی حسب برقوم
الصدر میرے پاس آئی اور عذر معذرت اپنی جان بہ بی کی بہت سے لائی اُسروز سے پھر ویسی ہی آنے لگے ؛ کرامت حضرت
میانصاحب کو ابتدا میں جب مرض ہوا اور ہمکو حیرانی ہوئی اکثر روز حضرت نے فرمایا کہ تم خوش ہو جاؤ ہمیں تیرہ سال تک
نہیں مرتا میں تھے جو شمار کئے وہ چودہ صدی کی دو تین سال تک نوبت پہنچتی تھی بقدرت خدا اسیقدر حضرت کی عمر ہوئی
کرامت ابتداء مرض میں کہ جسمیں حضرت نے بارہ سال تک خالص نوش نہیں فرمایا صرف عرقیات پر اکتفا تھا
ذیابطیس ہوا تھا وہ صاحب علیہ الرحمۃ کی زیارت سے جاتا رہا تھا اسکے بعد ضیق النفس ہو بعد ازاں مع ءالقنیہ پھر استسقا
پر موقوف ہوا اسکے اثنا میں انواع اقسام کی عوارض امراض آتے رہے انتہا کو ذیابطیس عود کر آیا اور تین روز کامل تک
رہا اس اثنا میں حضرت نے مجھکو باشد تاکید بجنور سے طلب کر لیا اور بعد حاضری کی ہر روزہ اپنی کفن و دفن کی وصیت
کرتے رہے آخر الامر بروز دوشنبہ بستم ماہ وفات صلعم یعنی ربیع الاول سنہ ۱۳۱۰ھ کو بعد مغرب کے رحلت فرما کر چونکہ روح
مقدس ہو گئی قدسیان جنت الفردوس میں ملگئی اور ہم خاکیان خاطیان کو چھوڑ کر ملا اعلی کے یاران معصومان میں مکان
بنا لیا اور اس طعمہ فانیہ سے ناراض ہو کر فواکہ باقیہ بلکہ تجلیات ذاتیہ نانیہ کو اختیار کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اسوقت
سے تمام شب اور عصر کے قریب تک حضرت کا چہرہ مبارکہ روشن اور مزین ہوتا رہا اور غسل اور کفن و دفن کیوقت تک
چہرہ مبارکہ کھول کھولکر مخلوق دیکھتی رہی اور مخالفین و منافقین صورت کو دیکھ دیکھ کر تعجب کرتی رہے اور اول نزع
میں زیارت مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ اور نوش آب زمزم وغیرہ کے میسر ہوئی اور کثرت سے مخلوق نماز جنازہ پر موجود ہوئے

کرامت جس روز حضرت کا وصال ہوا جعفر حسین سہارنپوری نے عالم رویا میں دیکھا کہ حضرت
میانصاحب رسول الثقلین کی مجلس میں موجود ہیں اول اپنی طرف دیکھا بعد میں داہنی طرف ایک بزرگ
آگئے اور میانصاحب بائیں طرف ہو گئے ؛ کرامت زوجہ جلال شاہ سہارنپوری کو خواب آیا
دیکھا کہ حضرت میانصاحب عمدہ لباس سفید پہنے ہوئے جاتے ہیں اُن سے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو
میانصاحب مرحوم نے فرمایا کہ مجلس حضرت رسول الثقلین میں ایسا ہی اکثر لوگوں نے عجایب و غرایب
حال دیکھے۔ فالحمد للہ علی احسانہ واعطاء الدرجات لاولیائہ فقط

تمام شد

کمال پرنٹرز بلال گنج لاہور

ملفوظاتِ رحیمیّہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً و مصلیاً پس ایں الفاظیست چند مرج تیرہ کہ از مشکوۃ ارشاد فیاض ثقلین مخدوم خافقین حاجی الحرمین خیر خواہ خلق اللہ حاجی عبدالرحیم شاہ سہارنپوری غفورے مجددی قادری کہ در ظلمات بیوت صدور معتقدان الوار گوناگوں پیدا کردہ و انا ضلال جہل بنور معرفت در آوردہ کہترزمان محمد امیر باز خان سہارنپوری اور اجمع کردہ باقتباس طالبان صادقان طبع کنانیدہ نامش بہ ملفوظاتِ رحیمیّہ نہاد +

فیض فرمایا کہ روح کیا چیز ہے روح ایک جمال و جلال و خصوصیت ہر چیز کے ذہی چنانچہ آفتاب کی روح اسکی تجلی اور شعاع کہ دوپہر کو اوڑتی ہیں اور سارے جہان کو روشن کرتی ہیں وہ اسکی روح ہے جب وہ جاتی رہیں گی تو آفتاب سیاہ ہو جاوے گا اور قیامت آجائیگی ایسے ہی پھول کی روح اسکی خوشبو کہ جب وہ بذریعہ عرق کے نکل آتی ہے خود پھول جُھڑ جاتا ہے اور روح عطر کی خوشبوی میں محسوس ہوتی ہے۔ اور نظر نہیں پڑتی ہے۔ جیسا کہ مولانا نے فرمایا ؎

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب بوے گل از کہ بجوئیم از گلاب

ایسے ہی آتش کی روح اسکی حرارت ہے کہ ہر چیز کو جلا دیتی ہے جب وہ نہیں رہتی تو راکھ ہو جاتی ہے پس ایسے ہی روح آدمی کی اسکی کرامت اور بزرگی اور اطاعت ربی ہے اگر وہ جاتی رہی تو انسان انسان نہیں بلکہ وہ بمنزلہ راکھ اور خاک کے ہے بس انسان

کو انسان بنا چاہئے مراد انسان سے انسان کامل ہے +

فیض فرمایا کہ روح الٰہی امر الٰہی ہے قل الروح من امر ربی جسکا ارشاد ہے
ایسے ہی روح شیخ حکم پیر مرید پر اور روح مرید اتباع امر شیخ پس روح الٰہی تجلیات اور
اوامر اور احکام الٰہی کہ در قلب مومن مرکوز است ہماں معنے کہ قلب المومن عرش
اللہ ایسا ہی رسوخ عظمت و اتباع و محبت و عقیدت و آداب شیخ در قلب مرید مرکوز
ہونا چاہئے کہ جسکے معنے رابطہ کے ہیں اُسوقت فیض بلا تکلف ہر وقت حاصل ہوتا رہیگا +

فیض فرمایا کہ انسان کے اندر چار چیز اربعہ عناصر یعنی آتش آب خاک باد ہے
اور اس سے بڑھکر کوئی زور نہیں نہ اس سے افضل کوئی چیز ہے کیونکہ یہ اگر اپنی
اصلیت سے نکل کر طرف نظم کی گئی تو یہ بالکل جاتا رہیگا ثم رددناہ اسفل السافلین
جسکا ارشارہ ہے چنانچہ ہوا کہ ہر ایک طرف اوڑا کر لے گئی بمبئی اور کلکتہ اور روم اور روس
وغیرہ جسکو ارادہ کیتے ہیں اور ایسے ہی آگ کہ آسمان کو اوڑاتی ہے باعث غرور و تکبر
کے ایسے ہی پانی کہ حرص و طمع سے بہاتی ہے ایسے ہی مٹی کہ سستی اور کاہلی سے
مثل ڈھیلے کی پڑا رہتا ہے بس یہ کسی کار کا نہ رہیگا اور اگر یہ عناصر اپنی اصلیت اور حقیقت
پر صرف کئے تو اس سے افضل کوئی چیز نہ ہووےگی جسکا ارشاد ہے لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم چنانچہ مٹی کا خاصہ ہے کہ جو کوئی اُسکو ماری یا اُسپر پاخانہ پیشاب کر دے
یا اُسپر کو چلے پھرے وہ کچھ نہیں بولتی اور صبر کرتی ہے ایسے ہی یہ بھی غیبت و بہتان
وعیب و تکالیف اغیار سے مثل خاک کے ہو جاوے اور شکایت کسیکی نہ کرے ؎

دریں نیز یک شرک پوشیدہ ہست　　که زیدم بہ بخشید عمرم بہ خست

اور آتش سے ہوا جس نفسانی جلادی مثل شہوت و حب جاہ و محبت دنیاوی وغیرہ
کی اور پانی سے غفلت و رذائل نفسانی دھووے وہ یہ ہیں کہ ؎

حرص و طمع و بخل حرام و غیبت　　کذب و حسد و کبر و ریا و کینہ

اور ہوا سے تفکرات و پریشانی دنیاوی و غموم قلبی اوڑادی کہ جو حارج عبادات ہیں تاکہ کامل
و مکمل بنجاوے فرمایا کہ یہ میں نے اجمالاً بیان کیا ہے تفصیل اسکی تیری اختیار ہے +

فیض فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے یہ معنے ہیں کہ جالندھر میں ایک چمار پرما نام تھا وہ لاکھوں روپے کا آدمی تھا اُسکے پاس انگریز ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے اُس نے چاہا کہ اپنی لڑکی کی ایک شریف جگہ شادی کردے سو نہ ہوسکی اتفاقاً اُسکا لڑکا مسلمان ہوگیا اور متقی حاجی وغیرہ اُسکو منگل خاں افغان نے اپنی بیٹی دیدی اسکی اولاد سے اکثر حافظ و مولوی وغیرہ پیدا ہوئے سو دنیا کا روپیہ ہیچ ہوا اور عمل نیک نے اشرف بنا دیا من بطأ عملہ لم یسرع نسبہٗ صادق آیا توفیق رفیق باد +

فیض فرمایا کہ شیطان قلب آدمی میں رہتا ہے کیونکہ چور کا خاصہ ہے کہ جس جگہ خزانہ دیکھتا ہے اُسجگہ نقب مارتا ہے اور ہر وقت اسی کی تاک میں لگا رہتا ہے بس اسیطرح شیطان چور ایمان کا ہے بزرگوں کے دل میں جب ایمان دیکھتا ہے تو اُس جگہ گھر بنا کر سکونت اختیار کرتا ہے کہ جسوقت یہ دلی غافل ہوجاوے خدانخواستہ اسکا خزانہ لوٹ لیجاوے مگر وہ مثل پاسبان خزانہ کی ہر وقت حفاظت میں رہتے ہیں بنام عینی والقلب یقظان جس کا بیان ہے +

فیض فرمایا کہ جب شیطان کو حکم ہوا واجلب علیہم بخیلک ورجلک و شارکہم فی الاموال والاولاد وہ تو اپنے حکم برداری میں یہاں تک مستعد ہے کہ نہ نبی کو چھوڑے نہ ولی کو نہ غوث نہ قطب کو نہ صالح نہ طالح کو نہ فاسق نہ فاجر کو بلکہ شب و روز انہوں کے گھات میں لگا رہتا ہے اور جسپر اپنا تسلط پاتا ہے ایک لشکر عظیم بنا کر دار جہنم میں اُسکو مکین کردیگا اور وائی ہے انسان پر کہ اسکو حکم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا ہوا تھا یہ اُسکو بھولکر اتباع نفس اور شیطان کی کرتا ہے نماز و روزہ تہجد و ذکر عبادت و فکر کو ترک کرکے اختیار منہیات کو کرتا ہے خسر الدنیا والآخرۃ

فیض فرمایا کہ جب میرا نفس یہ کہتا ہے کہ تیری دعا سے نواب راجہ مخلوق وغیرہ کے بڑے بڑے کارحل ہوجاتے ہیں تو بزرگ ہے اُسکو کہتا ہوں کہ گنگا کا آب کثیر ہے اُسکے انہار سے بکوشش انگریزان زراعت و باغات وغیرہ کو پانی دیا جاتا ہے یہ ایک سبب ہیں اُس فیض کے ایسا ہے دربار فیوض ربانی سے مخلوق کے کاروبار چل رہے ہیں

اور میرا نام ہوجاتا ہے اگر نفس کہتا ہے کہ تو شب بیداری کرتا ہے تیرا مرتبہ بڑا ہے میں کہتا ہوں کہ چوکیدار تو ستہ روپے کے واسطے تمام شب جاگتے ہیں مجھسے تو وہ ہر محنت میں زیادہ ہیں اگر نفس کہتا ہے کہ تیری دعا سے فلانے فلانے کی حاجت پوری ہوئی تو مستجاب الدعوات ہی ہیں کہتا ہوں کہ ہنود دون کے پتھر شب جی سے دعا پوری ہوجاتی ہے اُسکا کار برآر تو دوسرا ہی ہے تیرے اندر کیا وصف بڑھگیا الغرض اسیطرح سے نفس کے دام سے بچارہنا چاہیئے اور بجز اتباع او امر او کسر نفسی کی کوئی وسیلہ نجات کا نہیں ہے ؎ تواضع کند ہر کہ ہست آدمی ✤

فیض فرمایا کہ وظیفہ آیۃ کریمہ وغیرہا کا عوام سے کار آمد نہیں ہے کیونکہ غفلت و تشتت قلبی سے ادا کرینگے یہ درد دل دردمند کو ہی ہوگا زخم پر نمک چھڑکنے کا مزا زخمی جانے گا نہ کہ تندرست ؎

تیغ ابرو کی صفت گھایل سے پوچھا چاہیئے ۔ دل لگی جاتی کو کسی بیدل سے پوچھا چاہیئے

باوجود غفلت و تفرق کے پھر عدم تاثیر سے معترض قرآن و علماء و درویش کی کہ جنہوں نے یہ وظیفہ بتلایا تھا ہونگے اور بدعقیدہ اس سے یہ بہتر ہے کہ کسی بزرگ سے دعا کرایا کرے تاکہ حصول مطلب ہوجاوے اور لو اقسم علی اللہ لابرّہ کا مصداق بنجاوے ✤

فیض فرمایا کہ جو فقیر شہر و آبادی چھوڑکر جنگل و کوہستان میں جا پڑتے ہیں یہ خلاف خدا و رسول کے ہے کیا کوہ میں ریچھ و شیر و درندہ کو ہدایت کرینگے جمعہ و جماعت و ارشاد و ہدایت سے محروم رہکر ھو فی الناس کے مصداق بنینگے ؎

آوارہ و سرگشتہ و دیوار نہ در کی ۔ سایہ کی طرح ہم نہ ادھر کے نہ اُدھر کے

مثال مثل جمادات کے بے فیض رہتے ہیں یہ لوگ درجات کے قابل نہیں ہیں صاحب کمال وہ ہی ہے جو مثل صحابہ علیہم الرضوان و رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ربی میں ہے اور دوسرونکو نفع دیوے اور لیوے خیر الناس من ینفع الناس صادق رہے ✤

فیض فرمایا کہ سیماب کے معنے سیم آب ہیں یعنی آب سیم میں ملا ہوا ہے اس آب کے سبب سے جمتا ہی نہ ٹھہرتا ہے اور کھانے سے جذامی کردیتا ہے اگر وہ آب اُسکا جاتا ہے تو رانگ کو چاندی کردے

ایسے ہی آدمی کے رذائل طمع وحرص ہوائے نفسانی وغیرہ آدمی کو خدا کے ملنے سے اور تاثیرات کمال سے روکتے ہیں اگر وہ رذائل جاتے رہیں تو وہ اصل باللہ ہو جاوے ؎

سیماب کشتہ ہووے تو رس کو طلا کرے　　یہ دل جو کشتہ ہووے خدا جانے کیا کرے

اسکی تصدیق ہے سوز کر و مجاہدہ فکر و مراقبہ و اطاعت خدا اور رسول سے دل صاف ہوتا ہے اور رذائل سے دور ہوتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اسکا بیان ہے

فیض فرمایا کہ ایمان کا حال مثل سیماب کے ہے یعنی جیسے وہ اوڑ جاوے تو نظر نہ آوے یا گر جاوے تو ہاتھ نہ آوے اور ذرا سے اشارہ سے جاتا ہے ایسے ہی ایمان نازک وضعیف ہے کہ ذرا سے انکار یا بدعقیدگی سے جاتا رہے لیکن اگر وہ جم جاوے تو پارس ہو جاوے اور دوسرونکو کندن کر دیوے اور خود ہزاروں ہتوڑوں سے نہ ٹوٹے ایسے ہی ایمان ہے کہ اگر ہزار ہا ارّہ اور مصایب اُسپر پڑیں تا ہم دل سے نہ نکلے قل آمنت باللہ ثم استقم جس کا ارشاد ہے +

فیض فرمایا کہ معونتہ کی یہ معنے ہیں کہ عقیدہ مستدعی کا کامل تھا اور حضوری داعی کے مع رضامندی مستدعی کے واثق تھے اور وقت بھی رجوع ہو گیا تھا بس جب یہ ہر سہ مراتب دعا کے موجود تھے اُسوقت شیخ نے دعا کی تو اُسیوقت مستجاب ہو گئی اور کام طالب کا ہو گیا اور نام شیخ کا پس مشہور مستجاب الدعوات ہو گیا سو لازم ہے طالب کو کہ شیخ کو بھی خوش رکھے اور عقیدہ کو بھی درست بناوے تاکہ مطالب ولی بر آوے اور شیخ کو حضور دلی اور وقت تلاش رہے تاکہ دعا تیر بہدف ہووے +

فیض فرمایا کہ بعض لوگ منزل پر پہنچکر تھک جاتے ہیں اور بعض درمیان منزل کے اور بعض منزل بڑی کو سنکر اور بعض منزل کا خیال کر کے اور عمدہ وہ ہی ہیں جو فکر سے تھک جاویں اور اُس سے باز رہیں فرمایا کہ مراد منزل سے گناہ ہیں سو بعض عین گناہ کے اندر اور بعض گناہ کا عذاب سنکر اور بعض گناہ کا ارادہ کر کے سو بہتر وہ ہے کہ جو وسوسہ اور تصور سے ہے ڈر جاوے اور گناہ کی گرد نہ جاوے لاتشرك باللہ وان قتلت اوحرقت +

فیض فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ کار کمی پر اختیار کرے چنانچہ سوداگر کم نفع پر بیچے تو اُسکا

سودا زیادہ بکجاوے گا اور دوسرو لکا پڑا رہجاوے گا مثلاً اگر یہ ایک چیز کو اٹھارہ آنہ پر بیچے دوسرا
اس چیز کو سوا پر تو یہ دوبارہ لاکر بیچدیگا اور دوسرلکا رہجاویگا اور ماند ہوجاویگا اگر یہ ایک پیر
کامل کا مرید ہے اور اُس پیر سے دعا کرتا ہے لیکن سودا سوا کو بیچتا ہے دوسرا بھنگڑ
کے پاس جاکر دعا کراکر سودا اٹھارہ آنہ کو بیچتا ہے تو بھنگڑ والے کا بکجاوے گا اور عقیدہ بھی
بگڑ جاویگا سو انتظام بھی دعا کے ساتھ ضرور ہے ایسا ہی اگر وظیفہ و نوافل قلیل قلیل پڑھتا ہے۔
لیکن علے الدوام کرتا رہتا ہے وہ بہتر ہے اور اگر کثرت سے دو چار روز پڑھا اور پھر ترک کیا
وہ بُرا ہے ایسا ہی ہر امر میں خیال رہے اکلفوا الاعمال ما تطیقون اسکا بیان ہے
وعلے ہذا خورونوش میں آرام و حساب کم ہے ٭

فیض فرمایا کہ بحکم الحیاء شعبۃ من الایمان یعنی جو شخص گفت و شنود و اعمال
دنیاوی کو پیر یا علماء یا صلحاء یا بزرگان دیگر یا زوجین یا فرزند وغیرہ کی مواجہ میں شرم و حیا و
یا خوف و لحاظ کر کے خلاف تہذیب کے نہیں کرتا ہے سو اُسکا ادب اسبات پر دلالت
کرتا ہے کہ یہ خداوند جہاں سے بھی حیا و خوف کر کے اعمال شرعیہ اور تہذیب طریقہ بجالاویگا
پس ایمان کامل کماویگا اور جو ایسا نہیں کرتا وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا اُسکے لیئے ایک
شعبہ بھی ایمان کا نہ ملا اعاذنا اللہ من ذالک

فیض فرمایا کہ آدمی جب ارادہ کسی جنگل یا کوہ کے سفر کا کرتا ہے تو تصرف اُسکا کہ مراد
از سباع شیر وغیرہ و دزدان وغیرہ ہے اُسپر دو دو منزل سے غالب پڑتا ہے اور پاس والوں
پر جو ارادہ سفر نہیں کرتے ہیں کچھ اثر نہیں ہوتا ہے اور جب اسکے ساتھ ایک آدمی ضعیف
ناتواں معقل بھی ہو جاتا ہے تو اس مسافر کو ہر انواع کی قوت و بیبا کی حاصل ہو جاتے ہیں
ایسے ہی مرید منزل مقصود کو تنہا تصرف سباع جرایم کبائر و نفس امارہ و شیاطین کا
غالب آتا ہے اور جب پیر اُسکے ساتھ ہو جاتا ہے اُن سے محفوظ رہکر مقصود دلی کو پہنچ جاتا
ہے جسکا بیان یا ایھا الذین امنوا اللہ وکونوا مع الصادقین ہے پس تصرف پیر
کامل کا مرید کے اوپر اثر کرتا ہے سوائے ابوجہل کے کہ مرید ہے نہ ہوا ٭

فیض فرمایا کہ

آنکھ کان مونہہ بند کر نام نرنجن لے　　　　اندر کے پٹ تب کھلیں جب باہر کے پٹ دے

فرمایا کہ نقشبند تو اسکے معنے یہ کہتے ہیں کہ دونو ہاتھو نکی دونو کانوں میں ڈال کر اور دونو ہاتھوں کی سبابہ دونو آنکھوں پر رکھکر اور دونو ہاتھوں کے واسطے سے دونو سوراخ بینی کی بند کرکے اور دونو ہاتھوں کی خنصر اور بنصر سے دونو لبونکو بند کرکے ذکر نفی واثبات بطور حلقہ یا حبس دم کی خوب کرے تاکہ اندر گرمی پہنچکر لطائف عشرہ کھلیں مگر میرے نزدیک اسکے یہ معنی نہیں ہیں بلکہ اسکے اندر طالب کا نقصان ہے کما ہو ظاہر علی الماہر بلکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ آنکھ کو بند کرے ہر وقت میں محارمات اور مشتبہات دیکھنے سے جیسا کہ عشق مجازی والے کرتے ہیں اور کان کو بند کرے محارمات سننے سے مثل مزامیر و اشعار غیر مشروعہ و قصص کاذبہ و غیبت و شتم وغیرہ سے اور منہ کو روکے کلام لایعنی و لغویات و ابحاث و جدال علمی و محارمات مثل غیبت و غناو دروغ و مزاح غیر مشروعہ و کلمات کفر و غیر تہذیبی وغیرہ سے جب اسکا اہتمام ہو گیا اسوقت لطائف عشرہ ذاکر و شاغل و صاف ہونگے و بغیر ہا خرط القتاد ایسا ہے قول مولانا روم علیہ الرحمت کا ہے ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند　　　　گر نہ بینی نور حق مارا بخندہ توفیق رفیق باد

فیض فرمایا کہ بندہ اسکے اندر غصہ و ناراضی آلہی نا سمجھے کہ پہلے سے تنخواہ و روزگار و آسایش زیادہ تھی اور اب کم ہو گئی یعنی تکالیف دنیاوی و نقصان دنیاوی میں ناراضمندی خدا نہیں ہے بلکہ ایک رحمت ربی ہے کہ صبر کے باعث سے درجات بڑھیں گے بلکہ اسکے اندر ناراضی اللہ و رسول و شیخ کی سمجھے کہ پہلے سے عمل صالح کرتا تھا۔ اب عمل طالع کرنے لگا مثلاً تہجد و ذکر و وظایف و نماز و مراقبہ و تصور میں کمی آگئی یا بالکل متروک ہو گئے تو سمجھے کہ یہ وبال ناراضی پیر یا اللہ یا رسول کے سبب سے ہے یا گناہ میں مثل دروغ و غیبت و دزدی وغیرہ میں مبتلا ہو گیا تو یہ عمل ناراضی آلہی سے ہے کہ اسکے سبب سے آخرت برباد ہو جاینگی اور عذاب میں گرفتار ہو گا آدمی کو لایق ہے کہ ہوشیاری سے کام کرے تاکہ نفع اوٹھاوے اور اصل نہ جاوے ✦

فیض حضرت ایک وقت اسقدر بیمار تھے کہ اوٹھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے یعنی

مرض استسقاء کا نصیب اعداء تھا بارہ سال تک رہا اور آب خالص چاہ کا نہ پیا عرقیات مثل عرق سونف اور عرق کاسنی و عرق جھاؤ وغیرہ کا ہر موسم میں استعمال رکھتے تھے خواہ وقت غذا خوری کے یا دیگر اوقات میں ضرورت ہوتی تھی اُس مرض کی نسبت کریہ فرمایا کہ ے دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی + عمر کٹنے کو کٹے پر کیا ہی خواری سے کٹی + لیکن اُسمیں بھی وظایف معمولہ وصد نوافل وغیرہ ادا کرتے تھے اور نماز مسجد میں جاکر باجماعت پڑھتے تھے + لطیفہ ترییہ ہے کہ بلا اعانت غیر نہیں اُٹھ سکتے تھے بفضل الٰہی اُنہی ایام میں ایک بشارت سنگ شکنی عبد اللہ کے خط میں آئے تھے وہ یہ تھے کہ موضع ہنری ضلع انبالہ میں سامنے مسجد کے ایک غار کے اندر سنگ طویل ضخیم مثل کولہو نیشکر کے گرا ہوا تھا جُہلا اسکو شب جی کلاں سمجھکر پرستش کرتے تھے اور اسکے توہین کرنیوالے کو مطعون اور سزایاب سمجھتے تھے تو میرے مرید عبد اللہ شیراز نومسلم نے جو امام اُس مسجد کا تھا اُس پتھر کو خود بنیاد سے کھود کر اُکھاڑ ڈالا اور پرستش کفریہ کو مٹا دیا لوگوں نے اُسکے عدم ایذا رسی سے تعجب کیا اُس نے حضرت کیخدمت میں عریضہ لکھا اور یہ احوال مندرج کیا جب حضرت نے اُس خط کو سنا تو ایسے خوش ہوئے کہ خود بخود بلا اعانت غیر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں یہ ریاضت دو سبب سے کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ میرے مریدوں کو عبرت ہو کہ ایسے مرض میں بھی ترک عبادت کی اجازت نہیں ہے خفیف سی تکلیف میں کہاں جائز۔ وہ بھی ایسا کریں دوسرے یہ کہ اگر ایسے مرض میں موت آجاوے مبادا کہ غفلت میں وقت اجل آجاوے اور شیطان وسوسہ دلمیں ڈالے کہ ایمان سلامت نہ رہے کیونکہ وقت موت کے فتنہ ابلیس کا مثل فتنہ دجال کے ہوتا ہے کہ وقت فتنہ دجال کی شدت جوع و عطش و تحیر و تکالیف بدنی و قلبی ہوگی وہ کہیگا کہ میں آب و طعام و راحت و اطمینان وغیرہ دے سکتا ہوں تو مجھکو خدا کہ معاذ اللہ منہا ایسا ہی وقت مرگ کے محبت مال و اولاد و عطش و جوع وغیرہ غالب آتی ہے اور ابلیس کہتا ہے کہ تو فلاں فلاں کلمہ کہدے تو اس سے نجات پاوے گا سو وہ بچل جاتا ہے مگر بندگان خدا اُسکے شر سے محفوظ ہی رہتے ہیں ان عبادی لیس لک علیہم سلطان

اُسیکا ہی بیان ہے ✦

فیض فرمایا کہ بعض شخص نصف شب یا ربع یا ثلث وغیرہ سے اٹھکر اپنی نیند و راحت کو چھوڑ کر اللہ اللہ کرتے ہیں جب صلوۃ الصبح اور نماز اشراق ادا کر کے اپنے ہمجلیسوں سے ملتے ہیں تو مخلوق کی بدظنی اور غیبت او تہمت وغیرہ زبان سے نکالتے ہیں اور اپنی تمام شب کی عبادت غارت کر دیتے ہیں مثل مشہور ہے کہ۔ ساری عمر کی کمائی اندھی واے پر گنوائی ✦ ایسے ہی صبح سے شام تک بھوک پیاس بند کر کے جب افطار روزہ کے وقت میں روزہ افطار کرتے ہیں تو اس وقت مقبولہ پر نال شیطان کے منہ سے لگا کر ایک کش بھر کر بے ہوش ہو کر پڑتے ہیں۔ تو تمام دن کی محنت روزہ کی کمائی ضائع کر دیتے ہیں اور اُس وقت چونکہ تمام اندرونہ صاف ہوتا ہے تو وہ اثر مسکر یہ ہر جگہ موثر ہوتا ہے بلا تقوی اور پرہیز کے عبادت کار آمد نہیں ہے ۔ مرد آخر بیں مبارک بندہ است ✦

فیض فرمایا کہ خواب کا یہ حال ہے کہ آدمی جس فکر میں رہے اُسیکا اثر اُسکے اندر منکشف ہووے رویا صالح اثر اسلامی ہے حُلم اثر فسق و فجور ہے مثل اثر سموم اور ہوا گرم اور خنکی آب اور نظارہ چشم اور سماع گوش وغیرہ کی کہ جسم سے دل تک خبر لاتی ہے وغیرہ ذالک سو جسکا یہ وصف ہووے کہ ۔

خیال اُس یار کا دل میں مرے ہر بار رہتا ہے
کہ جیسے زندگی کو سوچتا بیمار رہتا ہے۔

تو ہر وقت خواب و بیداری میں بالتکلف و بے تکلف وہ تصور رہتا ہے اسی بنا پر زیارت رسول و زیارت پیر و زیارت اولیا و انبیا و سیر بیت الرب و بیت الرسول و عرش معلےٰ و لوح محفوظ و دیدن جنت وغیرہ ملتی ہے ولسانك رطبا بالذکر اُسیکا اشارہ ہے ۔

سانس مثل پھانس نت دل میں اگر کھٹکا کرے
کیوں نہ وہ پردہ نشیں چوکھٹ پہ سر پٹکا کرے ✦

فیض فرمایا کہ جب تک حجاب حیا کا درمیان سے نہ اٹھے مرید صادق نہ ہووے اور فنا فی الشیخ کا مرتبہ اُسکو حاصل نہ ہووے یعنے جو افعال اور خدمات شیخ کی خلوت میں کرے مثل پاپوش برداری و پانی پیچے و عَلم برداری و آب وضو برداری

وغیرہ کی اُسکو جب مجمع عوام میں کرے گا تب حیا سے یک طرف ہوگا اور بحر فیوض شیخ سے یک شرب پیویگا ؎

عشق کہتا ہے حیا کو دور ہو آیا ہوں میں — دار پر منصور کے مشہور ہو آیا ہوں میں

فیض فرمایا کہ قول رسول مقدم قول اولیا پر ہے اگر قول رسول کا انکار کیا تو کافر ہوگیا اور اگر قول اولیاء کا انکار کیا تو فاسق ہوا کافر نہ ہوا بس قول رسول کا مقابل قول اولیاء کی نہیں ہے اور اولیاء کا افعال بمقابلہ قول رسول کے معتبر نہیں ہے مثل مزامیر و عرس مروجہ وغیرہ کے لاطاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق ۔

فیض اگر غیر اللہ کی نسبت کہے کہ یہی ہے جو کچھ ہے اور یہی ہماری حاجت برآری کرتا ہے اگر صاحب عقل کہے تو یہ خلاف ہے کہ ہر یک کار برآوردہ پروردگار ہے ہاں دعا بزرگان موثر انجاح حاجت میں ضرور ہے ؎

آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں — لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

ہاں اگر حالت استغراق اور مقام سُکر میں کہے کہ میرا پیر ہی ہے جو کچھ کہ ہے وہ معذور ہے السُکارٰی معذورون ؎

دیدار دلربا کا دیوار قہقہہ ہے — جب اُسطرف کو جھانکا پھر اسطرف کہاں ہے

فیض فرمایا ؎ پیارے بقول حافظ اشرف ایک تو ۔ دوزخ سے کچھ خطر نہ ہی جنت کی آرزو ۔ سارے جہاں کے بیچ میں مطلوب ایک تو ۔ مطلب ہے لامکاں سے نہ کچھ کائنات سے مجھکو تو مدعا ہے فقط تیری ذات سے ۔ فرمایا کہ ہر چیز فنا ہے اور بقا ذات پاک کو ہے ۔ کل شیئ ھالک الا وجہہ اُسکی رضا جوئی مقام بقا ہے جب تک کہ سالک لغمار دینا و طلب درجات مثل غوثیت و قطبیت وغیرہ میں رہے وہ بقا کے کوچے سے محروم ہے کشف و کرامات کی طلب بیکار ہے بعد بقا کے مثل شعاع آفتاب کے سب کچھ آئینہ ہو جاتا ہے ۔

فیض فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ میں ذات میں وصل ہوگیا وہ میرے نزدیک بیہودہ گو ہے یہ بات ہرگز ممکن نہیں کیونکہ حادث کا قدیم میں مل جانا محال ہے العبد عبد و ان ترقی والرب

سراب سرمدا، وہ تو ذات پاک نرالی ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اسیکا بیان ہے اور اگر اس میں مل گیا تو وہ جزو اُسکا بنگیا اور یہ بین البطلان ہے ہاں البتہ اگر کوئی یہ کہے کہ میں ذات پاک کے احکام میں وصل ہوگیا تو بجا ہے کیونکہ یہ قول رسول الثقلین سید البریہ کا ہے بس معنے وصل کے اتباع کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ کی ہیں فافہم +

فیض فرمایا کہ میں فقیری کو بالکل نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے اور نہ میرے شیخ نے مجھکو بتائی ہے میں تو اتباع خدا و رسول کو جانتا ہوں یہی میرے شیخ نے مجھکو ارشاد فرمایا ہاں ایک بات جانتا ہوں اور کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو بُرائی کا کام ہوتا ہے اُسکو ترک کرتا ہوں اور جو بھلائی کا کام ہوتا ہے اُسکو بجا لاتا ہوں اور شب کو سر جھکا کر اپنے نفس کو یہ کہکر شرمندہ کرتا ہوں کہ اے پلید تو نے فلانا فلانا کام ناقص کیا کیا تو اسی سے پیدا ہوا فرمایا کہ اگر یہ کرے اسے عمل سے اُسکی درجات بڑھتے چلے جاتے ہیں +

فیض فرمایا کہ مجھکو اس بیماری میں ہرگز مرنے کا خوف نہیں ہے ہاں البتہ ایک بات کا تردد رہتا ہے کہ اس آخر وقت میں کبھی شیطان عدو انسان دھوکا نہ دیوے تمام عمر کی شباں تو اچھی عبادت میں گذری کبھی آخر میں اگر غفلت ہو جاوے بڑی بیعقلی اس شخص کی ہے کہ تمام شب تو جاگا جب وقت اذان فجر کا آیا تو سو گیا اور تکبیر اولی سے رہگیا گویا کہ تمام دنیا کی نعمتوں کو برباد کر دیا التکبیرۃ الاولی خیر من الدنیا و ما فیہا بس یہی چاہتا ہوں کہ جب میرا وقت آخری آوے تو میری زبان پر کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ جاری ہووے جملہ احباب کو بھی یہی نصیحت کرتا ہوں +

فیض فرمایا کہ اگر بیمار کو حکم سرکاری ہووے کہ تین بجے شب کے حاضر ہو ورنہ سزایاب ہوگا ہرگز حکم عدولی نہ کرے اور متحمل تکالیف شدید کا ہو کر حاضر عدالت ہووے خلاف نماز خدا کی کہ اس میں ہزار حیلہ کرتا ہے اور بیٹھکر ادا کرتا ہے بندہ کو لازم ہے کہ حکم خدا و رسول کو ہر احکام پر مقدم رکھے تاکہ درجات ثواب کماوے

گرو زیر از خدا بتر سیدے ہمچناں کز ملک ثلک بودے

فیض فرمایا کہ اگر بجا آوری اعمال اسلامیہ میں مجھسے تمام مخلوق جہاں کی ناراض ہوجاوے تو کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں ہاں میرا اللہ و رسول مجھسے ناراض نہ ہووے ورضوان من اللہ اکبر ۔

فیض فرمایا کہ اگر کوئی مصر کا ابدال مشہور ہو اور اُسپر علامات وسند اغوات و اقطاب کے بھی ہوں مگر اُسکے لباں خلاف شرع ہوں تو میں ہرگز اُسکا قائل نہ ہوں اور کہوں کہ یہ مکار اور دھوکا باز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون ۝

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

فیض فرمایا کہ اگر کوئی مجھکو کہے کہ یہ عمل سنت ہے مگر اسپر یہ دوزخ موعود ہے اور دوزخ کو منکشف بھی کرادے تو میں اُسی کو منظور کرلوں اور اگر کہے کہ یہ فعل بدعت ہے مگر اسپر جنت مشہود ہے اور وہ دکھلا بھی دے تو ہرگز اُسکو قبول نہ کروں اور سمجھوں کہ یہ استدراج مثل استدراج دجال کے ہے من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنتہ ۔

فیض فرمایا کہ مثال شریعت و طریقت کی مثل شیر و روغن کے ہے یعنی علم ظاہری مثل شیر کے ہے اور اُسیکا نام شریعت ہے اور عمل کرنا اُسپر مثل دہی کے ہے جسکا نام طریقت ہے اور اخلاص اُسکے اندر مثل مسکہ کے ہے جسکو حقیقت کہتے ہیں اور نتیجہ اُس کے اندر مثل روغن خالص کے ہے جسکو معرفت سمجھتے ہیں اور چھاچھ فضلہ ہے اور وہ بے عملی ہے پس طریقت بلا علم ظاہری محال و عمل بلا اخلاص بیکار اور معرفت بغیر ان سب کے حاصل ہوئے نہیں سکتے اور علم بغیر عمل کے چھاچھ ہے ۝

من ز قرآں مغزہا بر داشتم استخواں پیش سگاں انداختم

فیض سالک کو لایق ہے کہ مصنوعات الٰہی کو دیکھکر عبرت پکڑے مثلاً تصور کرے کہ تخم بڑگت کہ جسکو لحیتہ التیس کہتے ہیں مقدار خشخاش کے ہے جب وہ مٹی میں

گراتو بنی خاک سے وہ جم گیا اور اُس میں سے ایک سوئی زرد نمودار ہوئی بعد ازاں
اسکو ہوا لگ کر سبز ہو گئی اور بڑھی حتے کہ اس میں برگ اور باریک سی شاخیں پھوٹ
پھر وہ بڑھتی بڑھتی بڑی ہوئی نہ اُسکو مالی نے لگایا نہ اُسکو آدمی نے پانی پلایا بلکہ
قدرت آلہی سے پرورش پا گیا اگر اللہ کو اسکو جلانا منظور تھا تو اُسکی جڑ کے نیچے پتھر یا
اینٹ آجاوے تو جاتا رہے اور اگر اللہ کو جلانا منظور ہوا تو اُسکو بڑھایا یہاں تک کہ
اسکے تئیں اور ٹہنے کس کس قدر طویل و ضخیم ہوئے اور بگیھوں میں کو پھیلا پھر اسکے دارڑھے
چھوٹکر دیگر اشجار تیار ہوئے یہ اُسکی قدرت ہے پھر وہ کس کس کار میں صرف ہوئے اُسکر
اسکا پرورش کرنا منظور تھا اپنی قدرت دکھلادی ایسے ہی اور اسکے کاروبار میں فرمایا
کہ یہ زینہ معرفت ہے اور معرفت اس سے آگے ہے ویتفکرون فی خلق السمٰوات
والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا +

فیض فرمایا کہ مسلمان اپنے اسلام کے کچے ہیں اسلئے ان پر وبال رہتا ہے
اور کفار اپنے کفر کے اندر پکے ہیں اسلئے انکو راحت دنیاوی حاصل ہے چنانچہ ایک
ہنود بیکار تھا وہ واسطے حصول روزگار کے شب جی جاکر ایک گھنٹہ پرستش کرکے انجا
کرنے لگا خداوند جہان نے اس کا روزگار لگا دیا اس نے سمجھا کہ یہ شب جی کا طفیل ہے
ڈیڑھ گھنٹے بیٹھنا شروع کردیا بقدرت آلہی اُسکے دس روپے سے پندرہ کی ترقی ہوگئی
روسکے زیادہ عقیدت بڑھے دو گھنٹے بیٹھنے لگا پھر بیس روپے کی ترقی ہوگئی اور زیادہ
پرستش میں سرگرم ہوا بس اللہ تعلےٰ اسکو راحت اور آسایش دینے لگا اور ایک مسلمان
بیکار تھا اس نے تہجد اور نماز اور وظیفہ پڑھنا شروع کیا یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانے
لگا بعنایت آلہی اُسکا دس روپے کا روزگار ہوگیا اسوقت وہ تہجد اور وظیفہ چھوڑ
بیٹھے گا بعدہ اُسکی ترقی دس سے پندرہ پر ہوگئے اس نے نماز چھوڑکر آسایش نفسی
اختیار کرلی پھر اُسکے بیس پر ترقی ہوئی تماش بینی حرام کاری میں پھنس گیا بس اُسکے
اوپر وبال قرضہ و بلیات سماوے وارضی کا آنا شروع ہوا بس مسلمان اپنی کجروی سے بلا میں
اور ہنود اپنی استقامت سے راحت میں رہا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم +

فیض فرمایا کہ یہ قول کہ پیر کی پیری سے کام پیر کے فعلوں سے کیا کام محض دھوکا ابلیس ہے کیونکہ ریل کے اندر اول پانی گرم کرتے ہیں اس میں آگ و پانی جمع ہو کر ابخرات اٹھتے ہیں پھر کاریگر کامل انجن والا اسکے ہر ہر کل کو خیال کرتا رہتا ہے جب وہ چلتی ہے اگر پانی یا آگ یا کوئی کل بیکل ہو جاوے تو وہ ہر گز نہ چلے گی ایسے ہی جب افعال شیخ ناقص اور فاسق ہو جاویں تو وہ بالکل محض بیکار ہو جاگا وہ کیسے مثل ریل کے اپنے مریدوں کو کھینچے گا ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند ‫٭‬ ادنی درجہ یہ ہے کہ سہارنپور سے سرساوہ تک کا تو واقف ہونا کہ وہاں سے دوسرے کی ملاقات کرا کر آگے چلا دیوے اور اسکے بعد ایسے ہی طرح سے کام چلے ‫٭‬

فیض فرمایا کہ ؎ دو دل یک شود بشکنند کوہ را ‫٭‬ اسکے معنے یہ ہے کہ تنہا کسی کار کو کرنا مشکل ہے اگر دو جمع ہو گئے تو آسانی ہوئی چنانچہ ریل کہ اسکے اندر پانی اور آگ جمع ہے اگر پانی فنا ہو گیا تو انجن جلگیا اور اگر آگ بجھ گئی تو رفتار جاتی رہی ایسے ہی اطیعو اللہ واطیعو الرسول دونوں درکار ہیں ایک سے بغیر دوسرے کے اسلام نہیں علی ہذا القیاس پیر اور مرید اسطرف پیر کے دعا و توجہ اُسطرف مرید کی ہمت اگر ہووے تو سلوک طے ہووے اور اگر پیر مرید سے بے خبر ہو یا مرید ریاضت میں کم ہمت ہو کیسے راستہ طے ہوگا ‫٭‬

فیض فرمایا کہ عوام کی عادت ہے کہ مشائخ سے کہتے ہیں کہ ہمکو زیارت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کرا دو اور اپنی لیاقت کا لحاظ نہیں کرتے حال آنکہ جب آئینہ دل زنگار حسد و کبر و ریا و ظلم و رشوت و کذب وغیرہ سے صافی ہو اور بانوار اکل حلال و صدق مقال و ذکر و عبادت وغیرہ سے منور ہو تب اشعۃ انوار فائز الابرار سردار اولین و آخرین کی مزین رویاء ہوں فرمایا کہ عوام کو تو زیارت ابلیس بھی محال ہے اسکی ملاقات تو بڑے بڑے ابدال قطب و غوث و صالحین کو میسر ہوتی ہے چہ جائے زیارت رسول الثقلین کی کیونکہ عوام تو ایک ادنی ستونگڑے کے وسوسہ میں مبتلا ہو جاوینگے چنانچہ غربا کیواسطے ایک چوکیدار گرفتاری کو کافی ہے اور امراء کے حق میں دوش کی کہ جس میں کوتوال وغیرہ موجود ہوں حاجت ہے فرمایا کہ ان لوگوں کو لایق ہے کہ اول اپنے جوارح و قلب کو صاف کریں بعدہٗ

آرزو ہے زیارت پُرطراوت محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کریں ورنہ خرط القتاد ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ۔ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

فیض فرمایا کہ تیرا دل وظایف اور شغل اور بکھیڑے دنیا میں کیسا رہتا ہے جو کچھ حال تھا میں نے عرض کر دیا فرمایا کہ یہ خلش تجھ میں ابھی باقی ہے کہ جب کوئی غیبت یا عیب جوئی کرتا ہے یا بیوی بچہ خادم کیطرف سے کوئی بات خلاف امر یا عادت کے پاتا ہے تو اُسوقت ہر وظیفہ او شغل میں خلجان پڑتا ہے اسکا دفیہ یہ ہے کہ وافوض امری الی اللہ فرمایا کہ یہ آیۃ شریفہ مشائخ کے عمل کی ہے تاکہ عوام کے عمل کے بس تو اسیر عمل کر لیا کرو اور اپنے کار میں مشغول ہو جایا کرے سپردم بتو مایہ خویش را ؛ تو دانی حساب کم و بیش را ؛ اور فرمایا کہ اسی پر عمل کرنے سے منازل سلوک طے ہوتے ہیں پس یہ سنتے ہی سارا جہان مجھپر مثل آئینہ کے منکشف ہو گیا بعض نظایر اسکے تحریر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ غیبت گو اور عیب جوئی کو ذات پاک موجود مطلق اگر زبان و دہن و عقل و حس و دل و دماغ وغیرہ میں قوت نہ دیتا تو وہ اس عمل کے ارتکاب کی کیا طاقت رکھتے تھے الا لہ الخلق والامر اسیکی طرف سے ہے ایسے ہی مخالف امر و عادت کو اگر ہاتھ پیر آنکھ کان منہ دل ارادہ وغیرہ میں قوت نہ دیتا تو وہ مرتکب اس امر کے کیسے ہوتے یہ بھی اُسیکی طرف سے ہے وعلی ہذا القیاس حسنات و خیرات و صلہ وغیرہ منجملہ اسکے یہ مکشوف ہوا کہ میں دروازہ محلہ ٹولی میں کو آتا تھا ناگاہ ایک گھوسن دودھ لیے ہوئے میرے سامنے آگئی اُسوقت میرے دل میں آیا کہ اس سے دو فلوس شیر خرید کر اپنے فرزند صغیر عبد المجید کو پلا دوں تاکہ وہ خوش ہووے اور اُسکو راحت پہنچے اُسیوقت خیال آیا کہ یہ فلوس کہاں سے آئے فلوس ٹکسال حاکم مجازی سے آئے حاکم نے کسواسطے اجراء کئے حاکم نے واسطے تسلط اور اپنی حکمرانی کے واسطے جاری کئے اصل فلوس کی کیا ہے اصل فلوس کی بس کانی ہے کان میں سے کون لایا کان میں سے مزدور اور حرفہ گر اپنے حصول دو فلوس کے لیے لائے حرفہ والوں نے کسطرح سے نکالا حرفہ والوں نے آلات حدید سے برآمد کیا آلات حدید کہاں سے لائے آلات حدید آہنگر نے واسطے حصول دو فلوس کے بنائے آہنگر نے آلات کس چیز سے تیار کئے آلات کو کوئلہ اور آگ کے ذریعہ سے تیار کئے کوئلہ کس چیز سے بنیں کوئلہ کہ لکڑی سے بنا لکڑی

والوں نے واسطے حصول دو فلوس کے بنائے لکڑی کہانسے آئی جنگلات سے آئے اُسکو کون لایا اُسکو بیشہ گراں واسطے حصول دو فلوس کے لائے لکڑی کسطرح تیار ہوئی لکڑی مثل درخت برگت کے کہ جسکا حال میں سابق میں تحریر کرچکا ہوں صغیر تخم سے پیدا ہوئے وہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کی مصنوعات سے ہے خیال آیا کہ یہ سارے سامان ایک انسان ضعیف البنیان کب کر سکتا ہے یہ فضل ربی ہے کہ ہر ایک کو فلوس کی طمع لگا کر بیشہ کی محبت دیکر ہمارے تک دو فلوس آسانی سے پہنچادئے ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انہ علیم قدیر یعنی اگر سب کو غنی کردیتا کوئی دوسرے کا کام نہ کر سکتا اسلئے حرفات ہر ایک کے درمیان میں تقسیم کردی تاکہ کارروائی تمام مخلوق کے ہووے بفضلہ تعالےٰ یہ تمام معارف ایک لمحۃ البصر میں مکشوف ہوگئے ایسے ہی معارف دیگر اور فرمایا کہ وفی السماء رزقکم وما توعدون اسپر بھی عمل کرنا مشائخ کا ہی کام ہے اور فرمایا کہ لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون یہ بھی مشائخ کے عمل کی ہے فرمایا کہ یہی مراتب درجات فقیری کے ہیں ؛

فیض فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمکو پیر سے بیعت ہو کر کچھ فیض نہیں اور وہ فیض سمجھتے ہیں گر پڑنے اور وجد کو جسکی یہ کیفیت ہے ؂

گر چار سوے حد تو او فتادہ بینی بندہ را ؛ تن یکطرف جان یکطرف سر یکطرف پا یکطرف

حالانکہ یہ حال صفائی قلب اور فرط محبت سے حاصل ہوتی ہے جب کوئی بات سمجھ اور تصور میں آگئی تو مثل ماہی بے آب تڑپ گیا مثل وقت خوف الٰہی کے لرزہ بدن پڑ گیا یا خوشی جنت وغیرہ سے مثل کودکان کے کود پڑا یا فراق شیخ سے چیخ ماری یا عذاب جہنم سے رُو پڑا یا ہول قیامت سے بے حال ہوگیا یا خیال نفخ صور سے مجنونانہ بنگیا وغیرہ ذالک اور جنکے دلوں پر حجب ظلمانی نفسانی و شیطانی پڑی ہیں انکو کسطرح یہ کیفیت حاصل ہو سکتی ہے فیض کے یہ معنے ہیں کہ سابق میں حقہ پیتا تھا اور اُسکے سبب سے جماعت اور تکبیر اولی ترک ہوتی تھی اب بیعت ہوگیا تو حقہ نوشی سے توبہ کرلی اور اس سے ایسی نفرت آگئی کہ دوسرے کے حقہ سے نفرت کریگا اور جماعت و تکبیر اولیٰ کا پابند ہوگیا یہ بڑا فیض ہوا یا پہلے سے تہجد نہیں پڑھتا تھا

جب بیعت ہوگیا تو شب کو خود بخود بیدار ہونے لگا اور تہجد پڑھنے لگا یہ بھی فیض ہی ہے یا پہلے سے نماز غیر وقت میں پڑھتا تھا چنانچہ دیکھتے دیکھتے وقت کو غروب آفتاب آگیا اسوقت اٹھکر چار ٹھونگیں مرغ کیسی ماری جب بیعت ہوگیا بفرط استماع اذان کے کہ پیام حضور ربانی ہے تمام کاروبار دنیاوی و راحات نفسانی چھوڑکر نماز ادا کرنے چلا آیا یہ فیض ہے ایسا ہی محبت دنیا دل سے دور ہوجانا اور غیبت تجمل تکبر ریا مزامیر وغیرہ سے تنفر کرنا یا محبت ذکر و شغل و وظیفہ و مراقبہ و حلقہ وغیرہ کے ہوجانا یا عادت سخاوت و حج وغیرہ کے دل میں آجانا فیض پیر سے ہے توفیق رفیق باد

فیض فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین کے یہ معنے ہے کہ خالق مطلق کو رسول اکرم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا اور خاتم النبیین تمام مخلوق پر بنانا منظور تھا اور نیت اور ارادہ میں یہ بات مرکوز تھی پس اسکا ذریعہ یہ بنایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مع ذریات انکی کے زمانہ خاتم الرسل تک پیدا کیا بعد سب کے آپکا ظہور کرکے تفصیل اجمال نیت کو کر دکھایا گویا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی نبی ہوچکے تھے جیسا کہ نقشہ مکانات وغیرہ کا مع تعین مقامات پہلے سے ہوتا ہے بعد میں اُسکا ظہور ہوجاتا ہے ایسا ہی جب ایک شخص نے کسی پیر سے مرید ہونیکا ارادہ کرلیا تو وہ اسیوقت مرید ہوچکا ایسا ہی کسی شیخ کے کسیکو مرید کرنیکی نیت کرلی وہ پیر ہوچکا ایسا ہی کسی نے ایک مرید کیلئے خلافت کی نیت کرلی وہ خلیفہ بن چکا و علی ہذا القیاس اذا تحدث عبدی بان یعمل حسنتہ فانا اکتبہا حسنتہ مالم یعمل الحدیث اس کا بیان ہے۔

فیض فرمایا ۔ مری آنکھ بند تھی جب تلک نظر و نمیں حسن و جمال تھا ۔ جب آگیا مرے سامنے نہ وہ رنج تھا نہ ملال تھا ۔ یہ شعر موافق حال مجذوبان کے ہے کیونکہ اول مجذوبان کے سامنے ایک انوار تجلیات الٰہی مثل قوس قزح کے زرد سرخ سبز سفید چند رنگین کا حلقہ پیش آتا ہے وہ اسکو دیکھکر کودتے ہیں اچھلتے ہیں ناچتے ہیں خوش ہوتے ہیں باتاں کرتے ہیں اور ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہتے ہیں جب وہ انکی آنکھوں سے محو ہوجاتے ہیں تو وہ روتے ہیں اور اپنے نفس کو طعن کرتے ہیں اور شیطان کو گالیاں دیتے ہیں اور پتھر پھینکتے ہیں اور ڈھونڈتے پھرتے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ وہ ہمکو مارتے ہیں اور گالی دیتے ہیں یہ اسرار مجذوبونکا ہے اب ہمکو بھی لائق ہے کہ عشق معشوق حقیقی کی آگ میں ہر وقت جلتے رہیں کہ انسان اسلئے پیدا ہوا ہے بقول شخصے ۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔ + ورنہ طاعت کے لئے کیا کم تھے کچھ کرو بیاں

فیض فرمایا کہ مجذوب سالک سے اعلیٰ درجہ کے ہیں کیونکہ سالک کو معاملات خلط ملط میں غیبت سُننا عیب سُننا جھوٹ سننا جھوٹ بولنا تکبر کرنا تعلّی جتانا خلاف شرع کرنا وغیرہ کے جبراً ضرورت پڑ جاتی ہے اور مجذوب چونکہ عقل دنیاوی سے بے ہوش ہوتے ہیں کذب غیبت عیب جوئی ظنون ناقصہ کبر ریا حسد کینہ وغیرہ رذائل سے پاک ہوتے ہیں اور حکم ربی لتکلیفات شرعیہ کا اُن سے اُٹھایا ہوا ہوتا ہے وہ معصوم صفت ہوتی ہیں اسی لئے جب وہ زبان سے کچھ بات نکالیں پوری ہو جاتی ہے اور جو دعا کریں مستجاب ہو جاتی ہے۔ لو اقسم علی اللّٰہ لا بره اُسکی مثال ہے خلاف ہمارے کہ ہم ان بلاؤں کے اندر مبتلا ہیں اسلئے ہماری دعا میں دیر ہو جاتی ہے

فیض فرمایا کہ ذکر وظیفہ مراقبہ و دیگر عبادات میں اگر تصور اور حضوری ہو جاوے تو کارآمد ہے اور اگر غفلت سے پڑھا تو بیکار ہے ؎

وہ ہو نہیں ہے کام کی جس ہو میں ہو نہ ہو   وہ دل نہیں ہے کام کا جس دل میں تو نہ ہو

فرمایا کہ بعض مشایخ طالب کو مرید کر کے اول ہی مراقبہ بتلا دیا کرتے ہیں یا ذکر خفی کا ارشاد فرماتے ہیں جب وہ مرید حسب تلقین اپنے شیخ کے مراقبہ و ذکر وغیرہ میں بیٹھا اسیوقت سو گیا اور اگر غفلت زیادہ آگئی تو گر پڑا اور چوٹ کھائی اور چونکہ وہ پائے بند پیر کا ہے تمام عمر اپنی تضیع اوقات کرتا رہا اور طریقت کا ایک بھی مقام طے نہ ہوا پیر کو لازم ہے کہ اول ذکر جہر با تصور بتلاوے جب اُسپر حاوی ہو جاوے اور غفلت دور ہو جاوے تو ذکر خفی کا ارشاد کرے جب وہ بھی راسخ ہو جاوے تو مراقبہ سکھلاوے اسوقت استغراق اور مواجید کی کیفیت پاوے ورنہ اسکی یہ کیفیت رہیگی ؎

دل چاہے دلدار کو من چاہے آرام   دُبدا میں دونوں گئے مایہ ملی نہ رام

اُدھر نیند کا خلل اِدھر کیفیت برباد +

فیض فرمایا کہ ایک آدمی بازار کو جاتا تھا اسکے پیچھے پیچھے اسکا بدخواہ آتا تھا بدخواہ نے اسکو گالی گفتار دینا شروع کی اگر اس نے اسکو منہ پھیر کر دیکھا اور جواب دیا فتنہ بڑھا اور اوسکی توہین ہوئی ہر کوئی اُسکی عداوت جانلیگا اور اسکو نالایق کہیگا اور اگر یہ سونٹ ماری ساکت چلا گیا تو دس آدمی ساری اس بدخواہ کو کہیں گے کہ یہ مجنون ہے کیسکو کہہ رہا ہے اگر کوئی ہوتا اسکو جواب دیتا یہ تو

ویسے ہی بکتا پھر رہا ہے اور اُسکی عزت و توقیر باقی رہیگی پس آدمی کو لایق ہے کہ صبر کرے اور
فتنہ دباوے اور باب فساد کا نہ کھولے بدخواہ اپنی زبان خود بد کرتا ہے فاصفح الصفح الجمیل
اسی کا بیان ہے کہتا ہے بندہ ضعیف البنیان ناتواں درجان محمد امیر باز خان سہارنپوری
کہ حضرت مامرشدنا مخدوم حاجی عبد الرحیم شاہ مرحوم ہر وقت قال اللہ اور قال الرسول
کا وعظ بیان فرماتے تھے جب کوئی حاجت مند حضرت کی خدمت میں واسطے دعا اور انجام
حاجت کے حاضر ہوتا تھا اُسکی مختصر سی بات سنکر اول نصیحت بحکم من رای منکرا
فلیغیر بیدہ فمن لم یستطع فبلسانہ پر عمل کرکے اپنے دست و زبان سے اسکی
اصلاح شرعی کر دیتے تھے بعدہ مختصر سی بات کہکر اسکی تسلی کرکے شب کو دعاء خیر
اسکے حق میں فرما دیتے تھے پس بفضل خدا جلدی ہی وہ کامیاب ہو جاتا تھا اور دین پر
مستقیم ہو جاتا تھا ہر چہار اطراف میں حضرت کا فیض پھیلا ہوا ہے اور ہر ہر جگہ حضرت
کے مرید ہیں حتے کہ مکہ معظمہ میں چند مرید ہوئے اور مدینہ منورہ میں اکیس مرید
ہوئے اور اب بھی مکہ معظمہ میں حضرت کے بعض خلیفہ مثل مولوی
اکرم الدین وغیرہ موجود ہیں یہ چند الفاظ حضرت کی زبان مبارک
کے بعض مع اشعار کے جو اسوقت مجھکو یاد تھے تحریر کر دیے
ورنہ حضور کی خدمت میں اٹھارہ سال کامل
کفش برداری کی جو کچھ جواہر نثار گوش ہوئے وہ
اسوقت یاد نہ انکی تحریر کی قلم میں قوت
ہے وفقنا اللہ تعالیٰ لصالح
الاعمال وآخر دعوانا
ان الحمد للہ
رب العالمین

تمام شد

تقریظ

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا
ہے بندہ احقر الزماں محمد عبد الحمید
خاں عفر اللہ ذنوبہ خلف اولانا و مولانا والدنا
و مرشدنا و استادنا قاریٔ القرآن حافظ کلام سبحانی
حاجی الحرمین ازہد اہل القران حضرت مولوی محمد آمیر باز خان
صاحب فیضہ الرحمان کہ یہ چند کرامات حضرت داد ابہ قطب الزمان غوث
دوران مشایخ مدار ارشاد خیر خواہ خلق اللہ عاشق طریقہ رسول اللہ صلعم حاجی
عبدالرحیم شاہ علیہ الرحمت کی حضرت مولانا قدم ذکرہ نے بچشم دید خود جمع کی
ہیں طبع کرائی جاتی ہیں اور جو کرامات و مکشوفات و خوارقات دیگر
احباب خلفاء و مریدان حضور عالی نے دیکھے اور برتے اُن میں اکثر
بہ جناب مستطاب خلیفہ اعظم منشی محمد سعادتمند صاحب مدظلہ
نے جمع و تدوین کی انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی
عنقریب مطبوع ہو کر
فیضرسان معتقدان ہونگی
فالحمد للہ علے
ذالک

اِنتساب

حضرت مولانا طفیل احمد فاروقی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

کی رُوحِ پُرفتوح کے نام

آجکل سلاسلِ طیّبہ صُوفیہ کی تعلیمات کا فقدان ہے لہٰذا اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اکابرِ سلسلہ کی تصنیفات و تالیفات از سرِ نو منظرِ عام پر لائی جائیں۔ تاکہ مخلوقِ خدا ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرے۔

اِس سلسلے میں مُحبّ کاملین بھائی [illegible] احمد خلیفۂ مجاز حضرت حاجی مولا بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مساعئ جمیلہ لائقِ تحسین ہیں کہ ان کی خاص توجّہ سے اکابرِ سلسلہ کے نایاب نوادر کی اشاعتِ نَو ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سرچشمۂ فیض کو جاری و ساری رکھے۔ آمین

نفیس الحُسینی

خادم مجلسِ معارفِ صوفیہ

199/4 کریم پارک۔ راوی روڈ۔ لاہور۲

سرورق : ایشین آرٹ پریس، ۱۲، میکلوڈ روڈ، لاہور



*Whatsapp:03353898698